

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 08 مئی 2014ء بمطابق 08

رجب 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ
وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفَلَكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْوَالِجَاتِ وَالْجَارِ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ دَائِبِينَ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۗ وَءَاتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ
اللَّهِ لَا تُحْصَوْهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ -

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے
کھانے کیلئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں
اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام
میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام
میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ
کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکر ہے۔

وَآخِرُ الدَّعْوَانِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

Mr. Acting Speaker: I welcome the honourable Member elect and request, to stand in front of his seat to take oath.

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی، ڈاکٹر حیدر علی نے حلف اٹھایا)

(تالیاں)

(حلف نامہ ضمنیہ پر ملاحظہ ہو)

Mr. Acting Speaker: Now, I request the honourable Member, to sign the roll of Members, placed on the table of the Secretary, Provincial Assembly.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی نے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر حیدر علی، پلیز۔

ڈاکٹر حیدر علی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ تلو نہ اول خوزہ د اللہ پاک شکر ادا کوم او د هغی نه وروستوزه د عدلیه او الیکشن کمیشن هم شکریه ادا کوم چي د چا د منصفانه فیصلی په برکت چي نن زه دوباره په دې ایوان کبني ناست یم۔ زه د پی تی آئی د قیادت، انصاف یوتھ ونگ، آئی ایس ایف، تبدیلی رضا کارو، د پی تی آئی د تلو کارکنانو، د جماعت اسلامی د لیڈرشپ او د کارکنانو، د جمیعت علمائے پاکستان نورانی گروپ د قیادت او د کارکنانو او د خپلی حلقې د اولس انتہائی مننه کوم، د چا د محنت او برکت د وجې چي دا ممکنه شوه چي نن پی تی آئی یو بل نمائنده په دې هاؤس کبني اضافه کرو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر صاحب، زه به پورا پورا کوشش کوم چي خپل تلو صلاحیتونه د دې صوبې د اولس او د خپلی پارٹی د مفاداتو، د قوم د مفاداتو د پاره پکار راولم۔ جناب سپیکر صاحب، د عالمی او د خطی په سیاست کبني د دې صوبې د کردار او د صحت نه انکار نشی کیدے او د غسې په ملکی او صوبائی سیاست کبني د دې هاؤس د اهمیت او د ذمه داری نه هم انکار نشی کیدے، د دې معززاو ذمه دار ایوان د یورکن په حیثیت او د ارکانو په حیثیت زمونږ رول او کردار هم ډیر مهم دے۔ دا صوبه چي نن د عالمی جنگ د فرنٹ لائن په طور پیژندلې شی، که چرې مونږ مثبت رول Play کرو نو مونږ دا صوبه

چي زمونڙو ڪور ڏي، ڀه ٽوله نڙي ڪڀني يو مثالي امن ڊيوڙ نموني ڀه طور باندڙي ڊهڙي پيڙنگلو ڪوله شو خو ڊهڙي ڊ ڀاره ضروري ڊا ده چي مونڙو خپل ترجيحات وضع ڪڙو، ڊا صوبه هله ترقي ڪوله شي۔ ڊا صوبه ضرور پسمانده ده خو ڊا ڀيره غني صوبه ده، ڊ وسائلو نه مالا مال ده خو ضرورت ڊ ڊي خبري ڊي چي دلته امن وي او دلته امن هله راتله شي چي دلته سماجي او معاشي انصاف وي، ڪه زمونڙو ڀه ترجيحاتو ڪڀني مونڙو ڀه ڊي يوه نڪته اتفاق او ڪڙو چي مونڙو ڀه ڊي خپله صوبه ڪڀني ڊ سماجي انصاف ڊ ڀاره ڪار او ڪڙو، ڊ معاشي انصاف ڊ ڀاره ڪار او ڪڙو نو هغه ورڻ لڙي نه ده چي ان شاء الله و تعاليٰ ڊا صوبه ڀه ٽول ملڪ نه بلڪه ڀه ٽوله نڙي ڪڀني ڊ يو پرامن او ڊ ترقي يافته صوبي ڀه طور او پيڙنگلي شي۔ زه ستاسو يو ځل بيا مننه ڪوم، ستاسو شڪريه اڊا ڪوم چي ڊ خپلو خلقو او ڊ خپلي پارٽي ڀه توقعاتو پورا او خيڙم۔ ڀيره مننه۔

(ٽالياں)

جناب قائم مقام سڀڪر: شڪريه جي۔ مسٽر بخت بیدار خان، پليز، بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: پوائنٽ آف آرڊر سر، Explanation زه ستاسو ڀه Through باندڙي جي جناب سڀڪر صاحب! اول خو ڊا ڪٿر حيدر علي صاحب ته مبارڪي ورڪوم او بيا ڊ ڊي صوبي حڪمرانانو نه ڊا ٽيوس ڪوم چي پرون نه هغه بله ورڻ دوئ (ٽالياں) يو صوبائي وزير ٿي لڙي ڪڙي ڊي او يو ٿي ايڊوائزر لڙي ڪڙي ڊي او ليڪلي ڊي ورسره، خبر ٿي ورڪڙي ڊي چي ڊ ده ڪار ڪرڊگي صحيح نه وه او مونڙو مطمئن نه وو نو زه لڙو وضاحت ڊ ڊي صوبائي حڪومت نه غواڙم چي ڊ ڪار ڪرڊگي تعريف ڇه شے ڊي، ڊ دوئ پيمانہ ڇه شے ڊي او ڊ دوئ خبره ڇه ده؟ ڊا ڪٿر حيدر علي صاحب ڀيري خوري خبري او ڪڙي، يوولس مياشتي ڊي ڊ ڊي حالاتو نه نه ڊي خبر چي ڊا تحريڪ انصاف وائي ڇه او ڪوي ڇه؟ (ٽالياں) لہذا زما به ڊا درخواست وي ڊ صوبائي حڪومت نه چي ڊ ڊي حڪومت ڊ ڪار ڪرڊگي نه مطلب ڇه ڊي، پيمانہ ٿي ڇه ده؟ ڊا لڙو وضاحت غواڙم۔

جناب قائم مقام سڀڪر: شڪريه جي۔ ڪوئچن آڙو: ڪوئچن نمبر 1091۔

اراکین: ہمیں ٹائم دیں۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: بالکل ٹائم در کوم، ٹائم در کوم جی۔ پلیز کوئسچنز اور تہ راشنی لہر چہ ایجنڈا Follow کرو۔ زہ ٹائم در کوم، خفہ نشئی جی۔ کونکچن نمبر 1091، سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔ سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: مونہر مبارکباد ور کول غوبنتل۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا کوئسچنز اور کبیری، زہ ٹائم ور کوم جی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: ہماری مبارکی نہیں لیتے ہیں، وہ اس لئے سپیکر صاحب! ہماری مبارکی بھی ہو جائے، نئے آئے ہیں، یہ پہلے بھی اسمبلی میں رہے ہیں، چلو آپ کی مرضی کی بات ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم مبارک دے دیتے ہیں، نہیں چاہتے تو نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کونکچنز اور اگر آپ کہتے ہیں کہ سپنڈ کرتے ہیں، اس کے بعد بالکل مبارکباد دے

دیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، دا ہمیشہ نہ طریقہ کار دے چہ نوے ممبر راشی نو تہول پارلیمانی لیڈرز ہغوی تہ مبارکبادی ور کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک دہ جی، زما انکار نشتہ دے خو زہ دا وایم چہ دا کوئسچنز اور Lapse کبیری۔ تھیک دہ جی، دوہ درہ منتہ کنبہ کوشش او کروی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: نہ جی، بس تھیک شو، کوئسچنز اور شروع کوی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

* 1091 _ سردار اور نگزیب نلوٹھا: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کو مقررہ

مدت اور مخصوص آسامی پر تعینات کیا جاسکتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین کو مخصوص آسامی سے دوسری آسامی پر تعینات نہیں کیا جاسکتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کے کنٹریکٹ ملازم کو ایڈیشنل سیکرٹری سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کس قانون کے تحت تعینات کیا ہے؛

(ii) صوبائی حکومت اپنے ملازمین کو بنیادی سکیل کے تحت تنخواہ ادا کرتی ہے جبکہ مذکورہ ملازم M.P Scale کے تحت تنخواہ کیسے وصول کر رہا ہے؟

جناب شہرام خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت ایک ایسے افسر جو کہ نادرا میں بی پی ایس 19 میں ہونے کی وجہ سے وسیع تجربہ رکھتا تھا، کی خدمات ڈپوٹیشن کی بنیاد پر محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے حاصل کیں۔ بعد ازاں انکی تعیناتی بطور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی میں کی گئی۔

(ii) ڈپوٹیشن پر تعینات کئے گئے افسر جو کہ نادرا میں ماہانہ -/97,971, 2 Rs. کی تنخواہ پر کام کر رہا تھا، جن میں ایسے الاؤنسز کا بھی ذکر تھا جو کہ خیبر پختونخوا کی حکومت اپنے ملازمین کو نہیں دے رہی ہے، متعلقہ افسر کی ڈپوٹیشن کی شرائط و ضوابط پر تاحال حتمی فیصلہ نہیں ہوا بلکہ یہ معاملہ اب بھی صوبائی محکمہ خزانہ کے زیر غور ہے جس وجہ سے مذکورہ افسر نے ابھی تک صوبائی حکومت سے بطور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی تنخواہ وصول نہیں کی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں نے پوچھا ہے کہ کوئٹہ میں صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کے ایک کنٹریکٹ ملازم کو ایڈیشنل سیکرٹری سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کس قانون کے تحت تعینات کیا ہے؟ تو مجھے یہ جواب دیا گیا کہ حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت ایک ایسے افسر جو کہ نادرا میں بی پی ایس 19 میں ہونے کی وجہ سے وسیع تجربہ رکھتا تھا، کی خدمات ڈپوٹیشن کی بنیاد پر محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے حاصل کی ہیں، بعد ازاں ان کی تعیناتی بطور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی گئی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ کس قانون کے تحت اس کی یہاں پر تعیناتی ہوئی ہے، کیا کنٹریکٹ ملازم یہاں پر بھرتی ہوتا ہے، وہ کسی دوسرے محلے میں جاسکتا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر

لایا گیا ہے تو کس قانون کی تحت لایا گیا ہے؟ یہ تو نہیں ہے کہ ایک آدمی کی قابلیت ہے اور اس کی کارکردگی ہے تو اس کی بناء پر اسے اٹھا کے اس کو دوسری پوسٹ پر تعینات کیا جائے۔ تو اس کو لکھن میں مجھے بڑی Irregularity نظر آتی ہے، میں یہ ریکوریٹ کرونگا کہ یہ کو لکھن کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شہرام خان ترکئی۔

جناب شہرام خان (وزیر برائے صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکر یہ جی۔ جناب سپیکر، محترم ایم پی اے صاحب نے کو لکھن کیا ہے کہ کس قانون کے تحت نادرا ایمپلائز کو یہاں پر پرائونٹل گورنمنٹ نے اس کی Services acquire کی ہیں۔ سی آر بی سی 77 سول سروس رولز جو ہیں، اس کا ناطہ ہے، اس کی ذریعے، اور As per NADRA deputation policy اور رولز جو ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ rule No. 36 of NADRA Ordinance, 2000, NADRA employees, they are public servants as per section 21 of the PPC 1860 کے تحت ان کی Services acquire کی گئی ہیں اور نادرا ایمپلائز، اور وہ مطلب پر پرائونٹل گورنمنٹ جب ان کو ریکوریٹ کرتی ہے تو وہ پورے پروسیس سے نکل کے آتے ہیں اور نادرا ایمپلائز صرف پرائونٹل گورنمنٹ کو سروس نہیں دیتے بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کو بھی دیتے ہیں اور دوسرے پرائونٹس کو بھی دیتے ہیں۔ وہ جو ٹیکنیکل لوگ ہوتے ہیں، وہ جو ٹیکنیکل لوگ ہوتے ہیں جو سپورٹ کر سکتے ہیں، کام کو سمجھ سکتے ہیں اور آئی ٹی ایک ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے جس میں ہمیں ٹیکنیکل بندے کی ضرورت تھی تو اس کے تحت اس کی سروسز جناب سپیکر! Acquire کی گئی ہیں تو میری ریکوریٹ ہوگی نلوٹھا صاحب سے کہ I think پورے رولز اور سب کچھ Follow کیا گیا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں جی، ٹھیک ہے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی بھی کنٹریکٹ ملازم ہو سر! وہ جس پیریڈ کیلئے جس محلے میں بھرتی ہوتا ہے، اس کو دوسری جگہ پر، میں نہیں سمجھتا کہ کس قانون کے تحت کس طرح لے جایا جاتا ہے؟ وہ میری سمجھ سے بالاتر ہے سر۔ جو منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جی اس کی یہ یہ خدمات تھیں اور فلاں چیز تھی تو یہ تو بالکل ایک ایسی بات ہے کہ جسے جو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر شہرام خان۔

وزیر صحت، انفارمیشن ٹیکنالوجی: جی نلوٹھا صاحب کو میں نے رولز بتادیئے ہیں، بیٹھ جائیں گے ان کے ساتھ، ان کے ساتھ شیئر بھی کر لیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تسلی ان کو چاہیے، تسلی کروادیں گے،

ایسی کوئی بات نہیں ہے ان شاء اللہ اور پورے رولز اور ہر چیز کو Follow کر کے ہی بندے کی Services acquire کی گئی ہیں۔ ملوٹھا صاحب اب چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں، آپ کو ساری ڈیٹیلز ہم دکھادیں گے ان شاء اللہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

Minister for Health & Information Technology: Thank you, thank you very much

جناب قائم مقام سپیکر: کونسل نمبر 1113، مفتی فضل غفور صاحب، ایم پی اے۔

* 1113 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی کے 79 بونیر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر اور مختلف کیٹیگری کے مراکز صحت میں فی الوقت خالی آسامیوں کی تعداد کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکومتی اقدامات کی اب تک تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر برائے صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): (الف) حلقہ پی کے 79 بونیر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر اور مختلف کیٹیگری کے مراکز صحت میں فی الوقت خالی آسامیوں کی تعداد

مندرجہ ذیل ہے:

S.No	Designation	BPS	Vacancy	Health centre
1	Physician (Vacant)	BPS-18	01	Cat 'D' Hospital Pacha
2	Gynecologist (vacant)	BPS-18	01	Hospital Pacha
3	Surgeon (Vacant)	BPS-18	01	Cat 'D' Hospital Pacha
4	MO	BPS-17	01	DHQ Hospital Daggar
5	SMO	BPS-18	01	DHQ Hospital Daggar
6	PMO	BPS-19	03	DHQ Hospital Daggar
7	Children Specialist	BPS-19	01	DHQ Hospital Daggar
8	Gynecologist	BPS-19	02	DHQ Hospital Daggar
9	Physician	BPS-19	02	DHQ Hospital Daggar
10	Surgeon	BPS-19	01	DHQ Hospital Daggar
11	Chest Specialist	BPS-18	01	DHQ Hospital Daggar
12	Dermatologist	BPS-18	01	DHQ Hospital Daggar
13	Physician	BPS-18	01	DHQ Hospital Daggar

محکمہ ہڈانے اب تک 500 کے قریب ڈاکٹر ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہیں اور ان کی تعیناتی مختلف اضلاع کے ہسپتالوں میں خالی آسامیوں پر کی گئی ہے۔ جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تعلق ہے، اس بارے میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں مجموعی طور پر ان کی کمی ہے، سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی تقرری بذریعہ

پبلڪ سروس ڪميشن جي جاتي ۽، پبلڪ سروس ڪميشن جا سلسلا جاري ۽ اور حڪومت جي ڪوشش ۽ ڪه
ڏاڪٽرن جي ڪمي جو جلد ۽ جلد پورا ڪيا جائن.

مولانا مفتي فضل غفور: شڪريه جناب سڀيڪر۔ ما دا خيل ڊسٽرڪٽ هيڊ ڪوارٽر هسپتال
ڊگر او زما حلقه ڪنڀي چي ڄومره مختلف ڪيٽيگري والا هسپتالونه دي، دهغي
متعلق ڪوئسچن ڪر ۽ وو۔ جناب سڀيڪر، ڄهه بعضي زما ضمني سوالات ورسره
هم دي او زه به لڙ ده خيل هسپتال پس منظر ده نو ۽ وزير صحت صاحب، شايد چي
نوٽيفيڪيشن ۽ شو ۽ وي، مونڙ ورته مبارڪباد هم وركوڙ، مبارڪ ده شي۔۔۔۔
جناب قائم مقام سڀيڪر: تاسو ڪوئسچن او ڪري، بيا زه تاسوته، ڀرپر ڪوئسچن تاسو
او ڪري جي۔

مولانا مفتي فضل غفور: تههڪ شوه جي۔ ڪوئسچن جي زما دا وو جي ڪه ڪيا وزير صحت
صاحب ازراه ڪرم ارشاد فرمائين ڪه ڪه حلقن ڪي 79 بونير ميڊيڪل ڊسٽرڪٽ هيڊ ڪوارٽر هسپتال ڊگر اور مختلف
ڪيٽيگري ڪه مرڪز صحت ميڊيڪل في الوقت خالي آساميون ڪي تعداد ڪيا ۽، اس ڪي تفصيل فراهم ڪي جائن، نيز
ان خالي آساميون ڪو پر ڪر ڪه ڪه لئ ڪه حڪومتي اقدامات ڪي اب تڪ تفصيل فراهم ڪي جائن؟ جواب جي
چي ماته ڪوم راکر ۽ ده نو دا تههڪ ده جي خو په هغي ڪنڀي په ڊسٽرڪٽ
هيڊ ڪوارٽر هسپتال ڪنڀي پورا نهه ڊاڪٽران داسي دي چي ده هغوي پوسٽونه
Vacant پراته دي۔ جناب سڀيڪر، ما وئيل زه لڙ ده پس منظر خبره ڪوم، زمونڙ
ڊسٽرڪٽ هيڊ ڪوارٽر هسپتال باندي بيڪ وقت دري اضلاع دا Depend دي،
بونير 9 لاکه آبادي، ورسره ده شانگلي هغه حصه ڪوم چي ده بونير سره لگيدل ڪه ده
او دريم ڪالا ڊها ڪه تورغر، ده زرین گل لالا چي ڪومه حلقه ده، نو جناب سڀيڪر!
يو ڊيره لويه آبادي په دي باندي Depend ده او تر او سه پوري مونڙ سره هسپتال
ڪنڀي دا اهم اهم ڊاڪٽران دي، چلڊرن سڀيشلسٽ نشته ده، گائناڪالوجسٽ
نشته ده، فزيشن نشته ده، سرجن نشته ده، چسٽ سڀيشلسٽ نشته ده او دا
مختلف چي ڪوم ده نو ڊاڪٽران دي، ده هغوي پوسٽونه خالي دي او ده سره
سره جناب سڀيڪر! زه ده دي په نوٽس ڪنڀي راولم چي مونڙ سره ده ٽولي ضلعي ده
ڊسٽرڪٽ هيڊ ڪوارٽر هسپتال ده پار هبلڊ بينڪ هم نشته ده او ده بلبڊ بينڪ ده نه
وچي نه زمونڙ بعضي مريضان هغه پيڊنور ته ريفر شي او هغوي په لار لار باندي

وفات شی۔ دې سره سره جناب سپيکر! زمونږ په هسپتال کښې د ډيوټيانو مسئله جی ډیره زیاته ابتره ده، بالکل زه د هغې نه نه یم مطمئن، تر دې پورې جی درې ماشومان د ډاکټرانو د غفلت د وجې نه Expire شوی وو، بیا خلقو روډ بلاک کړی وو، زه رااووتلم او ما هغه موقع باندې شوکت یوسفزئی صاحب سره رابطہ او کړله، چونکه ایم ایس هم نه وو په موقع، ډی ایم ایس هم نه وو په موقع باندې، کیجولټی کښې چې د کوم ډاکټر ډیوتی وه، هغه هم نه وو په موقع باندې، زه خپله هسپتال ته لاړم، هسپتال بالکل خالی پروت وو، دا ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال دے جناب سپيکر! ما شوکت یوسفزئی صاحب ته ریکویسټ او کړو، هغوی ایم ایس صاحب سسپنډ کړو، وروستو واللہ علم چې کوم یو صاحب د هغوی سفارش کړی دے، زما په خیال باندې د بونیر خلقو سره ئے ډیر ظلم کړی دے چې د خپل قوم په دغه درې بچو باندې ئے سودا کړې ده او هغه ئے بیا پخپل ځائے باندې بحال کړی دے او په هغې کښې ئے انکوائری نه ده Conduct کړی نو جناب سپيکر! مونږ یو خوا وایو چې دا مونږ Institutional stability غواړو، ادارجاتی استحکام غواړو او په دیکښې به Political interference نه وی او بل طرف ته جناب سپيکر! که مونږ لاړ شو هسپتال ته او هلته څه خامی وی او کمے وی او مونږ ئے د چا په نوټس کښې راولو، هغه بیا په Political pressure باندې چې کوم دے نو هغه پټ کړلے شی۔ جناب سپيکر! دې سره سره جی زمونږ ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال کښې تهیلې سیمیا سنټر نشته دے، دا ډیر زیات اهم دے، چونکه الپورئ کښې سنټر کهلاؤ شوی دے او دا یو ډیره لویه ایریا په دې باندې Depend ده نو مونږ خپل مریضان هلته لیرو، دو سو پورې رجسټرډ مریضان زمونږ سره د تهیلې سیمیا دا په ضلع بونیر کښې شته دی، انسولین بینک زمونږ سره نشته دے، د کیجولټی چې کوم زمونږ بلډنگ دے، د هغې Renewal پکار دے هغه راغورځیری، Damaged دے، ډیری مسئلې دی جی، ارتھویپډک سرجن د هغې پوست پکښې د سره نشته دے په ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال کښې، هغه پوست ورته Create کول غواړی او د هیپاټائټس سی ویکسینو زما په خیال مسئله خو به ما دلته یو څو پیړې کړې وی، ډیر وخت او شو هغه مسئله هم دغه شان لا پرته ده جی، نو زما به ریکویسټ دا وی چې دا کوئسچن که

ستينڊنگ ڪميٽي ته ريفر شي، زما په خيال باندې نو هلته به دا ٽول مسائل پڪڻي مخي ته راورو او بيا به منسٽر صاحب چي ڪوم دے نو په تازہ وينا باندې دے، دے به ان شاء الله چي ڊير په توجه سره دا بيا حل ڪري ان شاء الله شڪريه جي۔
جناب قائم مقام پيڪر: جي منسٽر شہرام ترڪي صاحب۔

وزير صحت: مهرباني سپيڪر صاحب۔ مولانا صاحب خبري او ڪري، يقيناً مشڪلات ڊير زيات دي، چي دوي ڪوم ڪونسيجن ڪرے دے، د هغي ڊيٽيلز ئے ورله ڪري دي۔ ڊاڪٽرز صرف په بونير يا ڊگريا په آريچ سي يا يو ضلع ڪڻي نه دي ڪم، په ٽوله ڪڻي ڪم دي، Already هغوي سره مونڙ ميٽنگ ڪرے دے، نن هم ما هغوي ته ڪليئر انسٽرڪشنز ورڪري دي چي ڇومره ڊاڪٽرز مونڙ ته ڪم دي، د چا Promotion due دے، د چا اے سي آرز پاتي دي، د ڊي يو پوره دغه دے، د هغي ورته مونڙ او وئيل چي هغه زر ترزر ڪليئر ڪري او د ڊاڪٽرانو په ٽوله صوبه ڪڻي ڪمے دے، About گياره باره سو ڊاڪٽرز دي چي هغه ڪم دي او د حڪومت Priority دا ده، ما ورته ڪليئر انسٽرڪشنز ورڪري دي چي په اولني فرصت ڪڻي ڊاڪٽران اخستل دي۔ د هغي دوه دغه دي، يو دا دے چي عوامو ته تڪليف دے، هسپتال شته ڊاڪٽر پڪڻي نشته او دا يو حقيقت خبره ده او ڊاڪٽران چي ترڇو نه وي نو Treatment به د خلقو څنگه ڪيري؟ د هغي د پاره مونڙ Already او وئيل چي ان شاء الله چي په War footings باندې مونڙ ڪار ڪوؤ۔ دويمه خبره دا ده چي زمونڙ ځوانان بلها ڊاڪٽران بي روزگار ه ڪرڻي نو مونڙ وايو هغوي ته به Jobs هم ملاؤ شي او دريمه خبره دا ده چي چونڪه بونير يا Far flung areas چي دي، هلته چي ڪوم تيره پيره تقريباً ڇه دري سو ڊاڪٽران Hire شوي وو، هغي ڪڻي ڊيرو ڪسانو هلته Arrival نه دے ڪرے نو هغي ڪڻي ورته مونڙ دا وئيلي دي چي يره ڪوم Next in line دي، هغه تاسو اپوائنٽ ڪري يا ڪه ڊي Far flung areas د پاره ڇه Incentives ورڪري چي هلته د خلقو Attraction پيدا شي چي دوي لار شي، ڊاڪٽران او هلته Job شروع ڪري، يو خبره دا ده۔ دويمه خبره دا ده جي چي تهيلي سيميا (ڊے) نن ٽوله دنيا ڪڻي مناويزي، سحر مونڙ چيف منسٽر صاحب هم دغه ڪرے وو، دا يو داسي تڪليف ده ڪار دے چي ماشومانو ته تاسو اوگورئ نو ڊير تڪليف ڪڻي وي او د مولانا صاحب خبره تههيك ده يقيناً

پڪار دی او زمونڙ پلان هم دا دے، زه به دوی سره کنبینم ان شاء الله دوی چي کوم د تهیلی سیمیا خبره کوی، په هغی باندی او گورو ان شاء الله چي خومره زر کیدے شی مونڙ په بونیږ کنبی او داسی نور خومره خایونو کنبی چي وی چي د هغی نه حکومت کولے شی ان شاء الله مونڙ به ئے په Priority باندی ساتو۔ ترخو پورې دوی د ایم ایس خبره او کړه جی چي یره ایم ایس باندی انکوائری شوې وه یا دوی پکنبی ریکویسټ کړے وو، سسپنډ شوے وو، بیا بحال شوے دے، زما ورسره دا Commitment دے ان شاء الله چي زه به دوی سره کنبینم، ډیپارټمنټ به ورته مخامخ کړم، د دوی په مخامخ باندی به خبره او کړو ان شاء الله داسی هیڅ څه خبره به نه وی۔ کوم سرے چي غلط کار کوی، هغه ته به معافی نه وی، دا زما گارنتی ده ان شاء الله دې هاؤس کنبی، بالکل کلیئر ئے درته وایم جی او کوم سرے چي تهپیک کار کوی، هغه به Appreciate کوؤ ان شاء الله او بل دا دے چي ټول به، مطلب Jointly به ټول دا شے چلول غواړی ځکه چي هلیته کنبی ډیر زیات مشکلات دی نو دا ان شاء الله او دې هاؤس ته زما ریکویسټ هم دے چي هر سرے د مونڙ سره کمک او کړی او ان شاء الله هلیته سروسز مونڙ Improve کړو، دا زمونڙ Priority ده ان شاء الله جی۔ تهپنک یو جی۔

جناب قائم مقام پیکر: جی، مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا وعدې خو جی مخکنبی داسی راروانې دی، کال پکنبی تیر شو خو زمونڙ هغه ایم ایس صاحب چرته اوس تلے دے، پته نه لگی څه کورس کوی او بیا د هغی نه وروستو به ئے پروموشن کبیری، هسپتال بغیر د ایم ایس نه پروت دے، هغی باندی خبره نه کوؤ جی، خبره صرف دا کوؤ چي دا دومره ډاکټران نشته دے نو ماسره د منسټر صاحب دلته اوس په فلور باندی وعده او کړی چي Within one week زه به دا تاسو ته Provide کړم، بس زه به مطمئن شم جی۔ د بل خائي نه د راولی، اوس که په پینور کنبی په ایل آر ایچ کنبی ډاکټر صاحب نه وی نو په کسے تې ایچ کنبی به وی، که هلته نه وی نو په بل کنبی به وی خو بونیږ خو جی داسی Hilly area ده، د غرونو علاقه ده جی، هلته روډونه نشته دے، خلق په خانگوگانو کنبی او په کټونو کنبی مریض راوړی هسپتال ته او هلته مریض وی، ډاکټر نه وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٽر شہرام ترڪٽی صاحب۔

وزیر صحت: زه جی په فلور آف دی هاؤس دوئی ته دا دغه ورکوم چي ان شاء الله زمونڙ Priority، ما سٽيارٽ ڪينڀي او وئيل زمونڙ Priority دا ده چي اول کوم ڊاڪٽران کوم سٽيونه Vacant دی چي هغه مونڙ Fill ڪڙو ڇڪه چي ترخو دا نه وی شوی، او دا صرف دیو بونیر خبره نه ده جی، دا د ٽولي صوبي زه خبره کوم، نو ان شاء الله داسي هيڃ ڇه مسئله به نه وی، زرت زره ما ورله Priority ورکڙي ده ان شاء الله او دا يقين دهانی ورله ورکوم بالکل ڇڪه چي زما ڇه بل ڇه دغه نشته جی، چي ڊاڪٽران راشی نو هليته سروسز به Improve ڪڙي۔ گوره جی د هغي يو پروسيجر دے، مطلب زه هغه Commitment او کرم چي زه ئے پوره کولے شم، زه ستا د دوه هفتو Commitment او کرم او بيا هغي ڪينڀي پرابلم وی او دا Commitment کوم که بل ڄاڻي ڪينڀي ڊاڪٽرز وی، تاسو به راسره ڪينڀي، ٽرانسفر کول ئي، زه به درته ٽرانسفر کرم، دا درسره زما Commitment دے چي ڇومره حده پورې ڇڪه چي د ڊاڪٽرز ٽوله صوبه ڪينڀي ڪمے دے خو Priority به دا وی، تاسو به راسره ڪينڀي چي ڇومره ڪيدے شی، زه به درسره، هغه چي کوم اولنی فرصت ڪينڀي ڪڙي، هغه به ورسره او کرم، نور چي کوم مونڙ Hire ڪوڙ، هغه به مونڙ د ٽولو د پاره ڪوڙ ان شاء الله، دا زه ورته زه يقين دهانی ورکوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکرية جی۔

مولانا مفتي فضل غفور: نه دا بلڊنگ سائڊ باندي چي کومې ڪمئي دی او مسئلي دی، بلڊنگ سائڊ باندي جی چي دا کومې ڪمئي دی او کومې مسئلي دی جی، دا بلڊ بينگ زمونڙ د هغي بلڊنگ نشته دے په ٽوله ضلع هسپتال ڪينڀي۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو ڪوئسچن ڪينڀي ڪوئسچن را اوباسي مفتی صاحب! ستاسو Main Question دے د آسامو دغه دے۔

مولانا مفتي فضل غفور: سپليمنٽري دے جی، سپليمنٽري دے پڪينڀي جی۔

وزیر صحت: بل فريش ڪوئسچن د راوڙي، بهرحال هغي باندي به ورسره خبره اوکري او که د دي نه علاوه هم د دوئی ڇه پرابلم وی، زما دغه ورته معلوم دے،

کئینیناستی شم ورسره ، خبره ورسره کولے شم خو Priority زمونر هلیتھ دے جی-

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔

وزیر صحت: چھی هلیتھ سروسز Improve شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکوٰۃ و عشر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ زہ د مولانا صاحب د ڊاکٲرانو تر حدہ پورې د ڊې خبرې بالکل بھرپور ملگرتیا کوم، زمونر سرہ 'سینکشنہ' پوسٲونہ دی Already نو پکار دہ چھی هغه مونر ڊک کړی وے خوبیا هم زہ د حکومت حصہ یم خوزه به ڊې خپل کولیک ته اووایم چھی یرہ په دیکئنی لږ غونډې مونر سرہ مهربانی اوکړی۔ دویمه خبره د ڊې ایم ایس، زمونر مولانا صاحب چھی کلہ خبره راعی نو اشارہ ما طرف ته کوی، زہ خدائے گواہ کوم په ڊې فلور (ٲٲے) د دہ یعنی طریقہ کار دا دے، دے ٲول افسران د باووی په ڊې چھی زہ به په فلور آف دی هاؤس دا خبرې کوم، زہ خدائے گواہ کوم چھی کہ یا د ایم ایس د سسٲنډ کیدو نه خبر یم یا مې سفارش کړے وی (ٲٲے) یا د غل ملگرے یم (ٲالیاں) دا زہ په ڊې وایم، Generally گورئ جی تاسو زہ په ڊې سپینہ بریرہ، ماتہ خان بد بنکاری چھی زہ د ڊې خپلو ورونرو پسی ٲاخم او د دوئ د خبرې جواب کوم۔ دے نه ایس ایچ او معاف کوی، دے نه بابو معاف کوی، دے نه ڊی ای او معاف کوی (ٲالیاں) دے نه د سرک قلی معاف کوی، بیا هر سړی ته وائی بنہ دہ گورم به درسره، د اسمبلی په فلور به درسره گورم، نوزہ دا درخواست کوم ستاسو په وساطت بانډې چھی دا زمونر ورونرہ دی، کئینو به، دا مسئلے به جوائنٲ پخپلہ بانډې حل کړو، چھی یو خائې کئنی یو سرے، لویہ ادارہ دہ، زہ خو د حکومت غرے یم او منسٲر یم نو چھی زما په ضلع کئنی او په ہسٲتال کئنی یا په سکول کئنی یا په یو بلہ ادارہ کئنی خہ کمے وی نو په ڊې ورومبے زہ شرمیرم، د ڊې وجھی نه زما ڊې ورونرو ته درخواست دے چھی کم از کم یوہ خبرہ په وثوق سرہ بحیثیت مسلمان، نو هرہ پیرہ چھی دے پاخی، دا زمونر ورور دے او دہ زمونر

سرہ دا چل اوکرو او دا لکہ نہ یم پوہہ چپی دہ سفارش اوکرو، زہ خدائے گواہ کوم کہ یا د د پی ایم ایس د سسپنڈ کیدو نہ خبر یم او یا د سفارش نہ خبر یم او یا مپی چاتہ، دا وزیر صاحب ہم ناست دے او شوکت نشتنہ چپی زہ دا قسم سفارشونہ، زہ بالکل د غل ملگرتیا چرتہ نہ کوم، اگر کہ زما خپل بچی یا ورور ولپی نہ وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیرہ شکر یہ جی۔ کوئٹہ نمبر 1129، محترمہ نجمہ شاہین، ایم پی اے صاحبہ۔

* 1129 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی، چوری اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ہیں:

(ب) آیا حکومت ان کی روک تھام کے لئے کوئی عملی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ضلع کوہاٹ میں کل کتنے اشتہاری اور جرائم پیشہ لوگ موجود ہیں، ان کے نام، پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب پرویز حنک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی کے 2، سرقت عام کے 50، اغواء برائے تاوان کے 16 اور قتل کے 449 مقدمات درج رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔

(ب) ان جرائم میں پیشہ ور اور انتہائی خطرناک گروپس ملوث ہیں، ضلع کوہاٹ پولیس ان گروپس کی گرفتاری کیلئے سرتوز کو شش کر رہی ہے، اب ان جرائم میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔ ان گروپس کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ گرفتار افراد کی لسٹ بھی ہے۔

(1) لیاقت علی ولد عجب خان سکندری درملک لاپچی بمعہ گروپ۔ (2) زین ولد سکندر سکندری غورزندہ لاپچی بمعہ گروپ۔ (3) اعجاز ولد سمندر شاہ سکندری غورزندہ لاپچی بمعہ گروپ۔ (4) زاہد حکم ولد مقیم شاہ سکندری حسن بانڈہ لاپچی بمعہ گروپ۔ (5) شاہ محمد ولد سفیر احمد سکندری میروزئی بمعہ گروپ۔ (6) ارشد خان ولد سردار خان سکندری تی بمعہ گروپ۔ (7) فضل حمید ولد بازنگ سکندری ٹیری حال باقی زئی بمعہ گروپ۔ (8) محمد اعجاز ولد محمد اعظم سکندری مندہ خیل بمعہ گروپ۔ (9) نذیر ولد نیک سکندری مندوخیل بمعہ گروپ۔ (10) حسام الدین ولد نبی گل سکندری اور کزئی بانڈہ خرماتو بمعہ گروپ۔ (11) زری محمد ولد گل محمد سکندری قمر ڈھنڈ سورگل بمعہ گروپ۔ (12) امیر جلال ولد زریدار شاہ سکندری غورزندہ بمعہ گروپ۔ (13) زبیر ولد

پیر بادشاہ سکنہ لاجپی بالا بمعہ گروپ۔ (14) اصغر مقصود ولد وازی کل سکنہ لاجپی بالا بمعہ گروپ۔ (15)
 عبدالرشید ولد قاضی شعیب الدین سکنہ لاجپی بالا بمعہ گروپ۔ (16) جامیر ولد سلاد خان سکنہ خواجہ آباد
 بمعہ گروپ۔ (17) ذوالفقار ولد سردار سکنہ کالج ٹاؤن بمعہ گروپ۔ (18) محمد یوسف ولد محمد شریف
 سکنہ مندر خیل بمعہ گروپ۔ (19) ابرار ولد اسحاق سکنہ مندر خیل بمعہ گروپ۔ (20) دلاور خان ولد قلم
 شاہ سکنہ ڈھیری بانڈہ بمعہ گروپ۔ (21) اجمل خان ولد قلم شاہ سکنہ بلی ٹنگ بمعہ گروپ۔

جرائم پیشہ گروپس سے اب تک مندرجہ ذیل افراد گرفتار کئے گئے ہیں:

- 1- محمد طیب (زین گروپ) 2- نورسلہ جان (زین گروپ) 3- کیرسلہ جان (زین گروپ)
- 4- حبیب اللہ جان (زین گروپ) 5- نورگل (زین گروپ) 6- ارسلہ جان (زین گروپ)
- 7- عارف (عبدالرشید گروپ) 8- رامداد (عبدالرشید گروپ) 9- بسم اللہ جان (لیاقت گروپ)
- 10- جمشید، مسماۃ چمن فردوس زوجہ محمد حسین، رستم علی، آصف حسین، زاہد حسین، شاہ نواز اور مسماۃ
 یاسمین۔

محترمہ نجمہ شاہین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا سوال نمبر 1129۔ گزشتہ
 تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی، چوری، اغواء برائے تاوان اور قتل کے کتنے مقدمات درج
 کئے گئے؟ جناب سپیکر صاحب! جواب میں لکھا گیا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں
 ڈکیتی کے دو، سرقہ عام کے پچاس، اغواء برائے تاوان کے سولہ اور قتل کے چار سو اسی مقدمات درج
 کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ڈکیتی کے دو، تین سالوں میں جبکہ دن دیہاڑے ڈکیتی اور چوری کی
 وارداتیں ہو رہی ہیں، یہاں پر صرف دو تین سالوں میں لکھی گئی ہیں اور اسی طرح سرقہ عام یعنی چوری
 کے تو روزانہ کے حساب سے چوریاں ہو رہی ہیں اور لوگ راتوں کو خود اپنی حفاظت کے تحت پہرہ دیکر اپنی
 جان کی حفاظت کرتے ہیں، وہاں پولیس کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ اسی طرح ان جرائم پیشہ اور جز (ب)
 میں ہے کہ ان میں جرائم اور پیشہ وراثتائی خطرناک گروپس ملوث ہیں۔ ضلع کوہاٹ پولیس ان گروپس کی
 گرفتاری کیلئے سرتوز کو شش کر رہی ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہ سرتوز کو شش کرنے کے باوجود اب
 تک کامیاب کیوں نہیں ہو سکی ہے؟ جبکہ اسی طرح قتل کی وارداتیں بھی دن دیہاڑے ہو رہی ہیں تو یہ
 موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کی Approach ان گروپس تک کیوں نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر شاہ فرمان پلیز۔ مفتی جانان صاحب خبرہ او کیری بیا تاسو جواب ور کړئ۔

مفتی سید جانان: بسم الله الرحمن الرحيم۔ زه جی دې یوې خبرې کښې لږ شک من یم، (الف) کښې دا لیکي گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی کے دو، سرقہ عام کے پچاس، اغواء برائے تاوان کے سولہ، زہ د سرقہ عام او ډکیتی د دې په مینځ کښې چې دا یو شے نه دے، د دې مینځ کښې خه فرق دے او دا څنگه څنگه شے دے؟ دا سرقه صرف د عربی لفظ دے او ډکیتی د اردو لفظ دے، زه خو وایم چې غالباً دا یو شے دے او که نه وی نو منسټر صاحب د لږ وضاحت او کړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، تیر سیشن کښې ما دا گزارش کړے وو چې دیر لوئر کښې دوه دونیمې میاشتی او شوې ډپتی کمشنر نشته او ما ته په فلور باندې دا خبره شوې وه، دا بنه دے منسټر صاحب ناست دے چې درې څلور ورځې کښې به ډپتی کمشنر د دیر لوئر درشی خو په هغې کښې دا دے میاشت تیره شوه، زما په خیال باندې دا د پوره اسمبلی استحقاق مجروح شوه دے چې د اوسه پورې زمونږ د دیر لوئر ډپتی کمشنر درې میاشتی او شوې شته نه او خبره کیری نو اوس په دې نه پوهیږم چې یره تر کومه حده پورې د صوبائی اسمبلی په خبره باندې به عمل در آمد کیری؟

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یره جی۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اس ٹیبل کے اندر جو گلرز بتائے گئے ہیں، یہ موڈر کا یہ خیال ہے کہ وہ ان سے بھی مطمئن نہیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں آئی جی صاحب سے اس دن بات کر رہا تھا اور میں نے Statistical detail ویسے پوچھی کہ فرق کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ فرق یہ ہے کہ آپ کو اب گلرز زیادہ نظر آئیں گے، میں نے کہا وہ کیسے جناب سپیکر؟ تو انہوں نے کہا کہ پہلے چیزیں رجسٹرڈ نہیں ہوا کرتی تھیں، صحیح گلرز ہمیں نہیں ملتے تھے، لہذا یہ جو سوال کیا گیا، اس کے اندر 2013 میں 191 arrested ہیں اور Encounter میں دو جو ہیں وہ Kill ہو چکے ہیں اور 2014 میں 227 ہیں اور Encounter کے اندر چار ہیں لیکن اگر ان کا یہ خیال ہے، موڈر کا یہ خیال ہے، آنریبل

ممبر کا یہ خیال ہے کہ یہ فگرز غلط ہیں تو بالکل اس کیلئے صحیح انوسٹی گیشن ہونی چاہیے کہ جہاں آپ پولیس سٹیشن چلے جائیں تو اس میں پورے سال کے اندر لکھا جاتا ہے کہ تین ڈکیتیاں یاد و چوری کے کیسز، تو یہ کوئی حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مقابلہ نہیں ہے کہ ہم حکومت میں ہیں تو اگر کہیں جھوٹ بولا جائے تو ہم اس کو Defend کریں، جناب سپیکر! جب تک فگرز صحیح نہیں ہونگے، ہمیں پتہ نہیں چلے گا کہ Gravity کیا ہے اور جب تک حقائق کا پتہ نہ ہو، اس کا Solution سامنے نہیں آئے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی طریقہ ہاؤس Define کرے لیکن یہ Ensure کیا جائے کہ جو حقائق کے اوپر مبنی جو فگرز ہیں، وہ سامنے لائے جائیں تاکہ اس کیلئے صحیح منصوبہ بندی کی جاسکے۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

جناب بخت بیدار: دہ پتی کمشنر خبرہ نے ماتہ اونکرہ۔

وزیر اطلاعات: ڈپٹی کمشنر صاحب، میں جناب سپیکر! جو ڈپٹی کمشنر کو ہاٹ کا ہے، وہ امجد نام ہے، آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ Appointed نہیں ہے؟ اگر آپ کو اس کے اوپر اعتراض ہے تو میرے پاس۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: ڈپٹی کمشنر دیر۔

وزیر اطلاعات: دیر، اچھا ڈپٹی کمشنر دیر، میں فگرز چیک کرنے، میں جناب سپیکر! فگرز چیک کرنے کیلئے باہر گیا تھا، چیف منسٹر صاحب موجود ہیں، اگر Appointed نہیں ہے تو چیف منسٹر صاحب موجود ہیں، وہ بتا دیں گے کہ کتنے دنوں کے اندر وہ ڈی سی Appoint ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کر دوں، بڑی معذرت کے ساتھ کہ یہ جو سوال پوچھا گیا، ایک، میں نے اس دن بھی جناب سپیکر! ریکویسٹ کی تھی کہ کوہاٹ کے بارے میں ایک سوال ہے اور بڑا Serious Question ہے لیکن اس کے ساتھ سپلیمنٹری کونسل کے حساب سے دیر کا ڈی سی Add کرنا کہاں کا سپلیمنٹری کونسل بنتا ہے؟ (تالیاں) اس کیلئے، اس کیلئے میں نے ان سے پہلے بھی یہ ریکویسٹ کی تھی کہ آپ بھی Cooperate کریں، یعنی کوہاٹ کا ایک فگر آپ مانگتے ہو، مانگتے ہو اور ساتھ یہ Add کرتے ہو کہ ڈی سی Appoint کیوں نہیں ہو رہا، خدا کیلئے نیا کونسل لے کے آئیں، ہم

چاہتے ہیں کہ وہ مسئلے کا حل سامنے آجائے۔ تو میں جناب سپیکر! ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ڈی سی کا کونسلین بالکل نیلا ناچاہیے، اگر چیف منسٹر صاحب جواب دینا چاہیں تو الگ بات ہے لیکن سوال نہیں بنتا ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: آزیبل چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): بس سپیکر صاحب، ڈی سی دیران شاء اللہ کل Notify ہو جائے گا۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ جی۔ سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا دیر اہم سوال دے او بیا منسٹر صاحب خو کوشش ہم او کرو چہ د فگرز پہ حوالہ بانڈی ہغہ خبرہ ہم او کرہ او ظاہرہ خبرہ دہ د بدامنی د یو داسی حصی سرہ تعلق دے چہ تولہ صوبہ چہ دہ دا دہی بنکار دہ، زما او منسٹر صاحب بہ پہ دہی بد خکہ نہ گنری چہ دا د بدامنی سرہ یا د لاء ایند آرڈر سرہ چہ خومرہ سپلیمنٹری کونسلینز راعی نو د ہغی د پارہ ضروری نہ دہ چہ مثال لکہ بیا چہ مونر لیکلے سوال ورکوؤ، د ہغی وجہ دا دہ چہ حکومت خو د ہر خیز نہ باخبرہ وی او کہ نہ وی باخبرہ نو پکار دا دہ چہ خان باخبرہ او ساتی۔ سپیکر صاحب، تاسو دہی خبری تہ سوچ او کری چہ پہ کواہت کبنی یویشت، 21 گروپونہ داسی دی، صرف پہ یوہ ضلع کبنی او دا کواہت چہ دے دا Settled area دہ Settle چہ پہ یو ضلع کبنی یویشت گروپونہ دی، امجد خان ماتہ سر رقی وائی داسی نہ دہ خو دا خو جواب مونر لہ ئے راکرے دے چہ یویشت گروپونہ دی، اوس زمونر د حکومت ورونرو یا د حکومت پارٹی دا اعلان کرے دے او بیا منسٹر صاحب زمونر نہ دا غوبنتنہ کوی چہ Strategy خہ جوہرہ کرو؟ د حکومت دا فیصلہ دہ چہ پہ یولسم تاریخ بانڈی پہ دہی پاکستان کبنی د دھاندلی خلاف دھرنہ ورکوؤ، احتجاج بہ کوؤ نو پہ دیکبنی ورسرہ مونر ہم شامل یو خکہ چہ دا دھاندلی مونر سرہ ہم شوہی دہ خو کہ پہ یوہ ضلع کبنی د خیبر پختونخوا یویشت گروپونہ دی او پنخویشت ضلعی دی نو کہ زمونر Strategy غواہری او زمونر نہ تجویز غواہری نو آیا حکومت دا مناسب نہ گنری چہ اول دہی تہ توجہ ورکرو چہ دا اغواء برائے تاوان بند کرو،

دا بہتہ بند کرو، دا چہی کوم خلق تارگت کلنگ کبیری چہی ہغہ بند کرو؟ نو منستیر صاحب پہ دہی حوالہ بانڈی خہ وائی نو مہربانی بہ وی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اس سے پہلے دو سیشن کے دوران اس کے اوپر تفصیل کے ساتھ بحث ہو چکی ہے۔ حکومت کی طرف سے جو انکی Suggestions تھیں، جو حکومت کی Planning ہے، جو پولیس کے اندر ریفارمز ہیں اور جو Ground reality ہے، اس کے اوپر پارلیمانی لیڈرز، اپوزیشن کے ممبران، حکومت کی طرف سے کافی تفصیل کے ساتھ Already ہم بحث کر چکے ہیں اور پچھلے دو سیشن میں یہ ایجنڈا چلا آ رہا ہے، پچھلے دو سیشن میں یہی ہوا ہے اور اسکے اوپر اگر کوئی Specific سوال جناب سپیکر! آتا ہے اور کوئی Specific detail کوئی مانگے تو ضروری ہے کہ اس کو Facts and figures صحیح ملیں لیکن جہاں تک اس Topic کا تعلق ہے، اس مسئلے کا تعلق ہے، اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ پورے اس سال کے اندر جتنی زیادہ بحث ہو چکی ہے، وہ میں سمجھتا ہوں کہ کافی زیادہ ہو چکی ہے، بار بار اس کے اوپر حکومت کا موقف سامنے آچکا ہے اور جناب سپیکر! کوئی ایسی بات نہیں رہی جو میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کو اس کا پتہ نہیں ہے یا گورنمنٹ کے پروگرام کا پتہ نہیں ہے یا جو لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کو کنٹرول کرنے کیلئے جو حکومت کر رہی ہے اور اپوزیشن کو پتہ نہیں ہے۔ صرف ایک سوال اگر کسی ڈسٹرکٹ کے حوالے سے یا اگر Specific Police Station کے حوالے سے کوئی پوچھا جائے تو اس کی تفصیل الگ ہے۔ جس طرح سردار حسین بابک صاحب نے کہا کہ اس کے اوپر پالیسی یا کوئی اپنا موقف حکومت بتادے، جناب سپیکر! اس کے اوپر کئی دفعہ تفصیل کے ساتھ بحث ہو چکی ہے، یہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اگر Law Enforcing Agencies کے اندر کہیں کسی کو کوئی کمی، کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے، کوئی حکومت کی کوتاہی نظر آتی ہے تو وہ بجا طور پر پوائنٹ آؤٹ کریں، بتادیں کہ یہ کام اس طرح ہونا چاہیے جو نہیں ہو رہا یا یہاں یہ کمی ہے، اس کو سننے کو بھی تیار ہیں اور اس کے اوپر عمل کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن جو حکومت کا کام ہے تو Already اسمبلی کے سامنے ہم رکھ چکے ہیں جناب سپیکر۔ شکر یہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: دیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ زہ لبرہ Confused وومہ پہ دہی جواب بانڈی، دا دلته کنبہی دا گروپونہ چہی راغلی دی نو یویشٹ گروپونہ

ئے بنودلی دی پہ جواب کینہی او هغہی سره دگروپ نوم نشته دے چہی کوم یو گروپ دے؟ او بل طرف ته بیا دگرفتاری چہی دغه راغله دے، جواب راغله دے د لسو کسانو چہی لس کسان گرفتار شوی دی نو یو خودا د تشویش خبره ده چہی یویشته گروپونه چہی خنگه سردار حسین صاحب او وئیل چہی په یو ضلع کینہی یویشته گروپونه د ډاکوانو دی او داسہی Criminals دی نو چہی دا په ټولہی صوبہی باندہی Multiply کړئ، پچیس باندہی Multiply کړی نو دا خو داسہی لگی چہی زمونږ صوبه ټوله ډکه ده د ډاکوانو او Criminal elements نه ډکه ده او اوسه پورہی منستر صاحب گیلہ کوی چہی مونږ بار بار دا خبره کوؤ خو بار بار دا خبره ځکه راځی چہی لاشه حل را او بنکلے نه دے حکومت، چہی څه کوی د هغہی د پاره، دا به خنگه کنترول کوی؟ که تاسو او کورئ لس کسان که دا درہی کالو ریکارډ وی نو په درہی کالو کینہی ایله لس کسان گرفتار شوی دی، په ډسټرکټ کوهات کینہی یویشته گروپونه دی نو یویشته گروپ هر یو گروپ کینہی چہی څومره کسان دی، هغه هم نه دی بنودلی شوی چہی هر یو گروپ کینہی څومره کسان دی او دا دے زین گروپ او زین گروپ، زین گروپ، زین گروپ، عبدالرشید گروپ، عبدالرشید گروپ، لیاقت گروپ او دہی بل طرف ته د گروپس نومونه نشته دے چہی دا څومره دی؟ یو خودا Clarity او بیا وائی چہی د دہی کنترول کولو د پاره ئے چہی خنگه زما خور هم دلته دا تپوس کړے دے، نجمه هم تپوس کړے دے سوال کینہی چہی څه Strategy جوړه شوې ده؟ دا خو یو ډیر اهم سوال دے، دا خو پکار دے چہی کمیټی ته لار شی او مونږ ته د ټولہی صوبہی ریکارډ ملاؤشی چہی نورو ډسټرکټس کینہی څه حال احوال دی۔

(عصر کی اذان)

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر، بس ختمومہ، دغه چہی مونږ ته د پوره معلومات را کړی چہی د هغہی کارکردگی خنگه ده، صرف لس کسان په دريو کالو کینہی گرفتار شوی دی، گروپونه یویشته دی نو دا خو ډیره خرابه کارکردگی ده، دا خود شرم والا کارکردگی ده او د دہی پکار دے چہی تپوس اوشی چہی کوم ځانہی کینہی دا کمزوری ده یا کبیری نه چہی حکومت سپریس نه دے

چپی مونبر دا ختم کرو غلا او ڈکیتی، دا ختم کرو بس کھلاؤ پریبنودے دے میدان
چپی د چاخہ زرہ کیبری ہغہ د کوی، کہ اغواء کوی کہ ہر خہ کوی خکہ خوداسپی
خراب حالات دی چار چاپیرہ۔ دیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، جو ٹیبل میرے پاس ہے، اس میں 2013 کے اندر 191 Arrested
ہیں اور 2014 کے اندر 227 Arrested ہیں اور Encounter کے اندر جو مرے ہیں، وہ 2013 میں
دو ہیں اور 2014 میں چار ہیں، تو جو ٹیبل معراج بی بی کے پاس ہے تو وہ مجھے نہیں پتہ کہ وہ کدھر سے، لیکن
جو جواب میرے پاس ہے، اس میں Real یہ ہے کہ جو Arrested ہیں 2013 میں 191 یہ ہیں، یہ
مجھے آج ہی Updated list مجھے آج ملی ہے، تو میں۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: یہ Circulated ہے۔

وزیر اطلاعات: اچھا، تو میں معراج بی بی کو جناب سپیکر! عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو Updated list
ہے، وہ یہ ہے کہ 2013 کے اندر 191 Arrested ہیں، 2014 کے اندر 227 ہیں اور 2013 کے اندر
Encounter میں دو Kill ہو چکے ہیں اور 2014 میں چار ہیں۔ یہ تفصیل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کونسی نمبر 1130، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

* 1130 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں پولیس افسران اور دیگر سٹاف
دہشت گردی میں شہید ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مذکورہ اہلکاروں کو شہداء پیکج دیا گیا ہے یا نہیں؛

(ii) مذکورہ شہداء کے بچوں یا بھائیوں کو پولیس فورس میں بھرتی کیا گیا ہے، نیز 18 سال سے کم عمر بچوں
کو شہید پیکج کے تحت تعلیمی اخراجات ادا کئے جا رہے ہیں یا نہیں، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) جی ہاں، تمام اہلکاران بشمول افسران کو شہداء پیکج دیا گیا ہے۔

(ii) ان شہداء کے بچوں اور بھائیوں کو پولیس فورس میں بھرتی کیا گیا ہے، نیز 18 سال سے کم عمر بچوں کو
تعلیم کیلئے وظائف بھی مل رہے ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اس سے پہلا جو کونسی ہے، 1129، تو ان کے بارے میں مقدمات کیوں درج نہیں کئے جاتے، ان کا ریکارڈ کیوں نہیں ہے آخر؟ اس کے علاوہ یہ جو کونسی ہے 1130، یہ جو کونسی ہے، اس میں 100% تو نہیں لیکن 90% اس سے میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسی نمبر 1131، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 1131 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں نئی پولیس لائن اور تھانے اور چوکیاں بنائی جا رہی ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پولیس لائن کوہاٹ اور مختلف تھانوں پر کل کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، مذکورہ تھانوں کو فنڈز مہیا کرنے والے کنسلٹنٹ، ٹھیکیداروں اور اخباری اشتہارات کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

جناب پرویز جنک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں پولیس لائن اور مختلف تھانوں پر تعمیراتی کام کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	کام کی تفصیل	کنسلٹنٹ کا نام	ٹھیکیدار کا نام	تخمینہ لاگت	کیفیت
1	تعمیر پولیس لائن کوہاٹ سب ہیڈ کوارٹر 1- پیکج نمبر 1- آفس بلڈنگز 2- پیکج نمبر 2- رہائشی بلڈنگز بمعہ ترقیاتی کام	میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور	1- میسرز کبیر انٹرنیشنل پرائیویٹ لمیٹڈ پشاور 2- میسرز شاہ زمان (پرائیویٹ لمیٹڈ)	1- 26 کروڑ 75 لاکھ 2- 16 کروڑ 33 لاکھ	کام جاری ہے۔
2	تعمیر پولیس اسٹیشن (کے ڈی اے) کوہاٹ	میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور	میسرز بنوں کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ	7 کروڑ 23 لاکھ	کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور پولیس اسٹیشن عنقریب پولیس کے حوالے کر دیا جائیگا
3	تعمیر پولیس اسٹیشن سٹی کوہاٹ	میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور	میسرز وہاب کنسٹرکشن کمپنی	7 کروڑ 54 لاکھ	کام جاری ہے۔
4	تعمیر پولیس اسٹیشن صدر (آر ٹی ڈبلیو) کوہاٹ	میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور	میسرز بنوں کنسٹرکشن کمپنی	7 کروڑ 10 لاکھ	کام مکمل ہو چکا ہے اور پولیس اسٹیشن بتاریخ 24-02-12 کو حوالہ پولیس

کیا گیا ہے۔					
کام مکمل ہو چکا ہے اور پولیس گشتی چوکی تاریخ 17-12-01 کو حوالہ پولیس کی گئی ہے۔	1 کروڑ 74 لاکھ	میسرز عبدالرحمن اینڈ کو	میسرز شاز کنسلٹنٹس حیات آباد پشاور	تعمیر گشتی چوکی کھمبول شریف کوہاٹ	5
کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اور پولیس چوکی عنقریب پولیس کے حوالے کر دی جائے گی	3 کروڑ 36 لاکھ	میسرز عبدالرحمن اینڈ کو	میسرز شاز کنسلٹنٹس حیات آباد پشاور	تعمیر پولیس چوکی ساری پایان کوہاٹ	6

ٹھیکیداروں اور اخباری اشتہارات کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ کونسلر بھی میں نے آج سے آٹھ ماہ پہلے جمع کروایا تھا اور اس وقت سے اب تک اس کا مطلب ہے اس میں جو مسئلہ تھا یا جو کام صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا تھا یا نامکمل تھا، وہ تقریباً صحیح ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! میں سر! جیسے کہ محترمہ نے کونسلر پوچھا ہے تھانے کے بارے میں، پولیس لائن کے بارے میں، میں چیف منسٹر کی توجہ بھی اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ لگی تھانہ لگی جناب سپیکر! بم بلاسٹ میں مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں کے عملہ کیلئے کوئی رہائش یا اس تھانے کا کوئی بندوبست ابھی تک نہیں ہے۔ میں جناب چیف منسٹر صاحب سے اور متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تھانہ لگی کیلئے نئے تھانے کی تعمیر کا کوئی پروگرام آپ لوگوں کا ہے کہ نہیں؟ جو کافی سالوں سے ابھی تک پولیس کا عملہ بغیر تھانے کے ہے، وہاں پہ کوئی بلڈنگ نہیں ہے، دہشت گردی کی وجہ سے وہ تھانہ بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ جو سوال کیا گیا ہے، یہ کوہاٹ میں پولیس اسٹیشنز کے بارے میں ہے اور جناب منور خان صاحب نے لگی کی بات کی ہے، بڑا Valid question ہے لیکن نیا

کو نُسچن ہے، ان کو تفصیل فراہم کی جائے گی، اگر یہ کو نُسچن لے کر آجائیں کیونکہ Instantly پوچھنا اور Instantly سب کچھ یاد رکھنا جناب سپیکر! اس کو نُسچن کے ساتھ چونکہ یہ سپلیمنٹری بنتی ہی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ڈیٹیل پوچھتے ہیں تو اگر ادھر کو نُسچن لے آئیں اور اگر ادھر نہیں ہے تو میں ہوم سے بات کر کے کل یا پرسوں تک ان کو بتا دوں گا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میرا مقصد صرف اس کو نُسچن کا یہ تھا، اسی کو نُسچن کے بارے میں صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ جو دہشت گردی کی وجہ سے تھانہ تباہ ہو چکا ہے، اس کی تعمیر کا کوئی ارادہ ہے، اس میں نئی کوئی ایسی بات ہے کہ آپ مجھے، اس کی ڈیٹیل میں آپ سے مانگ رہا ہوں سر، یہی میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کوئی ارادہ ہے اس نئے تھانے کو بنانے کا سر؟ تھینک یو، سر۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب۔

(تہقہ)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! بالکل ہے۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ کو نُسچن نمبر 1496، عبدالکریم صاحب، ایم پی اے۔

* 1496 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر کھیل ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع صوابی کے لئے مالی سال 2012-13 اور مالی سال 2013-14 کے لئے کھیل کی مد میں فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ پی کے 34 کے لئے کھیل کی مد میں کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): (الف) ضلع صوابی کے لئے مالی سال 2012-13 اور مالی سال 2013-14 کے لئے کھیل کی مد میں جو فنڈ مختص کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جز (ب) میں ہے۔

(ب) ضلع صوابی کے لئے مالی سال 2012-13 اور مالی سال 2013-14 کے لئے کھیل کی مد میں ضلعی حکومت نے جو فنڈ مختص کیا ہے اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، اس کے علاوہ صوابی حکومت نے PK 34 کے لئے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سے کھیل کے میدان (چھوٹا لاہور) کے لئے مبلغ 2.4 ملین

روپے Establishment of Playgrounds in Khyber Pakhtunkhwa ADP (2013-14) No. 650-100227 سے مختص کئے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت پی کے 34 کی تحصیل چھوٹالاہور میں تحصیل کی سطح پر سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس پر اندازتاً مبلغ 63 ملین روپے خرچہ آئے گا۔ تحصیل سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے زمین کا انتخاب کیا جا چکا ہے۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ 1496 سوال نمبر 1496، جز (ب) سر۔ دیکھنی فرمائی چھی دا د ضلعی سطح فنڈ و و او د ضلعی پہ سطح سرگرمیانو کنہی خرچ شوے دے نو دھی ضلع کنہی بہ زمونز دا حلقہ نہ راخی، یوہ۔ دویمہ دا دہ چھی وائی 27 قسم سرگرمیانو باندھی دا خرچ شوے دے، تفصیل نشتہ۔ دریمہ دا دہ چھی د ہی سی او پہ سربراہی کنہی د پورہ ضلعی نہ د پینخلس کسانو کمیٹی جو ریزی، د ہغی تفصیل نشتہ۔ ہم دغہ رنگ دھی جواب کنہی وائی چھی پہ لاہور تحصیل کنہی مونز زمکہ Acquire کرھی دہ او پہ ہغی کنہی بہ 63 ملین روپو سرہ یو سٹیڈیم جو ریزی نو جناب سپیکر صاحب! دا کومہ زمکہ چھی Acquire شوہی دہ، یو خو دا Agricultural land دے، دویم دا روڈ سرہ دومرہ نیزدھی دہ چھی کمرشل ایریا دہ دا د بغض پہ بنیاد باندھی Acquire شوہی دہ او خصوصاً دھی خلقو لہ چار لاکھ روپی ریت ور کرے کیبری، Actual د دھی Market value د ہغی خائی چھی دہ نو ہغہ سولہ لاکھ روپی دہ، نوزہ ستاسو چہتر نہ دا رولنگ غوارم چھی دا سٹینڈنگ کمیٹی تہ جی حوالہ کرھی چھی د دھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عبدالستار خان، سپلیمنٹری کونسلین پہلے۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ یہ (ب) جز کے جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا کہ Establishment of Playgrounds in Khyber Pakhtunkhwa ADP No. 650 میں رقم مختص کی گئی ہے۔ سر! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ کھیلوں کی ترقی کے لئے اس سال ہماری اے ڈی پی میں تحصیل وائزہر تحصیل میں ایک گراؤنڈ کی تعمیر کے لئے رقم بجٹ میں مختص کی گئی تھی، یقیناً ہر ضلع سے ہر تحصیل سے اس کی تجاویز بھی آئی ہیں لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود آج تک اس کا چوٹی سی ون بنتا ہے اور وہ اس میں جو تحصیلوں سے آکر ہماری اس امبریلہ سکیم کی Approval تھی، وہ ابھی تک نہیں ہوئی ہے، آگے Tendering process بھی نہیں ہوا ہے تو ابھی نیا بجٹ بھی آرہا ہے تو یہ اس میں آپ بتائیں

گے کہ پورے صوبے میں یہ جو تحصیل وائز پلے گراؤٹڈز ہیں، وہ ان کا کیا پروگرام ہے کہ وہ کب تک بنائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر امجد آفریدی۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب۔ زہد کریم صاحب شکریہ ہم ادا کوم جی، دوئی دا کوئسچن چہی دے، دا چھوٹا لاہور د دوئی خپلہ حلقہ دہ جی، سپیکر صاحب! جیسے یہ کونسیجین آیا ہے، اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ یہ چھوٹا لاہور ان کا اپنا حلقہ ہے اور اس میں انہوں نے جیسے جواب دیا گیا ہے کہ 63 ملین کی لاگت سے سپورٹس سٹیڈیم تعمیر ہوگا، اس کے علاوہ جو زمین لی گئی ہے، اوسطاً یکسالہ کے حساب سے لی گئی ہے، Private negotiations یا اس کے علاوہ اس کا کوئی طریقہ بھی نہیں ہے اور انہوں نے فرمایا۔ 2013-14 میں کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے اور جو فنڈز دیئے گئے تھے، وہ 2012-13 میں دیئے گئے ہیں اور اس کی کمیٹی بنی ہے۔ اگر ان کے نام ان کو چاہئیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤنگا، وہ نام ان کو بتا دوںگا، وہ جو بھی نام ہونگے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ وقفہ برائے نماز جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-08 تا 2014-05-20; محترمہ زرین ریاض صاحبہ، ایم پی اے 2014-05-08; محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 2014-05-08; محترمہ نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 2014-05-08; جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب 2014-05-08; جناب وجیہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-08; جناب گوہر علی شاہ صاحب، ایم پی اے 2014-05-08; جناب رشاد خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-08; جناب محمد علی ترکئی صاحب، ایم پی اے 2014-05-08; محترمہ ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ، ایم پی اے 2014-05-08; جناب محمد زاہد درانی

صاحب، ایم پی اے 2014-05-08 تا 2014-05-09؛ میاں ضیاء الرحمن صاحب، ایم پی اے-08-05-2014؛ جناب گوہر نواز خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-08 تا 2014-05-09۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! سب سے بہتر یہ ہے کہ خیر وی نو ز مونیو ڈا کوٹسچنی بہ راخی ان شاء اللہ؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ۔ معزز اراکین اسمبلی! پاکستان انسٹیٹیوٹ آف پارلیمنٹری سروسز PIPS کی جانب سے ایک پروگرام Pre-budget کے حوالے سے صوبائی اسمبلی میں مورخہ 09 مئی 2014 کو بوقت 9:30 بجے تا 02:00 بجے بعد دوپہر منعقد ہوگا جس میں آپ تمام ممبران کو شرکت کی دعوت ہے تاکہ بجٹ کے حوالے سے آپ کی بہتر رہنمائی کی جاسکے۔ شکریہ۔

مولانا لطف الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سردار محمد ادریس صاحب۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دی نہ پس در کوم۔ سردار محمد ادریس صاحب۔

مسئلہ استحقاق

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! آج 08 مئی کو ڈسٹرکٹ کوہاٹ کے ایک لوکل نیوز پیپر روزنامہ "بے باک" اور ایک نجی ٹیلی ویژن پہ جس طرح سے قائم مقام سپیکر، جناب! آپ کی تضحیک انہوں نے، اور اس کے اوپر نہ صرف تضحیک آمیز الفاظ تھے بلکہ اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے ہاؤس کا ایک وقار بھی مجروح ہوتا ہے اور اس سے پورے ہاؤس کی ایک کردار کشی ہوتی ہے اور یہ سلسلہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ختم ہونا چاہیے کہ بغیر کسی ثبوت کے۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: اس کو پڑھ لیں، پھر۔۔۔۔۔

سردار محمد ادریس: یہ پریولج موشن، آج مورخہ 08 مئی کو ضلع کوہاٹ کے ایک لوکل اخبار روزنامہ 'بے باک' اور نجی ٹیلی ویژن چینل "AVT خیبر نیوز" کے نمائندہ کوہاٹ نے مل کر ڈپٹی سپیکر، خیبر پختونخوا اسمبلی جو کہ اس وقت قائم مقام سپیکر کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں، کے متعلق ایک من

گھڑت، بے بنیاد اور بلا ثبوت غیر اخلاقی خبر شائع کی اور نجی چینل پر Tickers بھی چلائے اور ان کی کردار کشی میں بھرپور کردار ادا کیا جس سے نہ صرف قائم مقام سپیکر بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد، استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں سے ایک رولنگ، اور یہ سب کے لئے لازم ہے جتنے بھی یہاں پہ ہمارے جرنلسٹس بیٹھے ہیں کہ خواجوا کسی کے اوپر بے بنیاد، جو ہمارے یہ Representatives، بالخصوص 'سپیکر' کا جو عمدہ ہے، وہ ہم سب کے لئے باعث احترام ہے اور اگر سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کے خلاف اس طرح کا، ویسے ممبر صوبائی اسمبلی کے خلاف بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا رویہ نہیں ہونا چاہیے لیکن بالخصوص آپ کا، اس ایوان کا ایک تقدس ہے اور ہماری روایات رہی ہیں اور یہاں کے میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی جرنلسٹس ہمارے دوست ہیں، کبھی بھی اس طرح کا مسئلہ نہیں ہوا، مجھے نہیں معلوم کہ اس کے پیچھے کیا بات ہے، لہذا جب اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد دیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ

Grain of facts will be sucked from the thief of truth

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

تحریریک التواء

Mr. Acting Speaker: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA and Anisa Zeb, MPA and Madam Sobia Shahid, MPA, to please move their joint identical adjournment motions Nos. 81 and 85 in the House, one by one. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker Sir. I would like to draw the honorable Assembly attention to a very important issue which received media coverage in papers. The issue at hand is that Chinese investors have shown their displeasure in the Provincial Government, who is creating hurdle rather than facilitating these investors. As known to all, Khyber Pakhtunkhwa already has an alarming law and order situation, which is drawing investors away from the Province. If the law and order situation is coupled with a non welcoming attitude by the government, this will

lead towards unemployment and instability within the Province. These serious investors, if not assisted, would shift their assets to another Province instead. Attached are two News Papers cuttings, highlighting the said issue. Hence, I would ask the Chair to adjourn the routine proceedings and debate over this very important issue.

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ضیاء اللہ آفریدی صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اچھا ٹھیک ہے۔ میڈم ثوبیہ شاہد، پلیز، ثوبیہ شاہد، پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اس نے پڑھ لیا، میں Withdraw کرتی ہوں اور دوسری بات، مجھے اس میں انفارمیشن ملی ہے کہ ان لوگوں نے، آگے سے یہ جو چائنیز تھے ان لوگوں نے ادھر غلط کام کئے تو گورنمنٹ کو میں Appreciate بھی کرتی ہوں اس کام پہ اور یہ ریکویسٹ بھی کرتی ہوں سی ایم صاحب سے کہ ان کا جو ہے، وہ کینسل کرادیں جو ان کا ایگریمنٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور ان کا وہ ہے، اس کو کینسل کرالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، آپ Withdraw ہیں جی، میڈم! آپ Withdraw کرتی ہیں ایسی؟
ٹھیک ہے۔ میڈم انیسہ زیب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

Mr. Acting Speaker: Ji, Sikandar Hayat Khan Sherpao, on behalf of Anisa Zeb. Thank you.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker Sir. I would like to draw the honorable Assembly attention to a very important issue, which received media coverage in papers. The issue at hand is that Chinese investors have shown their displeasure in the Provincial Government, which is creating hurdles rather than facilitating these investors. As known to all, Khyber Pakhtunkhwa already has an alarming law and order situation, which is drawing investors away from the Province. If the law and order situation is coupled with a non welcoming attitude by the government, this will lead towards unemployment and instability within the Province. These serious investors, if not assisted, would shift their assets to another Province instead. Attached are two News Papers cuttings,

highlighting the said issue. Hence, I would ask the Chair to adjourn the routine proceedings and debate over this very important issue. Sikandar Hiyat Khan, the co-mover, has already moved. This is a very grave situation، جناب سپیکر! یہ انتہائی ایک ایسی حالت ہے کہ جس میں مجھے تو ابھی نظر نہیں آرہا ہے کہ اس میں کوئی، خیر خود چیف منسٹر صاحب موجود ہیں لیکن جناب سپیکر! یہ بہت، تو فوراً اس پر ڈیٹھ ہونی چاہیے اور یہ بتانا چاہیے کیونکہ اس سے اس صوبے کے مفادات انتہائی شدید متاثر ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے بھی ایسی سیچویشن ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہاں پہ Investors جو ہیں، نہ صرف ان کے لئے مشکلات پیدا ہوئی ہیں، ان کے راستے میں کافی روڑے اکٹائے گئے ہیں اور وہ یہاں سے پھر اپنا جو بھی سرمایہ ہے، وہ دوسری طرف لے جا رہے ہیں۔ تو یہ میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت معمول کی کارروائی کو روک کر اس مسئلے پر بحث کرنا انتہائی ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر سکندر حیات خان شیرپاؤ۔

جناب سکندر حیات خان: زہ ستاسو مشکور یم جناب سپیکر! چچی تاسو مالہ موقع را کرہ۔ بنیادی طور باندی جناب سپیکر! ددی ایڈجرنمنٹ موشن پہ دی ہاؤس کبھی د راوستلو بنیادی مقصد دا وو چچی چونکہ زمونر صوبہ چچی اوگورو نو د دیرو سختو حالاتو نہ تیریری او جناب سپیکر! دلاء ایند آرڈر سیچویشن چچی کوم دے، بیا چچی کوم دلته کبھی د انفراسٹرکچر کوم سیچویشن دے، بیاد غہ شان دلته کبھی چچی کوم اکنامک سیچویشن دے نو پہ ہغی کبھی ددی ضرورت دے چچی دلته کبھی انوسٹرز راشی او مونر داسی Environment create کرو چچی خلق راشی او زمونر دی صوبی کبھی انوسٹ کری او د ہغی اثر چچی دے ہغہ بہ بیا عامو خلقو تہ بہ رسی خوجناب سپیکر! د افسوس خبرہ دا دہ چچی یو طرف تہ حکومت ددی دعوی کوی چچی یرہ مونر انوسٹرز Invite کوؤ لگیا یو او مونر داسی Environment create کوؤ چچی ہغی کبھی بہ بنہ خلق راخی او دلته کبھی بہ یر لوئی انوسمنٹ کیری او بل خوا تہ چچی گورو نو ہغہ خلق چچی چا دلته کبھی Already انوسمنٹ کرے دے نو ہغوی تہ دوئی مشکلات Create کوی لگیا دی او د ہغی پہ نتیجہ کبھی ہغہ خلق دی تہ مجبوروی چچی ہغوی ددی خائی نہ لار شی یا ہغوی لہ نور داسی قسمہ Hurdles create کوی۔ جناب سپیکر، ددی یو خو میسج چچی دے ہغہ میسج تھیک نہ خی خکہ چچی کہ اوگورو

نو که یو کس هم د دې ځانې نه چې تاسو واپس کړئ د هغې دا دغه نه دے چې دا
 یو صرف کس د دې ځانې نه لارو، د هغې هغه آواز چې دے هغه ډیر لږې پورې
 ځی او سبا به بیا نور هډو څوک راځی نه، او دلته کښې به هډو انوسمنټ کوی نه۔
 ماته پته ده دلته کښې منسټر صاحب موجود دے، دوئ به د دې جواب را کوی به
 او کیدے شی چې په هغه فرم باندې څه الزامات هم لگوی خو زه دا دغه کوم
 جناب سپیکر! دا کومه پالیسی چې کومه مونږ جوړه کړې ده، دا کوم طریقې سره
 چې مونږ دا سلسله روانه کړې ده، هغه سلسله او هغه پالیسی تهیک نه ده جناب
 سپیکر! که مونږ او گورو نو تقریباً دا دے یو کال تیر شو، اوسه پورې یو نوے لیز
 نه دے ورکړے شوے بلکه هلته کښې ټول لیزز باندې پابندی لگولې شوې ده
 جناب سپیکر! بیا Already چې کوم لیزز ورکړی شوی دی، د هغې خلقو ته
 مختلف طریقو سره، د هغوی داسې حربے استعمالیږی چې هغوی د څه نا څه
 طریقې سره لار شی، هغه خپل هغه لیز د پریردی۔ بیا مختلف دلته کښې د دغې
 علاقې ممبران هم موجود دی، هغوی به هم تاسو ته دا خبره کوی چې یره دوئ
 مجبوره کړے شوی دی چې لیز نه انوسمنټ د لار شی او جناب سپیکر! د دې اثر
 به څه کیږی؟ د دې اثر به دا کیږی جناب سپیکر! چې بیا به څوک هډو راځی نه،
 هغوی به وائی چې یره دلته کښې داسې Environment دے، دلته کښې داسې
 قسمه مونږ Policies adopt کړې دی چې د انوسمنټ د پاره به څوک بیا دلته
 کښې هډو Approach نه کوی جناب سپیکر! د دې به ډیر خراب اثر پریوځی
 جناب سپیکر! بیا ورسره ورسره جناب سپیکر! په دیکښې یو عجیبه خبره دا ده
 چې دیکښې دې انچارج منسټر باندې یو دغه شوے دے چې یره هغه Influence
 کوی نو یو طرف ته پی تپی آئی دا Claim کوی چې یره مونږ Political
 interference ختم کړو، اوس هغه شان Interference به نه وی او بل خوا ته
 داسې قسمه خبره راځی مخامخ نو جناب سپیکر! دې سره ټولو عوامو کښې
 تشویش پیدا دے او زه په دغې حوالے سره دا گنرم چې دا پکار دے چې په دې
 باندې تفصیلی بحث هم اوشی او هغه Actual matter چې دے او Actual truth
 چې دے، هغه د مخامخ راشی۔ که دیکښې هغه انوسټرز If they are at fault
 پکار دا ده چې د هغوی خلاف کارروائی شوې وے، د هغوی لائسنس کینسل

شوے وے ، د هغوی دغه شوے وے خو چہ هغه هم نه کبیری او دلته کبہنی دا یو دغه کبیری چہ یرہ صرف د هغوی کار کبہنی Hurdles اچولہ کبیری او هغوی ته Approval نه ملاویری نو جناب سپیکر! دا نور طرف ته بیا د دہی د Transparency issues د نه جویری جناب سپیکر! او زہ د هغہی د پارہ دا گنیم چہ کہ دا د بحث د پارہ منظور کرے شی نو زما خیال دے دہی باندہی به Detailed خبره اوشی او دہی باندہی به تول خلق چہ دے ، هغه به په دہی باندہی خبره کول غواری ، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر ضیاء اللہ خان آفریدی۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ بہت اچھی بات ہے کہ سکندر بھائی نے آج Important issue اٹھایا اور ساتھ ٹوبہ بی بی کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Investigate proper کر کے اپنی جو موشن ہے Withdraw کر دی۔ کاش سکندر خان بھی یہ Investigate کر کے اور پھر پورا 'پراپر' اس کو پتہ چلتا کہ اس کے پیچھے کمانی کیا تھی اور انہوں نے کیوں پریس کانفرنس کی؟ اور اگلے دن میں نے بھی پریس کانفرنس کی تھی، شاید آپ نے وہ پڑھی نہیں ہوگی، آپ کو ملی نہیں ہوگی۔ یہ جی، پہلے تو یہ چائنیز کمپنی ہے نہیں، یہ اس میں پانچ شئیر ہولڈرز ہیں جس میں ایک چائنیز ہے، باقی اسلام آباد کے ہیں اور انہوں نے 04-04-2012 کو Exploration Licence لیا تھا اور Exploration Licence میں کیا ہوتا ہے جی؟ وہ میرے خیال میں آپ سمجھ رہے ہیں، اس کے کیا پروویسجز ہوتے ہیں اور اس میں کیا کیا انوسٹی گیشنز ہوتی ہیں؟ وہ انہوں نے پوری نہیں کیں جی۔ جب ہماری گورنمنٹ آئی، ہمیں کمپلیٹنٹ ملی، During exploration انہوں نے Antimony جو ہمارے صوبے ہمارے صوبے کے غریب عوام کا ایک Asset اور خزانہ تھا، چرا کر چائنا ایکسپورٹ کر رہے تھے۔ جب ہمیں کمپلیٹنٹ ملی تو ہم نے Proper investigation کی، ہم نے نوٹسز بھیجے اور پورے نوٹسز اور اس کے باوجود ان کی Reply آتی رہی اور یہ جو Antimony ایکسپورٹ کر رہے تھے، Rule 22 (a) کے تحت ڈیپارٹمنٹ نے اجازت دی تھی، لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے، پارو میٹارالوجی ایک ٹیسٹ ہوتا ہے جی، اس کے ہمانے یہ 500 ٹن Antimony ایکسپورٹ، plus 413 تقریباً 500، انہوں نے ایکسپورٹ کی اور بجائے یہ کہ وہ ٹیسٹ کر لیتے وہاں پہ بھیج دی اور تقریباً اس کی قیمت کوئی دو لاکھ Something ڈالر جو ہمارے صوبے کے غریب عوام کے پیسے تھے، چرا کر لے گئے۔ یہ انوسٹی

گیشن کوئی سات آٹھ مہینے بعد ہم 'پراپر' کرتے رہے اور ہمیں ملتا رہا، ایف بی آر سے 'فارم ای' کی شکل میں یہ پورا Evidence ہمیں ملا، پھر اس کو پتہ چلا کہ ہم تو پکڑے گئے، ہم نے نوٹسز بھیجے، وہ Reply کرتے رہے، کوئی چابینی زبان میں کوئی پیگ، آخر کار ہم نے فائنل نوٹس بھیجا For cancellation تو یہ پریشان ہو گئے، Blackmailing کے لئے، انہوں نے حکومت کو بدنام کرنے کے لئے، صوبے کو بدنام کرنے کے لئے پریس کانفرنس کی، جس طرح میں نے کہا کہ وہ ایک Illegal mining کر رہے تھے، Exploration Licence میں اب اگر کوئی بھی Genuine investor ہمارے صوبے میں صحیح کام کریں گے تو ہم ان کو Encourage کریں گے لیکن اگر کوئی بھی Foreign Investor یا ہمارا لوکل ہو، وہ ہمارے صوبے کے اثاثوں کو چرائیں گے یا نقصان دیں گے تو پھر ہم پوچھیں گے، ہمارا حق بنتا ہے اور آپ کا بھی حق بنتا ہے۔ (تالیاں) ساتھ ساتھ آپ نے اس کی بات کی کہ لیزز Ban ہیں تو ہماری پالیسی بن گئی اور پچھلے ہمارے ڈائریکٹریٹ نے 1400 لیز دیئے ہوئے ہیں جس میں صرف چار سو Production کر رہے ہیں باقی ایک ہزار Idle ہیں، تو کیا یہ اگر ایک سال ہم اور بھی دیتے تو فائدہ کیا تھا، ان سے تو ریونیو نہیں آتا تو چار سو جو Production کر رہے ہیں، ان کو ہم Encourage کر رہے ہیں، باقی ایک ہزار ہم ان کے لئے قانون بنا رہے ہیں کہ بھئی جو ایک ہزار لیزز ہیں کیوں Idle پڑے ہیں؟ اس کے لئے بھی Production شروع کریں کہ ریونیو بڑھے، تو اس لئے پالیسی میں اور رولز اور ایکٹ میں ہم کچھ تبدیلی لارہے ہیں، اس وجہ سے Ban ہے، کسی بھی بدینتی کی وجہ سے نہیں ہے جی اور ہم کسی بھی Genuine Investor کو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی Discourage نہیں کریں گے بلکہ Encourage کریں گے اور یہ انہوں نے ہمارے حقوق پہ ڈاکہ ڈالا ہے اور ہم سب کو پوچھنے کا حق ہے۔ شکر یہ جی۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سکندر حیات خان صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، زہد منسٹر صاحب ڊیر مشکوریم چپی دوئی دا اووئیل چپی دپی کمپنی چپی دے دوئی Illegal mining کول لکیا وواو پہ هغی کبھی زمونر صوبی ته نقصان شوے دے نواول خوزه د دوئی نه دا تیوس کوم چپی دا دوئی چپی کوم مائننگ کرے دے نوچپی دچترال نه چپی تلوو دا بهر ایکسپورت کیدو نودا خود دپی صوبی په روڊز باندی تیر شوے دے نو د هغی خلاف ولپی په

ہغہ وخت کبھی کارروائی اونشودہ چہ دا میتریل دوئ بھر اورل لگیا وو۔ نمبر تو آیا دوئ پہ دیپارٹمنٹ کبھی د چا خلاف کارروائی کرہی دہ چہ بھئی داسی Gross irregularities کیری لگیا دی او پہ ہغی باندی ہیخ قسم چیکنگ میکنیزم نشته نو آیا دوئ د دیپارٹمنٹ د چا خلاف پہ دیکبھی کارروائی بیا کرہی دہ یا ارادہ لری چہ د ہغوی خلاف بہ کارروائی کوی جناب سپیکر! مونر خو تھیک دہ چہ یوولس میاشتی پس مونر۔ تہ خیال راغے چہ یرہ دا دومرہ نقصان کیری لگیا دے او دوہ لکھہ ڈالراو دومرہ دغہ چہ دے دہ کمپنی دغہ کرل خو چہ پہ دغہ دوران کبھی ولہی پہ دی باندی ایکشن وانغستلے شو دا د مونر تہ Explanation را کرہی چہ آیا د دوئ ہغہ لحاظ سرہ چیکنگ میکنیزم تھیک نہ دے، د دوئ چہ کومہ پالیسی دہ، پہ ہغی کبھی Flaws وو، خہ داسی دغہ وو چہ دا دہی حد تہ خبرہ اورسیدہ چہ دا سامان دا میتریل چہ دے دا بیر لاو او اوس دوئ تہ خیال راغے چہ مونر پہ دہی باندی کارروائی کوؤ او دا زما خیال پہ دہی باندی سلیم خان ہم خبری کوی جی، چونکہ دوئ د ہغی علاقہ سرہ تعلق ساتی نو دوئ بہ ہم پہ دہی باندی لہرہ روشنی واچوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر سلیم خان۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ محترم ضیاء اللہ آفریدی صاحب نے جو کہا، یہاں پہ سر Actually یہ جو ماننگ ہو رہی ہے Mostly پتہ تہ میں ہو رہی ہے اور جن کو لائسنس ایشو کئے گئے تھے، پچھلی گورنمنٹ میں Naturally وہ ایک پروسیجر کے تحت ہو چکے ہونگے اور یہ ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے کہ جتنے بھی لائسنس ہوتے رہے، اس وقت پتہ تہ میں جو کام کر رہے تھے جو Already مانتز میں لگے ہوئے تھے، سب کے اوپر Ban لگایا گیا ہے، اگر چائیز Illegal کام کر رہے تھے، آٹھ مینوں تک ڈیپارٹمنٹ کدھر تھا؟ حالانکہ انہوں نے بہت بڑی Investment کی ہے، یہ میرا حلقہ ہے سر! وہاں پہ ٹھیک ٹھاک انہوں نے Investment کی تھی، وہاں پر لوکل لوگوں کو بہت بڑے پیمانے پر روزگار ملا ہوا تھا مگر اچانک جب مسٹر صاحب آئے تو سب کے اوپر Ban لگایا، نہ صرف چائیز بلکہ جتنے بھی لوگ جو پتہ تہ میں کام کر رہے ہیں، سب کے اوپر Ban لگایا گیا ہے۔ تو یہ بڑی ایک تشویش ہے، یہ جتنے بھی جو لیوز ہوتے رہے ہیں، جو اس فیلڈ میں کام کر رہے ہیں، یہ سب کو تشویش ہوئی ہے، اس کے اوپر پوری ایک ڈیویژن ہونی چاہیے۔ تھینک یو سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ منسٹر صاحب نے تو اپنی طرف سے ایشورنس دے

دی ہے لیکن اسی ایشورنس کے اندر There are new points that have been raised، نئے ایشوز برہیں گے، Simple الفاظ میں انہوں نے اس کو Identify کر دیا ہے، یہ بہت ہی کوئی عام سی بات ہے، اس کی وجہ سے یہ اب زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس ایشو کو ہم ڈیپٹ کریں۔ ایک تو یہ فرٹیر مائنز اور نرزا ایسوسی ایشن جو ہے، اسکی طرف سے یہ ایک آیا ہے چارج ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے اس پہ اپنی طرف سے جواب Version دیا ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ لیز جس طرح انہوں نے بتایا کہ 400! میں سے ایک ہزار Idle پڑی ہے اور اسی طریقے سے ان کو یہ لگ رہا ہے کہ اس سے بہت زیادہ معاملہ ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی ایسا ایکشن نہیں لیا گیا اور یہ بڑا Important crucial matter ہے۔ اس کے علاوہ بھی دوسری جگہوں پہ یہ تو خاص ہے یہ جو لیز ہے اور جو مائنز کی Exploitation ہے، یہ بہت ہی Important مسئلہ ہے، اس کے پیچھے بہت سی اور قوتیں بھی کار فرما ہیں، ہمیں اس پر ہر حالت میں ڈیپٹ کرنی ہے اور اگر منسٹر صاحب Oppose کرتے ہیں تو میں آپ سے درخواست کرونگی کہ آپ ہاؤس کو اس معاملے میں وہ لے لیں اور پھر اس کے مطابق اس کو ایڈمٹ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: زہ ہم جی د لبر تائم د پارہ انڈسٹریز منسٹری پاتپی شوے یم او پہ دیکھنی ما د مائننگ او دانڈسٹریز د وارو یو خائی اسلام آباد کبھی د کینیڈا ہائی کمیشن سرہ یو میتنگ کرے دے، زہ غوارم چپی د اسمبلی پہ فلور بانڈی ہغہ خہ چپی کینیڈا ہائی کمیشن ما تہ خہ او وئیل او زمونر۔ د پیار تمنت ہغوی تہ خہ او وئیل، پہ ہغی کبھی د معدنیاتو د پیار تمنت ہم زما سرہ ملکرے وو، لہذا دا د پیبیت د پارہ ضرور منظورول پکار دی چپی بہ دپی تفصیلی خبرہ اوشی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 81, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Acting Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion under rule 73.

(Applause)

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب، پلیز۔

مولانا لطف الرحمان: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! میں دراصل ایک اہم واقعے کا ذکر کرنا چاہتا تھا کہ کچھ دنوں پہلے ہمارے ڈی آئی خان میں ایک دل خراش واقعہ ہوا جس میں نوافراد لقمہ اجل بنے اور وہ جس وجہ سے، وہ نو (افراد) جو مزدور تھے اور وہ اپنی فصل کی کٹائی میں لگے ہوئے تھے اور جو کیمیکل کا پانی فیکٹری سے باہر آ رہا تھا جناب سپیکر! وہ اس زہریلے کیمیکل پانی سے موت کے گھاٹ میں اترے ہیں اور اس فیکٹری کو موجودہ حکومت نے ایک انتول کیمیکل اور ایک الکوہل کی جو این او سی جاری کی تھی جناب سپیکر! اور وہ پلانٹ جو وہاں ڈی آئی خان میں بنا تھا، اس کی جو Treatment ہونی چاہیے تھی جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں جو بحرمانہ غفلت ہوئی ہے جناب سپیکر! کہ اس فیکٹری کو بغیر کسی اجازت کے، اس پلانٹ کو چلانے کی اجازت ملی تھی اجازت حکومت نے NOC جاری کی بغیر Insure کئے کہ وہاں یہ Treatment پلانٹ جو ہے وہ چالو ہو سکے اور وہ Treatment پلانٹ اس فیکٹری میں چالو نہیں کیا جناب سپیکر! اور اپنی فیکٹری کو پیسے کمانے کے لئے انہوں نے اپنا جو اس الکوہل کو اور اس انتول کیمیکل کو بنانے کا جو پلانٹ تھا اس کو تو سٹارٹ کیا لیکن اس کی Treatment کے پلانٹ کو انہوں نے سٹارٹ نہیں کیا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر وہ نوافراد ایک دوسرے کے قربانی، ایک دوسرے پہ قربانی دی کہ ایک بچہ اس پانی میں گیا اور پھر اس کے پیچھے دوسرے لوگ گئے اور جس نے بھی اس کو ہاتھ لگایا اس ایریا میں پہنچا سانس کے ذریعے سے وہ جو اس کیمیکل کے اثرات جسم میں منتقل ہوئے اور اس کے بعد وہ سارے کے سارے لوگ بے ہوش ہوئے تقریباً سترہ لوگ بے ہوش ہوئے جس میں نوافراد جو ہیں وہ وفات پا گئے اور تقریباً گوی بقایا جو افراد تھے وہ بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال میں پرے ہیں اور بعض لوگوں کی آنکھوں کا مسئلہ بنا جناب سپیکر، تو جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ حکومت NOC ایشو کرے اجازت نامہ ایشو کرے بغیر کسی Insure کرنے کے کہ وہ کیمیکل جو فیکٹری سے نکلے گا اس کو کس طریقے سے اس کی Treatment ہونے چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اس وقت حکومت نے اس کے خلاف جو ایف آئی آر درج کی ہوگی اس کے خلاف کام کیا ہوگا اس فیکٹری کے خلاف میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا تعین ہونا

چاہیے کہ جن کی غفلت کیوجہ سے یہ کام ہوا ہے جناب سپیکر آخر کوئی ادارہ ہے جو اس کو NOC جاری کرتا ہے اس ادارے کی ذمہ داری بنتی ہے اور اس کی ایک انکوائری ہونی چاہیے غیر جانب دارانہ انکوائری ہونی چاہیے اور جو لوگ اس مجرمانہ غفلت کی مرتکب ہوئے ہیں ان لوگوں کو قرار واقعی سزا ہونی چاہیے جناب سپیکر، تو یہ میں ذکر کرنا چاہتا تھا جو ہمارے ڈی۔ آئی خان میں یہ واقعہ ہوا اور حکومت کی طرف سے صرف ایک ایک لاکھ روپے ان کو ملے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک الگ بات ہے لیکن ان لوگوں کو سزا دینا ضروری ہے جن کی غفلت کیوجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے بہت بہت شکریہ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، پہ دہی خیرہ بانڈی زہ خیرہ کول غواہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سکندر شیرپا و صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر، کہ ماتہ مو تائم را کرو نو یرہ۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، دا ایشو روانہ دہ، یاسین خان! تا سو صرف پہ دہی بانڈی خیرہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر یاسین خلیل صاحب، جی یاسین خلیل صاحب۔

وضاحتی بیان

جناب یاسین خان خلیل: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ یرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ یکم مئی یوم مزدور بانڈی جی زما یونین کونسل کبھی یو لیبیر کالونی دہ، ہلتہ زہ یو فنکشن کبھی ناست ووم او ہلتہ راتہ غور کبھی چا او وئیل چہ یرہ ستانہ عہدہ واخستلی شوہ د مشیر، نو تپوس مہی او کرو چہ یرہ پہ خہ وجہ؟ نو وائی چہ Bad performance بانڈی، نو زما محکمہ کبھی جی لائنسنس برانچ دے، پہ ہغہ کبھی چہ زما کوم اصلاحات دی، سی سی تی وی کیمری پہ ہغہ کبھی خومرہ کسان سسپنڈ کول، خومرہ اصلاحات د گاڈ و شیشی و، Complaints راغلی و و چہ یرہ فیمل چہ دی ہغہ ناست وی او شیشی لگیدلی وی او ہغہ چہ کوم خلق ناست وی، ہغہ تول ہر خہ ورتہ بنکاری، ہغہ شیشی ماختم کری، شعر و شاعری وہ پہ گاڈ و کبھی، ہغہ ماختم کرہ، د معذور خلقو کوتہ وہ او د بزرگانو د طلباء د خواتین د پارہ خیل سیتونہ پہ ہغہ بانڈی

Implementation او ڪرو، ريسڪيو ايمرجنسي ڪمپني د مختلف اين جي اوز نه ما ايمبولينسز راوستل او هغې ڪمپني مې شامل ڪرل ڪهه ڇي ڪم ٿو، اصلاحات مې پڪمپني راوستل۔ ڊي آئي خان د پاره مې Proposal جوڙ ڪرو ڇي هلته ريسڪيو شروع ٿي، ايٽ آباد ڪمپني نه ٿو، هلته ڇي شروع ٿي او په مينگوره ڪمپني نه ٿو ڇي هلته شروع ٿي۔ زما سره په محڪمه ڪمپني آئي ڊي پيز ٿو جي، پهلا ڇي زه لارم، په گرمي ڪمپني زه تله ٿو، هلته خلقو ما ته او وئيل ڇي تر اوسه پوري دا آئي ڊي پيز ڇي ڪله هم راغلي دي، دلته نه مشير راغلي ڏي، نه چيف منسٽر راغلي ڏي او نه يئ ٿوڪ وزير راغلي ڏي۔ زه هلته هغه خيمو ڪمپني خلقو له لارم، هلته خلقو ته د اوبو مسئلي وې، د ڪتابونو مسئلي وې، د فوڊ مسئلي وې، د جرنيترو مسئلي وې، هغه ٽولي ما حل ڪري۔ جناب سپيڪر صاحب! زما په محڪمه ڪمپني نوڪرياني شوي دي جي او زما نه داخيل ملگري ڇي د پيڻور دي، دوي به رانه ڊير زياتي گيلي ڪولي ڇي يره ته خپل ٽول تهڪال د نوڪر ڪرو خير مونڙ له هم پڪمپني راڪره، نو سپيڪر صاحب! زه دا و ايم ڇي اووه نوڪرياني ڪلاس فور هغه ما ورڪري دي او پچين نوڪرياني پڪمپني د نوبنار شوي دي۔ (ٽالياں) زه ڇي ڪله تحريڪ انصاف ڪمپني شامل شوم نو په پيڻور ڪمپني مې آرگنائيزيشن شروع ڪرو، يو يو ڪلي ته لارم او د ڊي پارٽي د پاره ما خدمت او ڪرو او ڇي ڪله د ڊسٽرڪٽ صدارت ته اودرديم نو په بهاري اڪثريت سره زما او زما ملگرو ڊسٽرڪٽ پشاور او گيلو، دا زما Bad Performance ٿو۔ خپله علاقه ڪمپني مې اليڪشن ڪري ٿو او په ٽوله صوبه ڪمپني زما دا ٽول ورونڙه دلته ناست دي، ڇا به په بيس هزار گتلي وي او ڇا به په پچيس هزار گتلي وي، ما تينتيس هزار ووٽ واخستو اٽهائيس هزار Lead سره ما اليڪشن د هر ڇه پروپيگنڊي نه بغير (ٽالياں) اٽهائيس هزار ما واخستو او بيا زما Bad Performance، ڇي ڪله زما نه مشيري واخستلي شوه، زما په پي ڪي ڪمپني لس يونين ڪونسلز دي، لسو ڪمپني د A نه واخله، د پريزيڊنٽ نه واخله تر فنانس سيڪريٽري پوري لس په لس باندې Resign ورڪرو، ما ورته او وئيل ڇي هيڃ مه ڪوئي، دا زما Bad performance ڏي، ڊسٽرڪٽ تنظيم ڇي زه د هغې صدر يم، هغوي پريس ڪانفرنس او ڪرو او دري ورڇي ٽايم ٿي ورله ورڪرلو ڇي دري ورڇو

کڀني دننه دننه ياسين خان بحال نه ڪرو او ايدوازري مو ورله ورنڪره چي
 کومه زه بيا هڏو غواڙم نه، هغوي به استعفيٰ ورکوي، دا زما Bad
 performance وو۔ اوس زه نه پوهيڙم چي سڀيڪر صاحب! چي Good
 performance او Bad performance ڇه ته وائي، زه خو Bad performance
 هغي ته وائيم چي چا ته فارورڊ بلاڪ جوڙيڙي، چا نه خلق خفا ڪيري،
 چا نه چي د پارٽي ڪارڪنن، د پارٽي تنظيمونه خفا
 ڪيري، چا نه چي اپوزيشن هم خفا او چا نه چي خپل ملڪري هم خفا او چا نه چي دا
 ميڊيا هم خفا او چا نه چي دغه ڪرسو باندي ناست بيورو ڪريٽس زمونڙ ورونڙه په
 ديڪڀني چي کوم بنه خلق دي، هغه خفا دي او چي کوم بد خلق دي هغه خوشحاله
 دي۔ يو بل سره جهڳڙي دا Bad performance دے که دا Good
 performance دے؟ زما يو ورور ما پسي کوي بل ورور بل پسي خبري کوي، دا
 Bad performance زما نه دے، دا د بل چا دے جي، دا چي چا ذمه وارياني دي
 هغه به کوي۔ يو لڙه موده مخڪڀني جي په دڙي تي وي کڀني يو ڊرامه راتلله، يو
 ڊرامه وه ڊيره مشهوره او هغي کڀني پرچي باندي به خلقو ڪارونه کول، نويو تن
 پڪڀني وو، هغه د هغه د علاقي نه چي کوم ايم اين اے هغه د سپورٽس منسٽر جوڙ
 شو نو هغه له لارو چي يره زه دڙي حلقې کڀني ڊير بنه محنت کول غواڙم او يو نوم
 پيدا کول غواڙم، هغه ورله پرچي ورڪره، هغه ٽائم به دا پرچياني ڊيري چليدي،
 هغه نيشنل گيمز ته لارو د هاڪي، چي هغه نيشنل گيمز ته لارو، ڊير ميچونه ٺي
 او ڪرل خوبيلل ٺي۔ هغه ورته وائي چي يار! دا ته ڇه کوي، ما ته له دغه درڪرو،
 ما شرموي تاله ما دومره اهم ذمه واري درڪره، ته ڇه چينج راوله، ڇه تبديلي
 راوله چي دڙي خلقو ته زه وائيم چي زما د حلقې والا له ما پرچي ورڪري ده، ما
 هلته ليرلے دے چي ڊير Performance او بنائي۔ نو هغه جي اخري کڀني دا دغه
 د انڊيا او د پاڪستان ميچ وو، اخري ميچ، فائنل راغلو، دوه دوه گولونه يو هم
 ڪري وو، بل هم ڪري وو، ڊير ڪوشش او ڪرو هغه نه به خلقو بال واخستو ڇڪه چي
 هغه تڪرا نه وو، بال بيا ترڙي نه واخستو او دڙي وائي چي يره چينج پڪار دے، چينج
 ڊير ضروري دے، اخري کڀني چي هغه اخري بال راغلو نو هغه گول ڪيپر هم
 مخڪڀني تلے وو او هغه نور کهلاريانو هم Forward تلے وو، دوي ته موقع ملاؤ

شوه راغلو او هغه بال ئې په خپل گول کښې وراويشتو او گول ئې اوکړو۔
 (تالیاں) او وائی دا مونږه، دا وائی مونږ تبدیلې راوستله۔ سپیکر صاحب!
 تبدیلې ما راوستله، زه حیران یم سپیکر صاحب! چې تبدیلې به څنگه راځي؟
 مونږ خود دې خلقو مټې یو، مونږ خود د دوی لاسونه یو، یو طریقه وه یو ټیلیفون
 بیا کړې وو چې یاسین خان ستا Performance بڼه نه دے یا دا عهده چې تا سره
 ده یا د بل منسټر یو منسټری پکار ده، یو ایډوائزری پکار ده، یو سپیشل
 اسسټنټ پکار ده څه ملگرو ته یا نور زما ستا ملگری چې دی، هغوی ته زه
 ورکوم، لا اله الا الله محمد الرسول الله ﷺ چې یو سیکنډ می انتظار نه وې
 کړې ما به ورسولې وه او ورته می وئیل چې دا ستاسو حق دې ستاسو د پارټی زه
 ممبر یم، ستاسو په وجه زه راغلم دا Resign والی خو دغه طریقه ما ته بالکل
 قبوله نه ده سپیکر صاحب! په ځان باندې پخپله ډرون حمله او کړه، پخپله خپل
 ملگرو نه لاس او پښې کټ کړو۔ سپیکر صاحب، زما وزارتونه کله هم کمزوری
 نه ده، زه کله هم د وزارت د پاره ما سیاست نه دے کړے، زما ډیر ملگری به ما
 پیژنی خو ډیر به ما نه پیژنی، کله چې زه د فرسټ ایئر سټوډنټ ووم سپیکر
 صاحب! هغه ټائم د شهید ذوالفقار علی بهټو د Personality نه انتهای متاثر
 ووم، جنرل ضیاء الحق دلته دغه پریزیډنټ وو او جنرل فضل حق دلته گورنر
 وو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یاسین خلیل صاحب! ریکوسټ کوؤ۔

جناب یاسین خلیل: لږ غونډې جی، دوه منټه جی گورې زما د ټول Career خبره،
 تاسو نه محسوس کوئ خو چې زما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه لږ مختصر۔

جناب یاسین خان خلیل: یو منټ سپیکر صاحب! زما حلقه کښې چې کوم خلقو هوائی
 ډزې کړې دی، چا چې مټها یانې تقسیم کړې دی، چا چې هغه اخباری کټنگ په
 زرگونو کاپیانې کړې دی او کور په کور ئې لیږی او زه کورونه ته، او چا ته
 اووایم چې زه غل نه یم، زه ډاکو نه یم، کور په کور گرځم، نو که دلته دې

صحافيانو ورونرو په وجه او دا ټولې صوبې نمايندگانو ته زه صفا شوم نو زما په خيال دا به ستاسو ډيره مهرباني وي که ما له لږ تائم را کړئ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډيره شکريه جی۔

جناب ياسين خان خليل: نو هغه تائم جی شپږ شپږ مياشتې جيل کښې، ماشی به هم وو، بجلی به ئې هم راته بنده کړه او سحر به راغې چې معافی ورکړه، 'ينگ' هلک ئې څه کور ته، نو مونږ به هغه استعفی' او شلوله او هغه سړی ته په مخ به مو لږه کړه چې مونږ د جمهوريت د پاره او دې ملک کښې د ډکټيتر شپ د خاتمې د پاره دا قرباني وړکوؤ، نو مونږ کله هم د لالچ د پاره ما سياست نه دے کړے، ما د خپلې علاقې، د وطن او د دې د پاره کړے دے۔ زه سپیکر صاحب! د پارتی د ډسپلن پابند یم، د هغوی په ټکټ راغلی یم بالکل خو يو خبره واضحه کوم چې ظلم ته به ظلم وایم، نا انصافی ته به نا انصافی وایم، چې په يو غر باندي يو کور وی، صرف يو فيملي پکښې اوسېږي او هغوی ته صفا اوبه ځی او زما د علاقې خلق زما د پيښور خلق د چينجو نه ډکې او د گندونو نه ډکې اوبه څښکی نو د هغې خلاف به زه آواز اوچتوم جناب سپیکر صاحب! چې ما له خلق حجرې ته راځی او مخ سر وهی، هغه بله ورځ يو مشر سرے راغلو، مخ ئې وهلو چې کور کښې مې د رزق درک نشته، ته ایم پی اے ما له د يو کلاس فور نوکری را کړه، نو یا بیا ټول په ميرت کېږي یا بیا بله ډسټرکټ هم نه کوی او که دا ظلم هم وی چې يو ډسټرکټ کښې چې چا پينځه سيټونه گټلی دی، هلته د صوبې سربراه وی او يو منسټری هم دی او پيښور چې لس سيټونه گټلی دی، هغې کښې د صرف دوه منسټران وی، دا کوم انصاف دے؟ دغه پسې به زه، دې ظلم پسې به زه آواز اوچتوم او څه روډونه چې هغه په زرگونو خلق اوسېږي هغه کچه دی او يو ځانې داسې علاقه وی چې هغې کښې صرف درې فيملي اوسېږي او هغوی ته 'کارپيټد' روډونه جوړېږي نو هغه ظلم هم زه نشم برداشت کولے۔ زه اخري کښې سپیکر صاحب! Sorry ختموم، يو زما د کرپشن که څوک وائی، که زما د Bad performance وائی، که زما دا غلطی وائی، دې طرف نه درې تنان، دوئ زموږ د پارټيانو مشران دی، او دې طرف نه درې تنان او د خپل خان په قيادت کښې دا يو کميټی جوړه کړه، ما ته ډير وروستو منسټری ملاؤ شوې ده، د پېلا

ورخ نہ تر نہ پورے چہی خومرہ کارونہ شوی دی، خومرہ فائلونہ شوی دی، خومرہ دنیا ورانہ شوے دہ، ہغہ تولو کبہی انکوائری د او کرلے شی او بیا د اسمبلے کبہی پیش کرلے شی، کہ دیو آنہی یو Irregularity ملاؤ شوہ نوزہ ہر قسم سزاتہ تیاریم او سپیکر صاحب! کہ زہ بہی گناہ یم نو بیا د صرف دومرہ او ویلے شی چہی یرہ دامونہ نہ غلطی شوے دہ۔ یرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ جی شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ یاسین صاحب کی باتیں یقیناً، اور ان کے جذبات اور انہوں نے جو Expression دی ہے جناب سپیکر! زیادہ تر Procedural lapse ہو جاتا ہے، میں ابھی بھی جب سکندر صاحب سے ڈسکس کرتا ہوں کوئی ایشو، تو میرا بھی یہ opinion ہے کہ ٹھیک ہے بعض چیزیں اگر Deliberation کے ساتھ اور ڈیٹیل کے ساتھ ڈسکس ہو جائیں تو شاید وہ اس طرح نہ لگے جس طرح وہ Image سامنے آتا ہے۔ یاسین خان نے Bad performance کی بات کی، Bad performance کا لفظ کسی نے Use نہیں کیا، Performance کا لفظ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ Sensitive issue ہے اور اپوزیشن کے بھائیوں سے ریکوسٹ ہوگی کہ جس طرح ایک آئریبل ممبر کے جذبات کو اگر وہ ٹھیس پہنچی ہے اور اگر وہ پریشان ہے تو حکومت بھی اپنا مؤقف بیان کرے اور آپ بھی آرام سے سنیں، اس کو Light نہیں لینا چاہیے، یہ کسی کو بھی، یہاں اپوزیشن کے کسی بھائی کا اگر استحقاق مجروح ہوتا ہے تو سب سے پہلے ہم کہتے ہیں کہ اس کو استحقاق کمیٹی میں جانا چاہیے، لہذا Sensitive issue ہے، کسی نے Bad performance کا لفظ use نہیں کیا، Performance کا لفظ Use کیا ہے، ناقص کارکردگی نہیں، کارکردگی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس کی میں ایک وضاحت کر دوں، اگر آپ کسی بھی سٹیٹمنٹ کے اندر۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! کارکردگی کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا کہ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج پھر سے یہ بتا رہا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف اور اتحادیوں کی جو حکومت ہے، اس میں کسی بھی وقت کوئی منسٹر ایم پی اے ہو سکتا ہے اور کوئی بھی ایم پی اے منسٹر، ایڈوائزر، سپیشل اسٹنٹ بن سکتا ہے۔ ایک منسٹر یا اچھی کارکردگی کی وجہ سے شہرام خان سے چلی گئی اور اس کو دوسری منسٹری دی گئی اور یہ کس نے کہا ہے

کہ کل کو جو آج کسی سے اگر ایڈوائزرشپ چلی گئی یا سپیشل اسٹنٹ نہیں رہا یا وزیر نہیں رہا تو یہ کس نے کہا ہے کہ کل وہ منسٹر نہیں ہو گا یا نہیں ہو سکتا؟ یہ تو کسی کے اوپر ہم نے، لیکن انداز حکمرانی ہمیں تبدیل کرنا ہو گا، یہ وہ جماعت نہیں ہے، یہ وہ حکومت نہیں ہے جس میں چند بندوں کا قبضہ ہوتا ہے۔ میں پھر سے یہ کہتا ہوں کہ یہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ Bad performance ہے اور میں پھر اس ہاؤس میں یہ کہہ دوں کہ یہ کوئی اٹل فیصلہ نہیں ہے کہ جو آج منسٹر ہے، وہ کل بھی رہے گا اور جو آج ایم پی اے ہے، وہ کل منسٹر نہیں بن سکتا، یا یاسین خان کو کوئی منسٹر نہیں ملے گی یا شوکت کو نہیں ملے گی یا جس سے لی گئی ہے، اس کو دوبارہ نہیں مل سکتی، یہ بالکل غلط Concept ہے۔ یہ وقت کے تقاضوں کے مطابق پارٹی کے فیصلے ہوتے ہیں، چونکہ یاسین خان نے پھر بات اسمبلی کے اندر کی ہے تو میں کلیئر کروں اس اسمبلی کے اندر، پارٹی کے اندر بات ہو سکتی تھی، بہتر طریقے سے ہو سکتی ہے لیکن چونکہ لوگوں میں ایک Image جاتا ہے، انہوں نے بات کی، لوگوں میں Image جاتا ہے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جمہوری عمل ہے اور پاکستان تحریک انصاف کے اندر بری اور اچھی کارکردگی کو نکال کر یہ کوئی مستقل فیصلہ نہیں ہے کہ شاہ فرمان منسٹر رہے گا، کل ہو سکتا ہے میں ایم پی اے بن جاؤں یا ہو سکتا ہے کوئی بھی ایم پی اے ان میں سے منسٹر بن سکتا ہے، لہذا یہ کوئی Permanent فیصلہ نہیں ہیں، یہ Different انداز حکمرانی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ آزیل چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر، دو تین چیزوں کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ بیسٹنٹ لیس نوشرہ کے بھرتی، میں اس کو چینج کرتا ہوں کہ پی ڈی ایم اے میں پشاور میں نوشرہ سے ایک بھی کلاس فور بھرتی نہیں ہوا ہے۔ دوسری میں وضاحت چاہتا ہوں، یہ جتنے میرے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہ کہتے ہیں ان کے خلاف ہیں، کوئی اسمبلی کا ممبر میرے خلاف نہیں ہے۔ (تالیان)

آپ میرے ساتھ ہیں کہ نہیں، یہ جب قصہ چلا، وہ وزیر اعلیٰ کے خلاف نہیں تھا، یہ جو تیرہ ممبرز کٹھے ہوئے تھے، وہ میرے خلاف نہیں تھے، وہ حکومت کے خلاف نہیں تھے، وہ چند لوگوں کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ یہ اپوزیشن بیٹھی ہے، میں اپوزیشن کی ہمیشہ عزت کرتا ہوں، میں نے کبھی ان کے ساتھ زیادتی نہیں کی، ان کی عزت کا خیال کیا ہے، کوئی اپوزیشن (رکن) کہے کہ وہ میری ذات کے خلاف ہے۔ ٹھیک ہے مسئلے آتے ہیں لیکن یہ اپنے آپ کو ہیر و بنانا، جو زیر و ہو چکا ہے وہ ہیر و بناتا ہے اپنے آپ کو، وہ ہیر و نہیں بن سکتا کیونکہ یہ فیصلہ ہماری پارٹی کے اندر کا فیصلہ ہے، یہاں پر ہماری پارٹی میں احتجاج ہوا، احتجاج میرے

خلاف نہیں تھا، احتجاج یہی باتیں تھیں اور اسی احتجاج کو مد نظر رکھ کر ہمارے پارٹی کے قائد عمران خان نے مشورہ کر کے سب کے ساتھ یہ فیصلہ کیا، اگر کوئی اپنے قائد کا فیصلہ نہیں مانتا تو پھر اس کو میں کہتا ہوں کہ اس کو پارٹی میں بھی نہیں رہنا چاہیے۔
جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)
 (وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)
جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر محمود جان، پلیز۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زمونر۔ یو Colleague دلتہ پہ فلور باندی خبرہ او کرہ، د فارورڈ بلاک خبرہ ئی او کرہ خود دے وضاحت ما مخکبني هم کرے وو او اس بیا هم کوم چي زمونر۔ د خپل مشر عمران خان پہ قیادت کبني د هغه د منشور لاندې، د هغه د جهنډې لاندې زمونر۔ یو یو، زمونر۔ نه فارورڈ بلاک شته، نه څه شته، زمونر۔ یو خپل هم خیال گروپ دے او دا هغه چينج دے چي د خپل حکومت کارکردگي چي څوک غلط کارونه کوي، د منشور خلاف ځي نو زمونر۔ به د هغې خلاف آواز اوچتوؤ، دا آواز به زمونر۔ را روان وخت کبني هم پينځه کاله کبني دا گروپ زمونر برقرار دے، زمونر۔ وایو چي زمونر د فرد واحد خلاف نه یو، زمونر د هغه کسانو خلاف یو چي کوم زمونر د پارتي د منشور خلاف ورزي کوي۔ زمونر۔ دا خبره غلطه ده چي دلته زمونر۔ یو ملگري وئیل چي دا تاسو د یو فرد واحد خلاف جوړ کړی دے، دا بالکل د فرد واحد خلاف نه دے، دا ان شاء الله هغه نظام، د عمران خان د منشور، ایجنډې باندې زمونر۔ روان یو چي څوک غلط کار کوي، غلط منشور، د تحریک انصاف په منشور باندې نه ځي، زمونر۔ به د هغوی مخې ته راځو او د هغوی نشاندھی به زمونر۔ کوؤ ان شاء الله، حکومت ته به کوؤ، مشر عمران خان ته به کوؤ (تالیاں) سی ایم صاحب ته به کوؤ او د هغې نشاندھی به زمونر۔ کوؤ ان شاء الله۔ تهینک یو جی۔
جناب قائم مقام سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ جناب سپیکر۔ یو ڊیرہ اہمہ او عوامی نوعیت والا مسئلہ متعلق ما مخکبني ورځو کبني کال اٿينشن جمع ڪرے وو خو هغه بزنس باندي لا نه دے راغله، زه ستاسو په وساطت سره سي ايم صاحب هم تشریف فرما دے او دي هاؤس په نوٽس کبني راوستل غوارم۔ جناب سپیکر، د صوبائي حکومت د طرف نه مخکبني ورځو کبني داسي يو اعلاميه جاري شوې وه چې د هغي مطابق کوم غير قانوني يا نان رجسٽرډ چې کومې رکشي دي چې خلق ئي کورونو کبني جوړوي د مختلفو انجنونو نه نو د هغي د بندولو يو اعلاميه جاري شوې وه۔ جناب سپیکر، دا تههیک ده چې د هر يو څيز قانوني پراسيس وي، يو طريقه کار وي خو بل طرف ته دي اړخ ته هم کتل پکار دي چې زمونږ صوبه د کومو تکليفونو، د کومو مشکلاتو سره مخا مخ ده او په هغي کبني يو غريب سرے چې هغه اکثر د خپلي بي بي زيورات راواخلي او هغه خرڅ کړي يا د خپل کور څه غوا ميبنه خرڅه کړي او په هغي باندي پنخوس شپيته زره روپي باندي رکشه جوړه کړي او هغه زمونږ بنده کړو او د هغي خلقو، د هغوي ټوټل کمائي هم دغه وي چې سحر او ځي، ما بنام له دوه دري سوه روپي اوگتي او خپلو بچو له په هغي باندي رزق راوړي، جناب سپیکر! زه تاسو ته افسانه نه وایم، زه تاسو ته واقعہ حقيقتاً وایم کومه چې مې په دي خپلو سترگو ليدلې ده، چشم دید ده۔ زه پخپله باندي په روډ باندي روان ووم، يو کس راغے او ما گاډي اوډرلو۔ زه چې راکوز شوم، تاسو يقين او کړي د هغه د سترگو نه او بنکي راوتلي او زما پښو کبني پريوتو او ما ته ئي او وئيل چې مفتي صاحب! زمونږ چې روزگار بند شوه دے نو نن ما بنام له زما د بچو د پاره زما کره اوږه نشته دے۔ زه د سي ايم صاحب په نوٽس کبني دا راوستل غوارم چې اول خو زمونږ صوبه دومره Develop ده نه، نور ډير غير رجسٽرډ څيزونه او اداري او دغه په دي کبني چليري نو بيا د غريب د څلويښت، پنخوس زرو روپو رکشي پورې خبره راغله خو که بهر حال بيا هم تاسو دا شے ريگولرائز کول غواړئ نو دغه خلق Facilitate کړئ، دوي د پاره آسان قسطونو باندي قرضي ورکړئ يا آسان قسطونو باندي دوي ته رکشي وغيره، دا ورته Provide کړئ، د هغي خلقو د بچو د رزق بندوبست به اوشي۔ ډيره ډيره مننه، ډيره ډيره شکره جي۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Thank you ji. Mr. Mehmood Jan, MPA, to please move his call attention notice No. 318, in the House. Mehmood Jan.

جناب محمود جان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت پی کے 7 میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سفید سنگ کو اردو میڈیم سے انگلش میڈیم سسٹم میں تبدیل کیا گیا ہے مگر تاحال سکول میں اردو میڈیم سٹاف سبق پڑھاتا ہے جس سے بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے، لہذا سکول ہذا سے اردو میڈیم سٹاف پڑھانے والے سٹاف کو تبدیل کر کے انگلش میڈیم سٹاف پڑھانے والے کو تبدیل کیا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم خراب نہ ہو۔ تھینک یو جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! اس پر میں بھی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر، یہ یکساں نصاب تعلیم کی بات جب ہو رہی ہوتی ہے تو یہ انگلش میڈیم سکولز کی بات سر، ایک بہت تکلیف دہ بات یہ ہوئی ہے کہ سرکاری سکولوں میں جبکہ بچے ٹائٹل پر بیٹھتے ہیں، پرائمری سکولوں میں ان کا یونیفارم پیٹ کر دی گئی ہے اور مجھے انتہائی غریب لوگوں نے یہ درخواست کی کہ جی ہم ان کے خرچے نہیں پورے کر سکتے تو ہم ان کی پیٹ اب کہاں سے پوری کریں گے۔ سات آٹھ سو کی ایک پیٹ بازار سے ملتی ہے اور ویلفیئر ہوم میں بچے پڑھ رہے ہیں جو بے گھر بچے، Broken families کے بچے ہیں جناب سپیکر! ان کے جو سوشل ویلفیئر آفیسر ہیں ایبٹ آباد میں، انہوں نے مجھ سے ریکویسٹ کی ہے جی کہ ہمیں یونیفارم نہیں دیا جا رہا ہے گورنمنٹ کی طرف سے، اب ان کی پیٹیں آگئی ہیں اور وائٹ شرٹس آگئی ہیں تو یہ بچے کس طریقے سے Manage کریں گے جی؟ یہ بہت زیادہ پریشان کن بات ہے ان کے لئے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جبکہ بیٹھتے وہ ٹائٹل پہ ہیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move call attention notice No. 350.

یہ اس کا جواب دیدیں، سردار صاحب! پھر آپ۔ ہاں جی، یہ حکومت کی طرف سے، جی مسٹر ٹھکیل خان صاحب۔

جناب ٹھکیل احمد (مشیر برائے بہو آبادی): جناب سپیکر، دایم پی اے صاحب چہی کوم کال اٹنشن نوٹس دے، پی کے 7، سفید سنگ اردو میڈیم چہی ہغہ Convert شویے دے انگلش میڈیم تہ، نو ہغہ باندی دیپارٹمنٹ د طرف نہ جواب ہم راغلے دے چہی کوم ٹیچرز دی ہغوی کوالیفائیڈ دی، دا خہ فرق نشته چہی انگلش میڈیم د پارہ بہ خان لہ ٹیچرز وی او د اردو میڈیم د پارہ خان لہ ٹیچرز وی، ہغہ کبہی انگلش ٹیچرز موجود دی، ہغہ کبہی سائنس ٹیچرز دی او بنہ کوالیفائیڈ ٹیچرز موجود دی او د ہغہ نی علاوہ پراونشل گورنمنٹ او دیپارٹمنٹ چہی کوم ریفارمز شروع کری دی، ہغہ کبہی Capacity building training ہم اوس موجودہ گورنمنٹ شروع کرے دے او ہغہ کبہی Ten days training, 23 thousands teachers تہ ہغہ ٹریننگ شویے دے نو داسی خہ مسئلہ بہ نہ وی او کہ بیا ہم ایم پی اے صاحب داسہ ہغہ سکول کبہی داسی خہ مسئلہ وی، ہغہ د پوائنٹ آؤٹ کری نو ان شاء اللہ دیپارٹمنٹ چہی دے ہغوی سرہ بہ کبہی او ہغہ ٹیچرز ٹرانسفر یا ایڈجسٹمنٹ بہ ئی کری۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب، دی منسٹر صاحب خو دیہ بنہ خبرہ او کرہ خو اول خو زمونر ایجوکیشن منسٹر صاحب شتہ ہم نہ جی، چہی ہغوی راشی نو دا خبرہ بہ ہغوی سرہ د سکس کرو خو ما لہ د علاقہ ماشومان، د ہغوی والدین راغلی دی چہی کوم ستیاف دے، ہغہ والدین او ماشومان ہغہ ستیاف نہ مطمئن نہ دی چہی دا ستیاف صحیح سبق نشی بنودلے نو لہذا وایم چہی ایجوکیشن منسٹر صاحب راشی نو ہغوی سرہ بہ ئی د سکس کریم او کہ ہغہ نہ وی خو پوری، دا پینڈنگ اوساتی جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you ji. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 350, in the House.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ تحصیل حویلیاں میں ایک ٹیکنیکل ووکیشنل سنٹر پچھلے کئی

سالوں سے کرائے کی عمارت میں کام کر رہا تھا جہاں کئی غریب بچے ہنر سیکھ رہے تھے اور نامعلوم وجوہات کی بناء پر وزیر اعلیٰ صاحب نے مذکورہ سنٹر بند کروا دیا جس سے تحصیل حویلیاں کے بہت سے ذہین بچے ٹیکنیکل تعلیم سے محروم ہو گئے اور جناب سپیکر صاحب! یہ سنٹر کوئی تقریباً چالیس سینتالیس سال سے وہاں پہ رینٹ کی بلڈنگ میں کام کر رہا تھا اور ہزاروں بچے وہاں سے ہنر سیکھ کر بیرون ممالک بھی اور ملک کے اندر بھی روزگار کی تلاش میں نکل جاتے تھے اور روزگار مل جاتا تھا انہیں۔ اب یہ سنٹر، جب میں نے محکمے سے رابطہ کیا تو محکمے والوں نے کہا کہ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک ڈائریکٹیو جاری کیا ہے کہ جس سنٹر کے اندر سو سے کم بچے ہوں، وہ سنٹر بند کئے جائیں تو اس سنٹر میں گزشتہ چالیس سینتالیس سال سے وہ چل رہا تھا اور عموماً وہاں پہ ڈیرھ دو سو، تین سو، چار سو تک بچے ہوتے تھے، پچھلے تقریباً دو ڈھائی سالوں سے اس میں سٹاف موجود نہیں تھا، ایک پرنسپل وہاں پر کام کرتا تھا، وہ بھی لکی مروت سے اس کا تعلق تھا تو وہ کبھی جاتا تھا چار دن اور پھر اس کے بعد نہیں جاتا تھا، صرف ایک پرنسپل تھا، اور سٹاف نہیں تھا، مشینری نہیں تھی تو اس وجہ سے وہ غیر فعال ہو گیا تھا۔ تو اب میری سی ایم صاحب سے یہ گزارش ہے کہ وہ سنٹر چونکہ حویلیاں میں ہے اور دوسرا سنٹر ایبٹ آباد میں ہے، وہاں پر غریب لوگ نہیں جاسکتے ہیں تو اس سنٹر کو فعال کیا جائے، بند کرنے کے بجائے، اور وہاں پہ سٹاف دیا جائے اور ان لوگوں کو جو حویلیاں کے گرد و نواح کے لوگ ہیں، وہاں پہلے بھی ہزاروں بچوں نے وہاں پہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کی تعلیم سیکھی ہے اور وہاں پہ لوگ مستفید ہوئے ہیں، تو اب دوبارہ اس سنٹر کو بند کرنے کے بجائے فعال کیا جائے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ چونکہ وہ سنٹر ایک رینٹ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے تو تحصیل حویلیاں میں ایک ووکیشنل سنٹر کی بلڈنگ کا بھی قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچے جو ہیں، وہ وہاں پہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سے مستفید ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ مسٹر شاہ فرمان پیلیر۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ نلوٹھا صاحب نے جو بات کی ہے، اس میں Specifically یہ سنٹر ختم کرنے کی بات نہیں ہے۔ ایک پالیسی کے تحت جہاں پر سٹوڈنٹس کم ہیں، جیسے انہوں نے خود فرمایا کہ جہاں پہ سٹوڈنٹس کم ہیں اور اس کے اوپر خرچے زیادہ آتے ہیں، سٹاف زیادہ ہے اور سٹوڈنٹس نہیں آتے یا نہیں ہیں تو یہ بالکل اگر سو سٹوڈنٹس اس میں ہو جائیں تو اس کی فعالی کی بھی بات ہو سکتی ہے، وہاں پر سٹاف بھی آسکتا ہے، دوبارہ بھی فعال کیا جاسکتا ہے اور جو مشینریاں یا جو بھی اس کی

ضروریات ہیں، بالکل میں چیف منسٹر کے Behalf پر آپ کو یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ اگر وہاں پر سونچے ہو جاتے ہیں تو جو بھی اس سنٹر کی Requirement ہوگی، وہ بھی، وہ سنٹر بھی رہے گا اور وہ فعال بھی ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب، جس طرح میں نے کہا کہ وہاں پہ ایک آدمی تھا جی، سٹاف کا ایک پرنسپل تھا اور دو یا تین کلاس فور اس کے ساتھ تھے تو اس وجہ سے وہ غیر فعال ہو گیا تھا، اب آپ اس سنٹر کو دوبارہ کھولنے کے احکامات صادر کریں اور سٹاف وہاں پہ دیں تو سو سے زیادہ بچے اگر نہ ہونے تین مہینوں کے اندر اندر تو میری ذمہ داری ہے، بے شک آپ بند کر دیں لیکن اس طرح اس سنٹر کو بند کرنے سے غریب لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: ٹھیک ہے، جناب سپیکر! اس پہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں کہ کس طرح اس کو فعال کریں اور کس طرح اس کو Re open کریں، وہ نلوٹھا صاحب کے ساتھ بیٹھ کے میں سی ایم صاحب سے بات کر لوں گا، سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے بات سنی ہے، In principle اس بات پر Agree ہیں، اگر سوسٹوڈنٹس ہیں تو اس کے لئے ہم کوئی بھی انتظامات کرنے کو تیار ہیں۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: ابھی تو وہاں پہ ٹوٹل سینتالیس بچے ہیں اور میں نے کہا ہے، اس وجہ سے وہاں پہ جو سٹوڈنٹس ہیں وہ کم ہوئے ہیں کہ سٹاف نہیں تھا، مشینری نہیں تھی، اس کو فعال اگر کیا جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تین مہینوں کے اندر اندر سو نہیں دو سو بچے وہاں پہ ہونگے۔ چونکہ ایٹ آباد میں ایک سنٹر ہے اور حویلیاں سے ایٹ آباد کرایہ اور پھر آنے جانے میں جو ٹائم لگتا ہے تو اس وجہ سے بچوں کو بڑی تکلیف ہوگی، تو مہربانی کر کے پچاس سالوں سے، چالیس سالوں سے وہاں پہ وہ سنٹر کام کر رہا تھا تو اب اس کو بند کرنا، یہ میرے خیال کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے، آپ اس سنٹر کو فی الفور شروع کروائیں اور سٹاف وہاں پہ دیں تو پھر اگر وہاں پہ بچے نہ ہونے تو پھر میری ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ فرمان صاحب! بہتر یہی ہے کہ آپ نلوٹھا صاحب کے ساتھ میرے خیال میں بیٹھ کے یہ مسئلہ جو ہے، تو۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، یہی میں نے عرض کیا کہ نلوٹھا صاحب کے ساتھ بیٹھ کے بالکل جو طریقہ کار ہے، یہ فعال ہو سکتا ہے اور چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کر لیں گے، وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، صرف یہ ایجنٹس ہے کہ اس میں کس طرح اس کو جو ہے ناں وہ فعال بنایا جائے تو وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے جس طرح آپ مطمئن ہوں گے، جس طرح آپ چاہیں گے اسی طرح ہو گا ان شاء اللہ۔
جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ محترمہ دینا ناز۔

محترمہ دینا ناز: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ یہ نلوٹھا صاحب! آپ کو یہ کلیئر ہے کہ یہ جس سنٹر کا آپ ذکر کر رہے ہیں، یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے یا سوشل ویلفیئر کے بھی وہاں پہ ہمارے دووو کیشنل سنٹرز کام کر رہے ہیں ایسٹ آباد میں، آپ کو اگر یہ کلیئر ہے کہ یہ وو کیشنل ٹریننگ کے سنٹرز ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے جو شاہ فرمان صاحب فرما رہے ہیں، ان کی بات صحیح ہے کہ جو ان کی پالیسی ہے لیکن اگر سوشل ویلفیئر کی بات ہو رہی ہے تو پھر اس کا تھوڑا سا میں کلیئر کر دوں کہ ایسٹ آباد میں ہمارے دووو کیشنل سنٹرز کام کر رہے ہیں تحصیل حویلیاں میں، اس میں ایک ہمارا وو کیشنل سنٹر ہے محلہ قصابان اور اعظم خان روڈ پہ اور یہ جو ہے 13-2012 کی ایک اے ڈی پی کا تھا اور اس کو Continue کر دیا گیا اور اس کا سٹاف ختم ہو گیا تھا لیکن اس کی جگہ پہ اور سٹاف کام کر رہا ہے اور یہاں پر گیارہ بچیاں جو ہیں، ابھی بھی وہ وو کیشنل ٹریننگ لے رہی ہیں اور دو سر اہمارا وو کیشنل ٹریننگ سنٹر جو ہے، وہ ہے گاؤں کول پایاں یوسی دیوال میں، یہ تحصیل حویلیاں میں ہے ضلع ایسٹ آباد میں اور اس اے ڈی پی کے تحت ابھی بھی یہ کام کر رہا ہے اور اس میں 25 لڑکیاں جو ہیں ناں وہ زیر تربیت ہیں، تو یہ کلیئر ہونا چاہیے کہ آیا آپ جو ذکر کر رہے ہیں یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ہے یا سوشل ویلفیئر کا ہے؟

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: اس طرح ہے، نلوٹھا صاحب! آپ تینوں بیٹھ جائیں ناں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ بات ذرا میڈم کو بتانا چاہتا ہوں۔

وزیر اطلاعات: یہ ہم نے اس لئے ڈیل جواب دے دیا کہ یہ نلوٹھا صاحب Decide کریں کہ اگر وہ سوشل ویلفیئر کے اندر آتا ہے، سوال پوچھا گیا ہے تو پھر یہ پالیسی ہے اور ٹیکنیکل وو کیشنل ہے تو ہم نے بات بتا

دی ہے ان کو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید جعفر شاہ پلیز۔
 سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، یہ ووکیشنل سنٹر نہیں ہے، یہ ٹیکنیکل ہے۔
جناب جعفر شاہ: چلو بات کلیئر ہو گئی۔
جناب قائم مقام سپیکر: ٹیکنیکل اسجوکیشن ہے، صحیح ہے جی۔ جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، یو اہم مسئلہ طرف تہ ستاسو توجہ راگرخوم او د دے ہاؤس، نن جی د سوات، چیف منسٹر صاحب ہم دلته تشریف فرما دے، د سوات نہ درے سوہ بیوپاریان چے ہغہ د مشروم کاروبار کوی، ہغوی نن راغلی وو او ہغوی وئیل چے مونر د اسمبلی نہ گھیراؤ اچوؤ نو مونر ورسره بیا د سوات ٲول ایم پی ایز چے ہغے کنبے عزیز اللہ، ملک بہرام صاحب، مونر ٲول ورسره کنبیناستو او ہغوی سرہ مو خبرہ او کرہ چے مونر بہ اسمبلی فلور باندے دا خبرہ د حکومت پہ نوٲس کنبے راولو۔ دا دہ جی چے حکومت مونر ورته جی گوجی وایو، گوجی د مشروم یو قسم دے او ہغہ ہلتہ کنبے پیدا کبری او یتیمانان، کنڈے، غریبانان، چے کوم Marginalized خلق دی د سوسائٹی، ہغوی خان لہ ہغہ دوہ میاشتی کاروبار کنبے انٲس کوهستان، سوات کوهستان کنبے، دیر کوهستان کنبے او ہغوی خان لہ د پینخو سوؤ، شپرو سوؤ روپو، د زر روپو ہغہ د میاشتی یا د دوہ ہفتو ہغہ خرخوی، نو حکومت پہ ہغے باندے پینخہ سوہ روپی کلو ٲیکس لگولے دے او ہغہ ٲیکس پہ وجہ باندے اوس کوم چے بیوپاریان دی نو ہغوی ہغہ چے شوک ئے راغونڈوی، ہغہ مزدورانو تہ کم ریت ورکوی نو ہغہ د خدائے غریبانان دی، ہغوی راغلی دی دلته ژاری، زما بہ د متعلقہ انوائرونمنٲ منسٹر صاحب تہ دا خواست وی چے فوری طور د محکمے تہ دا ہدایت ورکری چے دغہ ٲیکس نہ دا این ٲی ایف پی نان ٲمبر فارست پروڈیوس دے چے ہغہ د دے غریبانانو دا ژوند لکوٲی پہ قلا رہ شی او ہغوی ہغہ خپلہ مزدوری کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان۔ جی، اشتیاق ارمر پلیز۔ اشتیاق ارمر مائیک آن کریں۔

سید محمد اشتیاق: جناب سپیکر صاحب! پہ دے سلسلہ کنبے وختی ہم زمونر دا خبرہ شوے وہ چے دا کوم مشروم راخی، پہ دے سلسلے کنبے وزیر اعلیٰ صاحب تہ دا

خبرہ او شوه۔ هغه بيا سيڪريٽري صاحب سره دا خبره او ڪره او سيڪريٽري صاحب په ديڪيني دا خبره او ڪره چي يره پير په روح تاسو زما دفتر ته راشي او په دي سلسله ڪيني به هلته خبره او ڪرو، چي ڪومه لار راوتلي شي، ڪومه Possible لار وي، ان شاء الله هغه به ڪوؤ او ان شاء الله دا چي ڪوم مشڪلات دي، دا به لري ڪرو ان شاء الله۔

جناب قائم مقام سپيڪر: شڪريه جي۔

جناب جعفر شاه: دوي د ماته دا يقين دهاني را ڪري، اشتياق خان چي دا ٽيڪس به واپس واخلي ڪه چي سيڪريٽري صاحب هغه خويو خبره پيڙني، وائي چي نه منم۔ مونڙ ورته نن ملڪ بهرام صاحب هم نشته او عزيز الله گران هم وو، نو هغوي دا خبره او ڪره چي زه خون نه منم، زه خو به پينڇه سوه روپي اخلم، نو هغه خلق به هغه بزنس پريڊي جي او سوات خو هسي هم تباہ شوي دے جي، لس ڪالو نه سيلابونه او دهشت ڪردي او شورش او چي دا ڪاروبار هم بند شي نو دا به بيا مونڙ ته ڊيره لويه مسئله جوڙي پري۔ اشتياق خان! زمونڙ يقين دهاني او ڪره۔

جناب قائم مقام سپيڪر: فيڊرڪ عظيم صاحب! ڪوشش ڪري، جلدي بات ڪري، ايڄنڊا بهت زياده هے، ميں پھر ٺاؤم، آپ خفا بهي هوتے هيں فيڊرڪ عظيم صاحب۔

جناب فریدرڪ عظیم: شڪريه جناب سپيڪر صاحب۔ حڪومت نے اقليتي ممبران په بزي مهرباني ڪي اوراے ڏي پي 14-13 ڪے لئے 48 لاکھ روپيه هم دو ممبرن ڪو اور ساڻھ لاکھ روپيه سپيشل اسسٽنٽ صاحب ڪو ڏيا گيا ليڪن آج 8 مئي هونگي هے ليڪن ابھي تڪ اس پر ڪوئي عملدرآمد نهين هوا۔ دوسري بات ميري يه هے ڪه ڪيا حڪومت 2014-15 ميں هم پر ڪوئي مهرباني ڪرڻے والي هے اور يه آئنده بجٽ ميں همارے فنڊز جو هين، وه Increase ڪئے جائين گے؟ اس کا مجھے جواب ڏيا جائے۔

جناب قائم مقام سپيڪر: شڪريه جناب۔ ميں ايڄنڊے په آتا هون پھر ان شاء الله بات ڪرتے هين۔

قرار دادیں

Mr. Acting Speaker: Madam Aamna Sardar, MPA, to please move her resolution No. 494, in the House. Madam Aamna Sardar.

جناب فریدرڪ عظیم: جناب سپيڪر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: پلیئر آپ بیٹھ جائیں، ایجنڈا ختم ہو جائے، آپ نے بات کر لی ہے، جواب آپ کو مل جائے گا ان شاء اللہ۔ آمنہ سردار، پلیئر۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ خیبر پختونخوا میں بہت سے سکولوں اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو کہ ہماری مذہبی اور معاشرتی روایات کے برعکس ہے اور اس سے بچوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں Co-education مرد و زن کا اختلاط ایک ناپسندیدہ عمل ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں اور سریموں پر انٹر Missing ہے، انٹر کالجوں میں طلباء اور طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاسز کا انتظام کیا جائے اور اس امر کا بھی خیال کیا جائے کہ بریک ٹائم اور چھٹی کے وقت بھی لڑکے لڑکیوں کا اختلاط نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی اس کی وضاحت اس لئے کرنا چاہوں گی کہ میری بہت سارے ڈاکٹرز اور سائیکالوجسٹس اور سائیکولوجسٹس Different لوگوں سے اس پہ بات ہوئی ہے کہ Teenage کے جو بچے ہوتے ہیں، وہ ارد گرد کے ماحول سے بہت زیادہ اثر لیتے ہیں اور ان میں چونکہ Physiological اور Hormonal changes آ رہی ہوتی ہیں، وہ زیادہ Hyper ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے آج کل جو Suicide attempts ہو رہے ہیں جو زیادہ بچے خود کش اپنے اوپر کو ششیں کرتے ہیں، وہ اسی کا نتیجہ ہوتی ہیں تو اس لئے میں یہ سفارش کر رہی ہوں جی۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: The motion before the House is، گورنمنٹ سے کوئی جی، عارف یوسف، پلیئر۔ شاہ فرمان، پلیئر۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آج تو دو دو منسٹر کھڑے ہو رہے ہیں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ چلو اپوزیشن نے یہ مان لیا کہ آج دو دو کھڑے ہوتے ہیں، پہلے اس کا جو شکوہ تھا اس کا بالکل الٹ تھا کہ منسٹر ہوتے نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، In principle جو آمنہ سردار صاحبہ نے کہا، یہ بالکل درست ہے، اس حد تک درست ہے کہ اگر اکٹھے Co-education کے اندر، خاص کر ایک Age تک اگر یہ بات ہے تو بالکل لیکن یہ چونکہ اتنا آسان کام نہیں ہے تو As a policy یہ چیز Adopt کرنی چاہیے۔ یا تو کوئی ایسا ہو کہ اس کے لئے آپ Instantly order جاری کر لیں، چونکہ اس کے لئے ایک پالیسی ہونی چاہیے اور اس پالیسی کے تحت بہت زیادہ اس

کے اندر Investment کی ضرورت ہے، آپ نے Institutions کو علیحدہ کرنا ہے، آسان کام نہیں ہے لیکن In principle agree کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کے پاس اتنے وسائل ہیں اور وہ اس طرح Separately facilitate کر سکتی ہے تو بالکل کرنا چاہیے، اس کے اوپر پالیسی بنانی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ آمنہ سردار صاحبہ Input دیں، وہ بھی دیکھ لیں کہ کتنے وسائل ہیں، کونسی مشکلات ہیں؟ اور ایک Long term policy کی ضرورت ہے، اس میں اگر یہ گورنمنٹ کو مشورہ دیں اور بیٹھیں، اس کے لئے کوئی کمیٹی بن جائے تو اس کے اوپر ایجوکیشن پالیسی کے تحت کوئی چیز ہو جائے تو In principle agree کرتے ہیں۔ کیسے Implement کریں گے؟ اس کے لئے پالیسی ہونی چاہیے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آمنہ سردار صاحبہ۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اوکے جی۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں یہ Suggestion دینا چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹس جو ہیں، گرلز ہیں اور بوائز ہیں، علیحدہ علیحدہ ہیں، کالجز بھی، میں نے یہاں پر بات کی انٹر کالجز کی، میں نے یونیورسٹی لیول کی بات نہیں کی کیونکہ بچے وہاں اس Age میں آجاتے ہیں کہ جب وہ تھوڑے سے Mature ہو جاتے ہیں۔ اصل بات انٹر کالجز کی ہے اور وہ Teenage ہے جس کے بچے جو بارہ سال سے لیکر اور اٹھارہ انیس سال کی عمر کے ہوتے ہیں اور بہت زیادہ جذباتی ہوتے ہیں، اگر آپ آج اٹھا کے دیکھ لیں اخبارات، تو آپ کو یہ عام بات ملے گی بچیوں کی، اگر آپ دارالامان میں وزٹ کریں تو ہر چودھندہ سال کی بچی ہے، وہاں پر چودھندہ سال کی بچیوں کا کیا کام ہے؟۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار اور لیس صاحبہ۔

محترمہ آمنہ سردار: تو یہ بہت سارے مسائل ہیں سر۔ اس میں پلیز، مجھے بات پلیز تھوڑی سی ختم کرنے دیں، اس میں Suggestion صرف پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس کے لئے ہے، آپ کے گورنمنٹ کے انسٹی ٹیوٹس Already علیحدہ علیحدہ ہیں، پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس کے لئے یہ Suggestion ہے کہ ان کے Wings بنے ہوئے ہوتے ہیں Junior wing ہوتا ہے، Senior wing ہوتا ہے، وہ اس چیز کو علیحدہ کر کے Girls wing and Boys wing کر لیں، یہ Suggestion میں دینا چاہوں گی، باقی آپ لوگوں کے، گورنمنٹ کے تو ہوتے ہی علیحدہ ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! میری بہن آمنہ سردار نے بڑی صحیح بات کی اور یقیناً اس کی طرف ہمیں پیش قدمی Gradually کرنی چاہیے لیکن اس پر فوری طور پر اگر پابندی لگتی ہے اور صرف Co-education پر آپ پابندی لگا دیتے ہیں اور وہاں پر آپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی وہاں پر صرف لڑکیوں کے الگ اور لڑکوں کے لئے الگ، تو اس میں کم از کم ایک طبقہ محروم ہو جائے گا، یا لڑکے کے تعلیم سے یا لڑکیاں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف گورنمنٹ اور پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز اور تمام کو اور جہاں جہاں پہ بالخصوص ایٹ آباد کا میں ذکر کرتا ہوں اور Far-flung area, remote area کے اندر جہاں پہ صرف اگر ایک ہی انٹر کالج ہے اور وہاں پر جس میں بچے اور بچیاں Mix پڑھتے ہیں، وہاں پر یہ کوشش تو کی جاسکتی ہے لیکن اگر قرارداد کی صورت میں ہم لاتے ہیں، گورنمنٹ پر پھر Binding آجاتی ہے تو پھر وہاں پر ہمیں ایک جو ہے، بچیوں کو یا بچوں کو تعلیم سے محروم ہونا پڑے گا۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ یہ بجائے قرارداد کے، اس کی طرف ہم پیش قدمی جس طرح سے شاہ فرمان نے کہا ہے کہ اس کی طرف پیش قدمی ضرور کرنی چاہیے اور الگ الگ انسٹی ٹیوشنز بچوں اور بچیوں کے لئے ہونے چاہیں لیکن جہاں پر ایک انسٹی ٹیوشن ہے جہاں پہ مجبوری ہے تو وہاں پہ صرف اگر یہ Binding کر دیں تو اس سے وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ صرف میری یہی درخواست ہے، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈسکشن آپ لوگوں نے شروع کر دی ہے، افسوس ہے بہت زیادہ، ہاؤس کو میں یہ Put کر دیتا ہوں۔ جی مفتی صاحب بات کر لیں، پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں۔

مفتی سید جانان: زہ جناب سپیکر صاحب! آمنہ بی بی چچی کوم قرارداد راورے دے، زہ تفصیلی خبرہ نہ کوم او زہ د سردار ادریس صاحب خبری سرہ ہم اتفاق کوم چچی دومرہ زر خو بی ممکنہ نی وی خو بنہی بی دا وی، ډیر بنہ سوچ دے او مثبت سوچ دے چچی یو کمیٹی ورتہ جوہرہ شی، ہغہ کمیٹی کنہی کہ دہی کال ممکن نہ وی نور اتلونکی کال تہ، کہ ہغہی کنہی ممکن نہ وی نوبل کال تہ چچی کلہ ہم کال نیم کنہی ممکنہ وی، د دغہی خبری د یو لاریو حل اولتولے شی نو دا

بہ بنہ خبرہ وی چپی ہاؤس تہ ٹپی Put کری ی یا د کمیٹی تہ لاری شی چپی ہغہ خائی
کبھی د دپی پہ حل بانڈی یو بحث او کرے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں نے یہی بات کی کہ چونکہ اس میں Long term planning کی
ضرورت ہے اور ایک پالیسی کی ضرورت ہے، یا تو اگر کوئی ایسا آرڈر ہو Instantly کہ آج حکومت آرڈر
نکالے اور کل یہ Possible ہو تو الگ بات ہے لیکن ایسا ممکن نہیں ہے، لہذا Conceptually یہ اس
بات کے ساتھ Agree کرتے ہیں اور میں تو، آمنہ سردار صاحبہ کہتی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر فنڈز
Available ہوں تو یونیورسٹیز کے اندر بھی اگر علیحدہ علیحدہ یونیورسٹیز بن جائیں تو اس سے اچھی بات ہو
نہیں سکتی لیکن بہر حال اس کے لئے ایک پالیسی اور پلاننگ کی ضرورت ہے تو اس کے اوپر ہم Agree
ہیں۔ کمیٹی کی جو بات ہوئی، اس کے اوپر Agree ہیں کہ اس کے اوپر ڈسکشن ہو اور Hurdles ہیں، وہ
بھی سامنے آئیں، جو Financial requirements ہیں، وہ بھی سامنے آئیں اور اس میں کوئی شک
نہیں ہے کہ ہمیں اپنے معاشرے کے پروٹیکشن کے لئے یہ ضروری ہے جناب سپیکر! تو اس کے لئے آپ
ابجو کیشن یا کسی کمیٹی کے حوالے یا سپیشل کمیٹی بنالیں تاکہ اس کے اوپر بات ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! دا قرارداد چپی دے،
اول خود اسی زمونر پہ صوبہ کبھی سکولونہ کالجونہ چپی خومرہ دی، د جینکو
سکولونہ جدا دی او د ہلاکونو سکولونہ جدا دی، د جینکو کالجونہ جدا دی، د
ہلاکونو کالجونہ جدا دی، بلکہ زمونر خودا خیال وو، زما یا زمونر د پارتی چپی
دا قدغن او دا پابندی چپی دہ، دا لگول نہ دی پکار، دلنہ خودا ظاہرہ خبرہ دہ چپی
Co-education پہ ہغہ شکل بانڈی نشتہ چپی مونر او گورو، یونیورسٹی کیدی
شی، ہغہ تر دیرہ حدہ پورے Co-education دے یا چپی کوم میڈیکل کالجونہ
دی خودا سکولونو کبھی اوس مثال Suppose پرائمری سکول دے او دا خودا
یقین دا دے چپی بیا دیرہ مسلمہ خبرہ دہ چپی پرائمری سکول چپی د ماشومانو وی،
د ہلاکونو، د میل تیجر نہ فیملیل تیجرہ چپی دہ، ہغہ بہتر ریزلٹ چپی دے ہغہ۔۔۔

ایک رکن: اردو میں بات کریں۔

جناب سردار حسین: اچھا میں اردو میں بول لیتا ہوں۔ یہ ہمارے صوبے میں میل کے سکول علیحدہ ہیں، فی میل کے سکولز علیحدہ ہیں، اس طرح کالجز جو ہیں، وہ بالکل Separate ہیں اور پرائمری سکول کی حد تک یعنی جو سٹوڈنٹس ہیں، جو بچے ہیں، میل ہیں، ان کے لئے میل ٹیچر کی بجائے فی میل جو ٹیچرز ہیں، ان کے بہتر نتائج آرہے ہیں اور وہ وہاں پرائیویٹ اداروں میں جو ہیں، وہ دیکھ رہے ہیں تو میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ قدر غن جو ہے، یہ پابندی نہیں لگنی چاہیے کہ یہ بالکل، یہ ایک تنگ نظری والی بات ہے کہ بریک کے دوران ہم بچوں کو Separate رکھیں گے، بجائے اس کے اب ہم اس طرح سوچیں، ہم کیوں نہ ایک اسلامی پوائنٹ آف ویو سے سوچیں کہ ہم سارے بسن بھائی ہیں، یہ جو ہمارے بچے ہیں، یہ سارے ہماری اولاد ہیں تو میرے خیال میں ہمیں اس Sense میں دیکھنا چاہیے، اسی Sense میں ہمیں پرکھنا چاہیے، بجائے اس کے کہ ہم سکولوں کے بیچ دیواریں کھینچیں، پھر باہر جو لوگ آئیں گے، ان کے بیچ ہم دیواریں کھینچیں، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ہمیں تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے لیکن پھر بھی اگر Mover جو ہے، وہ Insist کرتی ہیں تو بیشک ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس پہ سوچا جائے Otherwise اس طرح ہے نہیں۔ سارے سکولز اور سارے کالجز جو ہیں وہ میل کے Separate ہیں اور فی میل کے Separate ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: زہ بہ جی معذرت سرہ خبرہ او کرم، مونبر۔ تول مسلمانان یو الحمد للہ او بیا شریعت مقدسہ دھر چا د پارہ خپل حدود مقرر کړی دی، هغه حدود و کښې اوسیدل، هغه حدود و کښې ژوند تیرول، هغه معاشره پرامن معاشره وی، هغه معاشره بنه معاشره وی۔ جناب سپیکر صاحب! کہ دغه شان آزادی وی، دغه شان د بنخې او د نر تمیز نه وی جناب سپیکر صاحب! کہ مونبر نه وایو خودا معاشره به بیا وی، بیا به د هغې حالات ز مونبر مخکښې وی۔ مونبر تنگ نظری به، هله به مونبر تنگ نظر وو چې مونبر ته شریعت د یو خبرې اجازت را کوی او مونبر پابندی لگوو چې نه دا د مسلمان او د اسلام او د دغې معاشرې خبره ده خو کہ چې جناب سپیکر صاحب! اسلام یو خائې کښې مونبر ته وائی چې دا ستا حدود مقرر دی او بیا هغه حدود و نه مخکښې زه خم او زه بیا دا سوچ کوم او زه بیا دا تصور کوم چې دا خوروشن خیالی ده، دا خو آزادی ده او دا زما آزادی چیلنج

کول دی، دا زما پہ آزادی بانڈی پابندی لگول دی، جناب سپیکر صاحب! بیا د
 دے نہ چے کوم حالات دغہ معاشرہ کبھی پیدا دی او یا پیدا کیری، بیا بہ دے نہ
 ابتر حالات پیدا کیری۔ نو زما بہ حکومت تہ دا گزارش وی، حکومت د فراح دلئی
 مظاہرہ کوی، مونرہ دا نہ وایو چے نن د اوشی خو چے کلہ ہم ممکنہ وی، یوہ
 سپیشل کمیٹی دے تہ جو رہ کر لے شی، خنی حالات واقعات مونرہ پخپلہ بانڈی
 لیدلی دی او تاسو تہ بہ مونرہ نہ دیر معلومات وی چے دے تہ یوہ کمیٹی جو رہ شی
 او چے بی بی کومہ خبرہ کوی، د دے یو مستقل حل راویستلے شی۔
جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب عنایت اللہ (سینئر وزیر بلدیات): سپیکر صاحب، یوہ خبرہ کوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: د دیر وخت نہ نواب صاحب ریکویسٹ کوی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: اخری، لنڈو سرہ۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ جو قرارداد پیش
 ہوئی ہے، اس میں میرے خیال میں یہ منسٹر صاحب بھی نہیں سمجھے اور شاید مفتی صاحب بھی، دراصل اس
 میں یہ ایک چیز نہیں ہے، اگر گورنمنٹ کے لیول کی بات ہے تو اس میں لڑکیوں کے لیے الگ کالجز بھی
 ہیں، سکولز بھی ہیں اور لڑکوں کے بھی الگ ہیں، یہ مسئلہ پرائیویٹ سکولوں کا ہے اور پرائیویٹ سکولوں
 میں بعض سکول ایسے ہیں، اس میں بہت کم سکول ہیں، ان سکولوں میں Co-education ہے تو ان کا
 مقصد یہی ہے کہ ان سکولوں کو کہہ دیں کہ Co-education کو ختم کر دیں، اس میں تو گورنمنٹ کے
 کوئی Losses نہیں ہیں اور نہ کوئی بات ہے، ایک Simple سی قرارداد ہے اور اگر اس کو کر دیں تو یہ تو
 کوئی اس طرح مسئلہ نہیں، بہت آسان مسئلہ ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: دا اسمبلی چے پہ کومہ کبھی مونرہ ناست یو، دا Co-
 Assembly نہ دہ؟ پہ دیکھنی میل ہم ناست دی، پہ دیکھنی فیمل ناست دی،
 اوس دے خبری لہ دا رنگ ور کول چے گنی آیا کہ مونرہ دا او وایو چے دا مونرہ
 تہول مسلمانان چے پہ مونرہ بانڈی حج فرض دے او مونرہ خانہ کعبی تہ لار شو او

زما يقين دے چا ته چې حج سعادت هغه نصيب شوي دے او هغه خلق حج له تلي دے ، هلته خود زانو او د نارينو، زما يقين دا دے چې دا بي شكه چې دا مؤور چې دے ، دا د اپوزيشن نه دے خو هسي هم زمونږ دا صوبه چې ده دا ډيره زياته د هغې بدنامي په دې شكل باندې بنكاره ده چې خدائے مه كره مونږ باندې دا تور لگي چې ډيره دوئ زانو ته په يو ډير كم نظر باندې گوري ، بيا دا خبره كول چې ډيره څه پرواه كوي كه په يو كلاس كښې ماشومانئ ناستې وي او ماشومان په كښې ناست وي نو فرق څه دے ؟ د تنگ نظري نه علاوه دا نوره څه ده ؟ ديكښې خو هيڅ خبره نشته ، بالكل دا خبره چې ده دا Politicize كول هم نه دي پكار ، په دې باندې پوليتيكل سكورنگ هم نه دے پكار ، ډيره بڼه خبره ده چې انډر سټينډنگ اوشي ، ډيره زياته بڼه خبره ده چې په خلقو كښې دا جرات پاتې وي او زه وایم چې د خلقو ايمان چې دے چې هغه تازه شي ، چې دا ايمان زمونږ مضبوط پاتې شي ، دا خو هډو څه خبره نه ده ، دا معاشره چې ده دا نن دا زه به د دې د پښتنو د وطن د كلي مثال تاسو له زه دركوم چې نن د دې پښتنو په كلو كښې داسې داسې كلي دي چې هلته زانان او نارينه په يو يو پټي كښې كار كوي ، نن هم په دې پښتون خوا كښې د پښتنو په دې وطن كښې زانان او نارينه چې دي ، هغوي لگيا دي هغوي په هغه پټو كښې كار كوي ، دا بالكل د روشن خيالي او تنگ نظري خبره ، په دې شكل باندې دا خبره نه ده ، په دې باندې Insist كول نه دي پكار ، اجازت پكار دے كه څوك وائي چې زه خپلې ماشومانې د ماشومانو سكول ته ليرم ، هلته د ليرې ، كه څوك وائي چې زه خپل ماشومان يا ماشومانې بل سكول ته ليرم ، هلته د اوليرې خو د حكومت د طرف نه دا پابندي لگول چې نه خامخا دا به ته دې سكول ته ليرې ، دا به ته دې سكول ته ليرې ، چې كله اوټنگ كيږي ، كله Recess كيږي ، د هغوي Separation دا يو داسې تاثير ځي چې خدائے مه كره ، خدائے مه كره مونږ تنگ نظري طرف ته ځو ، بالكل نه ده پكار داسې او مولانا صاحب ته هم زما ، مفتي صاحب ته دا خواست دے چې بس كره د دې خيزونو نه به نور لږ رااوځو ، بيا خو به سبا د دې ، سبا به دلته يو ميل راپاشي او هغه به دلته دا مطالبه او كړي چې د خيبر پختونخوا د پاره د زانو د پاره جدا اسمبلي پكار ده ، زه بيا د دې ميل ملگرو نه تپوس كوم چې تاسو به ئي ملگرتيا او كړي ، تاسو دې

ته تيار يئ؟ (٣١١) او آيا دا چي كوم فيميل نمائنده گانې زمونږ نن دلته كښې ناستې دي، دې ميل خلقو ورله ووت نه دے وركړے؟ بيا دا محترمې له خلقو ووت نه دے وركړے، هغه هلته خو بيا د محرم او نامحرم خبره نه راځي، نو خبره داسې ده چې دا خبره په دغه نظر كښې اخستل چې ده دا بالكل مناسب نه ده، قدغن لگول نه دي پكار، پابندي لگول چې دي نه دي پكار او زه بل وضاحت كوم سپيكر صاحب! چې زمونږ دلته كښې كوم خلق دے چې دا د روشن خيالي، روشن خيالي دا الزامونه لگوي، آيا زه ترې دا تپوس او كرم چې آيا هغه سياسي يا مذهبي جماعتونو چې خپلې زنانه نمائندگانې دې اسمبلۍ ته راوستې دي، پكار دا ده چې هغوي انكار كړے وے كنه، او د سرو اسمبلۍ ته ئے راولئ، دا خو بيا د هغې نه غلط كار كړے دے، بيا پكار ده چې د بنځو جدا اسمبلۍ نشته نو پكار دا ده چې هغه جماعتونه چې ځان ته روشن خياله نه وائي چې هغه زنانه ممبرانې دې اسمبلۍ ته نه راليري او چې ترڅو پورې د هغوي جدا اسمبلۍ جوړه شوې نه ده نو نه ده پكار چې هغوي خپلې زنانه چې دي، يا د خپلې پارتۍ زنانه ممبرانې چې دي چې هغه دې اسمبلۍ ته راوليري. سپيكر صاحب! دا بالكل زه بيشكه منستر صاحب خبره او كړه، دا كميتي د دې پاره جوړه شي خو دا دلائل كم از كم زمونږ د دې صوبې د پاره هسې هم، پوليو ته او گورئ، ډونرز ته او گورئ، مالياتي ادارو ته او گورئ، دا ليبلي چې په مونږ لگيدلي دي، دا ليبلي په مونږ لگولې شوي دي، مونږ داسې خلق نه يو، حقيقت هم دا دے چې څوك روشن خيالي دې وائي چې بنځې او سړي د يو ځانې ناست وي، زه وايم ناست د وي خو په سوچ كښې فرق دے كنه، د ورونږو او د خوئيندو په سوچ كښې مونږ په دې اسمبلۍ كښې ناست يو نو دا خو مونږ ته اسلام وائي، دا مونږ ته پښتو هم وائي او بيا زمونږ معاشره يا زمونږ پښتو، زمونږ وطن چې زنانو له څومره احترام وركوي، زه نه گنيم چې دا بله معاشره، دا د بل وطن خلق چې دے هغه زنانو له دومره احترام وركړي، نو پكار ده چې مونږ لږ په سوچ كښې، لږ په دې نيت سره لږ په دې ارادو كښې بدلون په دې شكل باندې راولو چې مونږ په ځانې د دې چې زنانو زاننه كوؤ چې په هغه رشته ورته او گورو چې د كومې رشتې حكم مونږ ته

خپل پاک مذهب کړے دے ، پاک الله تعالیٰ کړے دے ، پاک پیغمبر ﷺ کړے دے نوزما یقین دا دے چې دا ټولې مسئلې به مونږ ته اسانې شی۔

(عشاء کی اذان)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! یو وضاحت کوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: دا جی زموږ په فقه کښې یوه خبره ده جی ، هغې ته قیاس مع الفارق وئیلې کیږی ، زه جی اول د دغې خبرې وضاحت کوم چې دا دلته مونږ څومره سړی او زنانه ناست یو ، لکه د سرو ایم پی اے گانو زموږ زړه کښې څومره احترام دے ، هم دغه شان زموږ د دغې خویندو احترام دے خو جناب سپیکر صاحب! عجیبه خبره دا ده دلته د بیت الله او د خانه کعبې مثالونه بیانېږی ، زه هلته نه ځم ، زه جناب سپیکر صاحب! صرف دې ته ځم چې تاسو د مونږ وقفه او کړی ، مونږ او تاسو دا ټول خلق جمات ته څو او زموږ دا خویندې هلته یو کمږې ته لاړې شی ، هلته مونږ او کړی ، پکار دا ده چې مونږ وئیل هلته د مونږ وویشت درجې دی او په وویشت درجو باندې اجر ملاوېږی ، دغه خویندو وئیلې وې چې نه مونږ پورې هم دوه لاسونه دی ، زموږ دوه سترگې دی ، زموږ دوه پښې دی ، چې دغه سړی دغه امام پسرې اودرېږی ، مطلب دا دے مونږ هم اودرېږو چې مونږ هم اوویشت درجې اجر او گټوکنه ، جناب سپیکر صاحب! پیغمبر ﷺ فرمائی چې لکه څنګه د سړی د جمات کښې د مونږ کولو اجر دے ، هم دغه شان زنانه چې کور کښې اودرېږی ، پردې کښې مونږ او کړی ، هم هغه شان اجر دے جناب سپیکر صاحب۔ زه جناب سپیکر صاحب! مونږ جمهوري خلق یو ، مونږ په جمهوریت باندې یقین لرو ، مونږ د جمهوري پراسیس نه تیر یو ، دلته اسمبلئ ته راغلی یو خو جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره کوم چې صرف په دغې بنیاد باندې یوه خبره رد کول ، صرف په دغه بنیاد باندې یوه خبره کول چې هغه به د سړی د مرضی خلاف وی ، هغه به د سړی طبیعت نه منی ، جناب سپیکر صاحب! قطعاً به مونږ د هغې خبرې حمایت نه کوؤ۔ زه بیا وایم حکومت د لوئې زړه مظاهره او کړه ، حکومت وائی چې دا د کمیټې ته لاړ شی ، زه بیا وایم چې کمیټې ته د لاړ شی که دې کال ممکن وی ، دې کال کښې اوشی ، که بل کال ته

ممکنہ وی بل کال د اوشی خو مونہ پہ دہی باندہی زہ نہ آزاد وؤ او ادھر او ادھر، چونکہ او چنانچہ، لیکن او کذا لک نہ کار نہ اخلو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر (وزیر بلدیات)}: سر! ویسے اس پریذیٹ لمبی ہوتی جا رہی ہے، چونکہ بابک صاحب نے کچھ نکات اٹھائے ہیں اور ہم ایک پولیٹیکل پارٹی کو Represent کرتے ہیں اور اس کی آئیڈیالوجی کو Represent کرتے ہیں تو ہمارا بھی ایک حق بنتا ہے کہ اپنی بات سامنے رکھیں۔ انہوں نے اشاروں میں بھی بات کر لی ہے کہ جو لوگ اس پر Believe نہیں رکھتے ہیں کہ مخلوط تعلیم ہو تو مخلوط اسمبلیوں کے اندر کیوں بیٹھے ہیں؟ سپیکر صاحب! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم اس Presumption پہ پاکستانی پارلیمنٹ کے اندر حصہ لیتے ہیں اور انتخابات کے اندر حصہ لیتے ہیں کہ 1949 میں قرارداد مقاصد پاس ہوئی اور جس میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور یہ امانت ہے جو Delegate ہوئی پاکستان کے Elected representative کو تھرو عوام، اور اس وقت سے ہماری پارٹی نے یہ Decision کر دیا کہ Theoretically اور نظریاتی طور پر یہ ملک اسلامی ملک بن گیا گو کہ اب عملاً یہ ملک اسلامی نہیں بنا ہے لیکن نظریاتی طور پر یہ ملک اسلامی ملک بنا ہے اور اس کے بعد Constitution کے اندر ترامیم ہوتی رہیں، 56ء کا Constitution آیا اور 62ء والا آیا، 73ء کا Constitution آیا اور پھر 73ء کے Constitution میں Changes ہوتی رہیں اور پھر اس پر قرارداد مقاصد کو Substantial part بنایا گیا Constitution کا، پہلے وہ دیباچہ تھا اور پھر اس کو Substantial part بنایا گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے اندر پورے طور پر Constitution نافذ نہیں ہے اور Constitution کو نافذ نہیں کیا جا رہا ہے اور ہم الیکشن میں اس لئے حصہ لیتے ہیں کہ اگر ہمیں اقتدار ملا اور اکثریت ملی تو اس Constitution کو In letter and spirit implement کریں گے۔ اس لئے میں شاہ فرمان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ In principle میڈم نے بالکل درست بات کہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم بالکل اس کو سپورٹ کرتے ہیں، اس کے لئے حکومت کو اقدامات کرنے چاہئیں اور (تالیباں) ہمارا مذہب بالکل مخلوط مجالس کو Encourage نہیں کرتا ہے۔ یہ بات Debatable ہے، یہ بات Debatable ہے کہ کہاں خواتین اور مرد کس حالت میں کہاں کس لیول تک اکٹھے بیٹھ سکتے ہیں؟ اس پر آراء موجود ہے، میں مفتی نہیں ہوں کہ اس پر بات کر سکوں، یہ Debatable ہے لیکن مخلوط مجالس کو ہمارا مذہب بالکل پسند نہیں کرتا

ہے، Encourage نہیں کرتا ہے اور ہم اگر اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمیں پوری میجاری نہیں حاصل اور ہم اسی لئے توجہ و جہد کرتے ہیں کہ ہم پولیٹیکل پراسیس کا حصہ ہیں، ہم Violence کے تھر و اسلام کو نہیں نافذ کرنا چاہتے، اسلامی فلاحی ریاست کو نہیں قائم کرنا چاہتے ہیں تو This is our point of view اور یہ ہمارا ایک مؤقف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ شاہ فرمان صاحب نے جواب دیا تھا، وہ بالکل درست تھا کہ In principle ہم میڈم کے ساتھ Agree کرتے ہیں، پھر مفتی صاحب نے درست فرمایا، اس کو ایک کمیٹی کے حوالے کیا جائے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس ریزولوشن کے اندر امنڈمنٹس لے آئیں اور یہ کہیں کہ حکومت مرحلہ وار اپنے فنانسر کو دیکھتے ہوئے اس کی Implementation کے لئے اقدامات کرے۔ تھینک یو، سر۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کے اوپر Consensus ہے، زیادہ تر تو گورنمنٹ انسٹی ٹیوشنز میں یہ مسئلہ نہیں ہے، جو پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز ہیں، وہاں پر جو مخلوط نظام تعلیم ہے، وہ زیادہ اس کی طرف اشارہ ہے اور ہے بھی ایسا، اور اسی لئے میں نے بات کی کہ آپ کسی پرائیویٹ ادارے کو بھی Instantly یہ نہیں کہہ سکتے، آپ اس کو بھی Time line دے سکتے ہیں، As a policy یہ چیز اس ٹائم تک اس حد تک آپ کریں لیکن اس کے اوپر اس لئے کمیٹی ہونی چاہیے جناب سپیکر! تاکہ ہاؤس کی ایک متفقہ رائے ہو لیکن ایک بات بہت کلیئر ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک تو بحیثیت مسلمان جو ہمیں حکم ہے، اس سے بھی انکار نہیں کر سکتے اور جو اس قسم کے تجربے ہو چکے ہیں اور جہاں پر مخلوط نظام تعلیم ہے، وہاں کے نتائج کا بھی ہمیں اندازہ ہے، لہذا اس پر بحث کئے بغیر اس کے لئے کمیٹی حکومتی اور اپوزیشن اراکین کے اوپر مبنی ہو اور Sincerity کے ساتھ اس کے اوپر ایک پالیسی بنا کر وہ حکومت کی پالیسی، ہاؤس کی پالیسی، وہ ہم پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز کو Communicate کر دیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی مل بیٹھ کہ ایک Redraft کریں اور بہتر یہی ہوگا، اور پھر جو ہے Consensus سے اس کو، ٹھیک ہے جی؟

مفتی سید حانان: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو پینڈنگ کر لیتے ہیں فی الحال اسی لئے کہ دونوں فریق آپس میں مل بیٹھ کے جو ہے تو ایک قرارداد کو Redraft کریں۔

مفتی سید حانان: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee on Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is referred to the Standing Committee. Madam Uzma Khan, MPA, to please move her resolution No. 501, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ پاکستانی قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو مارچ 2003 میں کراچی سے اغواء کیا گیا اور 31 مارچ 2003 کو پاکستانی میڈیا نے انکشاف کیا کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے جبکہ بگرام جیل کے سابق قیدی معظم بیگ نے انکشاف کیا کہ بگرام جیل میں جس عورت کی چیخوں سے بیرکس دہل جاتے تھے، وہ عافیہ صدیقی ہے۔ امریکہ کی ایک عدالت میں عافیہ صدیقی پر جھوٹا مقدمہ چلایا گیا اور بغیر کسی ثبوت کے ناکردہ گناہ پر چھبیس سال قید کی سزا سنائی گئی جو امریکی تاریخ میں عدالتوں کے ماتھے پر ایک بدنامی داغ ہے۔ اب جبکہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی امریکی جیل میں قید ہے اور پاکستانی سفارتخانے یا کسی دوسرے فرد کو اس سے ملنے کی اجازت نہیں جو کہ عالمی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے اور ایک مظلوم عورت کے ساتھ اس طرح کی زیادتی اقوام عالم کے لئے لمحہ فکریہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سفارتی ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے مظلوم ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے بھرپور انداز میں اقدامات اٹھائے۔ I think so no need of details، سپیکر صاحب، آپ سب کو بھی پتہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلد بات) }: جناب سپیکر سر، ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس کی جو اینٹ قرارداد ہو، اس میں تمام پارلیمانی لیڈرز کے دستخط ہوں اور ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں، جو اینٹ قرارداد ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب! سردار بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ داسی دہ سپیکر صاحب! چہی ما تیرہ ورخ ہم دا خبرہ کپری وہ، اوس مثال دا قرار داد پہ اسمبلی کبھی راغلو چہی دا کوم مؤور دے، مونبر د مرکزی حکومت نہ دا مطالبہ کوؤ چہی د پاکستان یوہ زنانہ ڈاکتیرہ چہی دہ، د ہغی چہی وجوہات ہر خہ دی، د ہغی ڈیر لوئی Background دے، مونبر د دہی خانی نہ مرکزی حکومت تہ دا اپیل کوؤ، دا خواست کوؤ چہی ہغہ دامریکپی سرہ خبرہ اوکری چہی دا زنانہ چہی دہ چہی دا راخلاصہ کری۔ اوس پہ دہی سوچ پکار دے چہی آیا د دہی تہولو پارٹو نمائندگی چہی دہ، دا پہ قومی اسمبلی کبھی موجودہ دہ، اوس کہ زمونبر د صوبی سرہ متعلقہ یو کار وو او زمونبر د دہی صوبی اسمبلی مرکز تہ خواست اوکری، اپیل اوکری د ہغی خو یو جواز جو ریزیرو خو بہر حال چہی دا قرار داد دلته راغلی دے، خنگہ چہی منسٹر صاحب خبرہ اوکرہ مونبر خو ہغہ خلق نہ یو چہی د داسی قرار داد نو پہ وخت بہ یا خاموشہ پاتی کیرو یا بہ د ہاؤس نہ بہر خو، زہ پہ ڈاگہ بانڈی وایم چہی عوامی نیشنل پارٹی د دہی قرار داد پہ حوالہ بانڈی نہ Yes کوی او نہ No کوی، دا پری زمونبر بنکارہ موقف دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ جی، مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! بہت ساری قرار دادیں یہاں پر پیش ہوئیں اور پاس ہوئیں اور طریقہ بھی یہی ہے کہ اگر ہاؤس کی خواہش ہے اور وہ خواہش Directly اس صوبے کے پاس اختیار یا طریقہ کار نہیں ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کو آپ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ اس کو کرے تو یہ ایک طریقہ کار ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ایک ریمنڈ ڈیوس کرتا ہے اور چلا جاتا ہے اور ایک بغیر ثبوت کے ڈاکٹر عافیہ چھیاسی سال قید ہے (تالیاں) میں سمجھتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ جتنا پر زور ہم کہہ سکتے ہیں، جتنی اس ہاؤس کے اندر Strength ہے، وہ ہم چاہے ریکویسٹ ہے یا جو بھی ہم کر سکتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کو یہ میسج دے دیں اور ان کو بھی Strengthen بنائیں، اس لئے زندہ قوموں کو بڑے بڑے فیصلے لینا پڑتے ہیں اور جناب سپیکر! کبھی کبھی مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جب بھی امریکہ کا ذکر آتا ہے تو ہم دوسو دفعہ سوچ میں پڑھ جاتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی طرف سے زیادتی ہے، ظلم ہے، وہ یہ بھی نہ بتا سکے کہ بگرام میں اس لڑکی کو اتنے عرصے تک کس قانون کے تحت رکھا

گیا، وہ یہ بھی نہ بتا سکے کہ اس نے جرم کیا کیا تھا اور اس کے اوپر جو الزام تھا، وہ یہ تھا کہ وہ ایک امریکن سولجر سے بندوق زبردستی چھین رہی تھی کیا، امریکن سولجر کے گھر گئی تھی لیکن اگر ہم اپنی خواتین کے لئے لڑ نہیں سکتے اور آواز بھی نہیں اٹھا سکتے تو میں سمجھتا ہوں یہ بزدلی کی انتہا ہوگی (تالیاں) جہاں پر جتنی Strength ہے، پوری فورس کے ساتھ، میں اپنی بہن سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ قرارداد آپ جس طرح بھی Legally ممکن ہو، ایک اپنی طرف سے یا اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہے، یہ پہلے گورنمنٹ کی طرف سے ہے بعد میں اپوزیشن کی طرف سے ہے (تالیاں) اور ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زہ خہ خبرہ کول غوارم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی کوشش او کړئ، لږ زرا او کړئ جی۔

جناب سردار حسین: خبرہ د امریکې او شوه او منسټر صاحب ته یادوم چې شیخ رشید صاحب زما یقین دا دے کینیڈې ته روان وو او د امریکې په Air space کبني هغه راکوز کړے شو او بیا منسټر صاحب ته د دا خبره یادہ شی چې عمران خان صاحب بائیکات کړے دے بائیکات او زما د اطلاعاتو مطابق د دې اسمبلی سپیکر صاحب چې دے، هغه د امریکې په وزت دے نو آیا دا خبره مونږ ته کبړی چې د امریکې خبره راخی نو دوه سوه څله خلق سوچ کوی، مونږ په ډاگه هغه خلق یو چې په دې وطن کبني په ډاگه سیاست کوؤ په ډاگه، په ډاگه زه دا خبره کوم چې په دې قرارداد کبني مونږ Abstain یو، په دیکبني نه د امریکې خبره شته، نه پکبني د بل چا خبره شته، نه پکبني د بل چا خبره شته، دا بحث غواړی که چرې دا قرارداد د بحث د پارہ منظوروی، په دې ډیر لوټې بحث مونږ کولے شو خو چونکه دا د بحث موقع نه ده، شارټ کټ فیصله دا ده چې عوامی نیشنل پارټی په دې باندې Abstained ده، که مونږ دوه کسان یو که مونږ درې کسان یو، دا ټول هائس دې د دې ملگرتیا او کړی، عوامی نیشنل پارټی نه 'نه' کوی او نه 'او' کوی چې په ډاگه باندې مونږ دا فیصله بیا یو ځلي واوړوو۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! ہمارا تو اس میں، میں نے تو Yes نہیں کہا۔۔۔

اراکین: آپ نے No بھی نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: Unanimous دے تھیک شو کنہ جی (شور)

Madam Meraj Humayun, MPA, to please move her resolution No. 511, in the House. Meraj Humayun Sahiba, Meraj Humayun Sahiba, please.

محترمہ معراج ہمایون خان: آن شو جی راغلو۔ دیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ پورے پاکستان میں عورتوں کے مسائل عمومی لیکن خیبر پختونخوا میں خصوصی طور پر پیچیدہ، کثیر الجہتی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ قاعدہ چار میں 1985ء میں ترمیم کر کے Women Empowerment Department کو ایک الگ بااختیار نئی کمان کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! دا ز مونر۔ د ز نانو ڈیرے زیاتہ مسئلہ دی، ہغہ د اسمبلی مینج کبھی ہم دی، د اسمبلی دننہ ہم دی او د اسمبلی نہ بھر ہم دی او دلته ہر چا بانڈی واضحہ شوے دہ ز مونر۔ ضروریات چہ کوم دی، ز مونر Needs کوم دی، ہغہ مونر۔ سرو سرہ نہ شو ڈسکس کولے۔ دیر مراعات چہ دی چہ ز مونر۔ کوم Right جو ریری، ہغہ مونر۔ تہ نہ دی ملاؤ شوی نو ہغہ یو وجہ دا دہ چہ ز مونر۔ دلته کبھی دپارٹمنٹ نشتنہ Women empowerment دے خو ہغہ ئے شوشل ویلفیئر سرہ یو خائے کرے دے نو ہر وخت د شوشل ویلفیئر خبری کیری او بجت چہ کوم وی نو ہغہ ہم شوشل ویلفیئر لہ ور کری، شوشل ویلفیئر چہ دے د بنخو ہغہ خصوصی Needs چہ کوم دی، ہغہ نہ شی پورہ کولے۔ کہ دلته اسمبلی کبھی دننہ او گورنمنٹ ز مونر فنڈز چہ وو، د بنخو ہغہ فنڈز چہ دی ہغہ ہم خلورمہ حصہ ہم مونر۔ تہ نہ ملاویری، کہ بھر او گورنمنٹ کہ ز مونر۔ کوتہ وی، کہ سروسز کبھی کوتہ وی یا ز مونر۔ د ترانسپورٹ مسئلہ وی یا ز مونر۔ د

بیوہ او د ہغی مسئلہ وی نو ہغوی تہ ہغہ خاطر خواہ Attention نہ ملا ویبری، نو
د دہی د پارہ زما دا ریکویسٹ دے اسمبلی تہ چہی دا، دا قرارداد د منظور کری
او نیشنل ہغہ تہ او گوری۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گورنمنٹ سے، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات) } : (محترمہ دینا ناز، رکن اسمبلی سے) چلیں آپ دے دیں،

میڈم!

جناب قائم مقام سپیکر: میڈم دینہ ناز!

محترمہ دینا ناز: تھینک یو سپیکر صاحب۔ میڈم معراج کی قرارداد کے حوالے سے میں، سوشل ویلفیئر
ڈیپارٹمنٹ میں اس کے لئے ایک سیکشن موجود ہے اور ویمن ڈویلپمنٹ کے حوالے سے لیکن یہ چونکہ
بات کر رہی ہیں کہ یہ 'پراپر' ایک ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہیے خواتین کے لئے، تو دیکھیں باقی جو صوبے ہیں
ان میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے 'پراپر' ڈائریکٹریٹ ہیں اور ان کے لئے علیحدہ، فلاح و بہبود کے
لئے محکمے قائم ہیں اور رہ گئی ہے۔ یہاں ہماری خیبر پختونخوا کی بات، جیسے یہ کہہ رہی ہیں کہ (مسئلے) پورے
نہیں ہوتے، ہمارا سوشل ویلفیئر جو محکمہ ہے، اس کے اندر مختلف سیکشنز ہیں اور اس میں ایک ویمن
ڈویلپمنٹ ہے اور پرائونٹل ویمن کمیشن بھی ہے لیکن چونکہ صوبہ جو ہے نا Half خواتین ہیں، اس میں
خواتین کی جو ہے نا وہ آبادی کا نصف حصہ خواتین پر مشتمل ہے تو میں یہ مانتی ہوں، میں یہ تسلیم کرتی ہوں،
ہمارے محکمے کے بھی Views ہیں کہ یہ صوبے کی خواتین کے لئے کافی نہیں ہے اور واقعی جو باقی صوبوں
میں موجود ہے تو ہمارے صوبے میں بھی خواتین کے لئے علیحدہ محکمہ ہونا چاہیے، علیحدہ ڈائریکٹریٹ ہونا
چاہیے تاکہ خواتین کے بہت سارے مسئلے مسائل ہوتے ہیں اور ویسے بھی ابھی کچھ دیر پہلے ابھی ذکر ہوا ہے
کہ ہمارے صوبے میں یہ تاثر ہے کہ خواتین کو ذرا پیچھے رکھا جاتا ہے تو یہ چیز بھی اس پہ ختم ہو جائے گی،
میرے خیال میں ان کی جو قرارداد ہے، ہمارے سوشل ویلفیئر کی رو سے یہ اچھی بات ہے، اگر خواتین کے
لئے ہمارے صوبے میں علیحدہ 'پراپر' ایک محکمہ وجود میں آجائے۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: سر، ویسے In principle یہ بات بالکل درست ہے، ان کے لئے الگ ڈیپارٹمنٹ، ویسے
ڈیپارٹمنٹ الگ موجود ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری جو ہے، وہ سوشل ویلفیئر اور ویمن
ڈیپارٹمنٹ کا ایک وہ ہے اور اس کا پورا وہ سٹرکچر وہیں Develop ہوا، ظاہر ہے اس میں کام کا لیول اتنا

نہیں ہو اور Basically یہ Financial matter ہے اور یہ جو رولز آف بزنس ہیں، اس کے تحت جو Financial matters آتے ہیں، یہ Subject matter بھی، Subject matter بھی قرار داد کا نہیں بن سکتا، قرار داد ایک General nature کی وہ ہوتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ Financial implications جس چیز میں Involve ہوں تو اس میں حکومت اس طرح Abruptly support نہیں کر سکتی ہے جب تک اس کا ہم جائزہ نہ لیں اور ہم اس کی پوری Financial implications کا جائزہ نہ لیں، اس کو Evaluate نہ کریں، تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ In principle اس کو وہ کیا جانا تھا لیکن میں میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت اس کو زیر غور، اس کو تجویز سمجھ کر زیر غور لائے گی لیکن قرار داد کی صورت میں اگر ہم اس کو Unanimously پاس کرتے ہیں تو This will be binding on the government and اس کے بعد پھر حکومت کے لئے مشکل ہے، اس کے فنانشل صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ Implementation اس کی مشکل ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ اس میں Finances involve ہے اور یہ لفظ جو قرار داد کے اندر استعمال ہوا ہے، وہ ہے Women empowerment جو لفظ ہے، وہ Women empowerment women development کے لئے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے، ویمن ڈویلپمنٹ ہے لیکن یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ آنریبل ممبر نے، معراج بی بی نے کہا ہے کہ Women empowerment تو جناب سپیکر! Constitutionally یہ Possible ہے، Constitutionally یہ Possible ہے کہ یہ پوری اسمبلی خواتین پر مشتمل ہو لیکن Legally یہ Possible، Constitutionally یہ Possible نہیں ہے کہ یہ اسمبلی پوری طرح یعنی 100% اس کے اندر Male ہوں۔ جتنی Percentage لوکل باڈیز کے اندر ہے، جتنی Percentage Reserved seats خواتین کے لئے ہے، وہ بڑا کلیئر ہے کہ جو Women empowerment کے لئے Steps لیے گئے ہیں اور جو اسمبلی کی پروسیڈنگز میں یہ سارا کچھ، خواتین کا جتنا Role ہے، جتنا کردار ہے اور ویسے بھی جناب سپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ اگر ذرا سی بات بھی ناگوار گزرے تو ہماری اچھی خاصی کلاس لے لیتی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اچھی خاصی Empowered ہیں، اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی پاور میں کوئی کمی ہے تو بالکل اس کے اوپر رپورٹ تیار کر کے ڈسکس کر سکتے ہیں لیکن اس وقت اس کو

سپورٹ کرنا اس لئے کہ فنانسز بھی Involve ہیں اور ایک Abscure سا ہے تو سپورٹ نہیں کر سکتے۔
شکریہ جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میڈم معراج ہاریون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہاریون خان:- مسئلہ دغہ کبھی راشی چھی دا یو ٹیکنیکل غونڈی سبجیکٹ دے۔ دا چھی دے وروستونی حکومت مخکبھی بہ دا Women development department بہ ئی ورتہ، وروستونی حکومت دا لفظ بدل کرو چھی Empowerment ئی ورکرو چھی د Empower نوعیت بل شان دے۔ دیکبھی بنخو لہ ہغہ اختیار ورکول، د فیصلی اختیار ورکول، د بنخو ہغہ Status اوچتول، د بنخو آوازہر یو خائی کبھی اوچتول، ما چھی خنگہ اووئیل زمونر توله کارکردگی چھی دہ نوہغہ Affect کیری۔ ویمن کمیشن دے دلته کبھی Provincial Commission on the status of women د ہغھی کارکردگی دے وخت کبھی خہ نشته دے، بالکل مخکبھی نہ خئی خکھ چھی د ہغھی سیکرٹری چھی دے ہغہ د سوشل ویلفئیر سیکرٹری دے، ویمن سائڈ تہ مونر سرہ نشته دے، فنڈنگ ہم مونر سرہ نشته دے، د خبرو مونر سرہ خائی نشته دے، مونر کہ چالہ مسئلہ لہ خو د سرو دفتر تہ، دومرہ خبرہ نہ شو کولہ، مونر خپلہ مسئلہ ہغوی سرہ داسی نہ شو د سکس کولہ نو زمونر خپلہ منستہرہ و، زمونر خپل سیکرٹری و و او زمونر خپل ستاف و، خپل ڈائریکٹرز و و نو مونر بہ خپلہ اوچتولہ شہہ زیاتہ، نو زہ بنہ پوہیرم چھی پہ دیکبھی Finance involve دے او چھی خہ وخت فنانس د زنائو د پارہ راشی نو بیا ہغھی کبھی تول چھی دے نو ہغہ Blocks پکبھی راشی او Hurdles پکبھی Create شی چھی نہ زانہ لہ دا نہ دے پکار۔ دا د 1994 نہ دا خبرہ روانہ دہ او ہغہ وخت کبھی ہم منلہ شوہی وہ چھی آؤ د بنخو د پارہ چھی خنگہ انوائرومنٹ وی او۔ Cross pattern team دے او دا ضرورت دے چھی دا ہر خہ یو کروی کہ ہغہ پی سی ون دے، ہغھی کبھی ہغہ پی سی ون دہم اوکتلے شی او دیویلپمنٹ پروگرام چھی جو ریزی چھی دا بنخوتہ تکلیف رسوی، کہ د بنخو بہبود دپارہ دے او د بنخو ترقی دپارہ دے، ہغہ شے ہم نہ دے شوے، ہغہ دغہ ہم نہ دے شوے، زمونر کوتہ چھی دہ نو اول درہ پر سنہت وہ پہ سیکرٹریٹ کبھی ہر یو لیول ستاف کبھی، بیا پینخہ فیصد کرہ، ہغہ ہم مونر تہ نہ

ملاویری، سروسز کینہی زمونہ ہغہ نشته دے، دا تہولہ خبری، دا تہولہ بحث چہی دے، دا د Women Empowerment Department responsibility دہ چہی کومہ نہ کیہری خکہ تہولہ توجہ چہی دہ نو دہی وخت سوشل ویلفئیر دے، سوشل ویلفئیر ذمہ واری بل شان دلته دہ، ہغہ د معذور و خلقو د پارہ او د Destitute د پارہ ہغہ کار کوی، بنہی Destitute نہ دی، نہ معذورہ دی، ہغوی پچاس فیصد دی او د ہغوی Rights چہی دی نو دیر زیات دی او تر شو پورہی چہی ہغہ مونہر Empower کپہی نہ دہ، ہغہ مونہر Develop کپہی نہ دہ نو دا صوبہ بیا یقینی طور بہ دغہ شان وروستو پاتہی کیہری، دا مخکینہی کلہ بہ ہم نہ خی۔ نو مہربانی د او کپہی، دا ووٹنگ د پارہ د مونہر واچوؤ، ووٹنگ د پری اوشی، او جی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Acting Speaker: The 'Noes', the resolution is dropped.

(شور)

جناب سکندر حیات خان: Counting او کپہی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ووٹنگ، ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، ووٹنگ کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے جی۔ Those who are in favour of it، وہ اٹھ جائیں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: Noes او شو۔ Those who are against، وہ اٹھ جائیں، پلیز۔ آپ تو تشریف رکھیں ذرا، آپ بیٹھ جائیں۔ ٹھیک ہے، آپ کی Counting ہو گئی ہے، آپ بیٹھ جائیں، آپ تشریف رکھیں جی۔ اب جو Against ہیں، وہ ذرا اٹھیں پلیز۔

(شور)

Mr. Acting Speaker: Sorry, 'Noes'. The resolution is dropped. (Applause) Ji, Sardar Hussain Babak, please.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یو خبرہ دہ۔ سپیکر صاحب! د حکومت زور وی، تاسو او گورنر چپی د زنانو د حق خبرہ راغله نو د حکومت د غاړې چپی کو مپی زنانہ وپی نو هغه نپی په دپی مجبورہ کړی چپی د زنانو د حق خبرہ اونکری او هغه کببینی، دا خو ډیر لوئے زیاتے نہ دے سپیکر صاحب؟ دا خو ډیر زیاتے دے۔

Mr. Acting Speaker: Next, Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his resolution No. 503, in the House. Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ ماحولیات کی 77 کنال 7 مرلے اراضی جو کہ غیر فعال پڑی ہے، اس میں سے 20 کنال اراضی گرلز ڈگری کالج حویلیاں کی عمارت کے لئے ہائر ایجوکیشن کو دی جائے اور باقی ماندہ اراضی سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے محکمہ کھیل و ثقافت کو دی جائے تاکہ تحصیل حویلیاں کے عوام کی مشکلات میں کمی لائی جاسکے۔"

جناب سپیکر صاحب! یہ جگہ ایک عرصے سے وہاں پر سال انڈسٹری بنی تھی لیکن وہ غیر فعال پڑی ہے اور اس کے کمروں کے اندر درخت، اور بالکل تباہ حال ہے لیکن بالکل شہر کے اندر یہ جگہ ہے۔ اب حویلیاں میں جو گرلز ڈگری کالج ہے، وہ سر! ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اور بالکل اس ڈگری کالج کے ساتھ یہ جگہ ہے۔ تو بیس کنال اراضی اگر اس کے لئے مختص ہو گئی تو وہاں پر ڈگری کالج کی بلڈنگ بن جائے گی اور ساتھ ہی شہر کے اندر چونکہ یہ جگہ ہے تو سپورٹس کمپلیکس کو جو باقی چالیس کنال جگہ ہے، وہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اشتیاق ارمر پیلیز۔

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب نے جو کوسنچن اٹھایا ہے، یہ زمین FDC کی ہے اور یہاں پر Already ایک Wid Processing Unit چل رہا ہے اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے اور اس نے اس کے لئے ایک فنڈ بھی مختص کیا ہے کیونکہ یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پہ چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں وہاں پہ گریڈ 19 کا ایک آفیسر بھی تعینات کیا گیا ہے ابھی اور وہاں پہ بجلی کی کمی تھی، ابھی وہاں پہ دو سو کے وی کا ایک ٹرانسفارمر بھی نصب کیا گیا ہے، لہذا اس سلسلے میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے جو مجھے معلومات ملی ہیں تو وہ کہہ

رہے ہیں کہ ہمارا ہم اپنے اس کو شروع کریں تاکہ وہاں کے عوام کو روزگار مل سکے، لہذا نلو ٹھا صاحب، جو میں نے آپ کی بات۔۔۔۔۔

سردار اور نگزیب نلو ٹھا: سپورٹس کے لئے۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: وہاں پہ کوئی سٹیڈیم نہیں بن سکتا کیونکہ Already اس پہ کام شروع ہے۔

سردار اور نگزیب نلو ٹھا: جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں عرض یہ ہے، اشتیاق صاحب!۔۔۔۔۔
معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی۔

سردار اور نگزیب نلو ٹھا: یہ پچھلے دس سالوں سے یہ کہہ رہے ہیں، محکمہ کہہ رہا ہے کہ ہم اس کو فعال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اس کو چلا رہے ہیں، اس کو فلاں کر رہے ہیں، یہ تینوں محکمے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں میں پہلے بھی لایا ہوں کہ وہ جو حویلیاں، انہوں نے سمی بھی ان سے مانگی تھی، چونکہ انوائرنمنٹ، ہائر ایجوکیشن اور کھیل ثقافت، یہ تینوں محکمے صوبے سے تعلق رکھتے ہیں تو چونکہ میں نے آپ سے ریویسٹ کی ہے کہ ادھر جو ڈگری کالج ہے سر! حویلیاں میں، گریڈ ڈگری کالج، وہ ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اور یہ جگہ بالکل اس کے ساتھ ہے، تو میں کنال اراضی اگر ہائر ایجوکیشن کے حوالے کی جائیگی تو وہ ہائر ایجوکیشن بھی صوبے کا محکمہ ہے اور سپورٹس کمپلیکس ہے، جس طرح تحصیل وائر آپ دے رہے ہیں تو اس کے لئے بھی ہمارے پاس جگہ نہیں ہے تو یہ اشتیاق صاحب کا محکمہ دس سالوں سے یہ بات کہہ رہا ہے کہ ہم نے وہ ٹرانسفر مر لگا دیا، ہم اس کو فعال کرنا چاہتے ہیں، سر! ہائر ایجوکیشن محکمہ جب کالج کے لئے جگہ خریدتا ہے تو وہ Payment کرتا ہے اور اسی طریقے سے کھیل و ثقافت کا محکمہ بھی Payment کرتا ہے تو یہ انوائرنمنٹ کو اگر Payment ہو جائے تو یہ تینوں محکمے وزیر اعلیٰ صاحب! آپ کے Under ہیں تو مہربانی کر کے عوام کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر! یہ اشتیاق صاحب سے میں کہوں گا کہ آپ مہربانی کریں اور مہربانی کر کے آپ لوگوں کی تکلیف اور مشکلات کو سامنے رکھیں، چونکہ محکمے کے جو Comments آپ کو دیئے گئے ہیں، یہ Comments بالکل اسی طریقے سے، یہ کتنے سالوں سے دے رہے ہیں، تو مہربانی کر کے آپ میری اس قرارداد کو جو ہے، یہ اس طرح نہ کریں تاکہ یہ منظور ہو جائے اور یہ دونوں محکمے اس سے مستفید ہوں گے اور عوام مستفید ہوں گے۔

جناب قائم مقام سیکر: جی، اشتیاق ارمر، پلیز۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی جناب سیکر صاحب! اس پہ اس طرح کر لیں گے کہ جو ہمارا حکمہ ہے اور یہ نلوٹھا صاحب اور ہم سارے مل کر بیٹھ جائیں گے، اگر وہاں پہ ایسی کوئی جگہ ہے تو اس پہ سوچا جاسکتا ہے عوام کی بہبود کے لئے اور اس کے لئے، تو اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا، بیٹھ جائیں گے اور بات کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سیکر: ٹھیک ہے، نلوٹھا صاحب! میرے خیال میں یہ بہتر ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ کی مرہانی ہوگی۔ اس سے پہلے سر، انوائرنمنٹ سے Temporary طور پر سولہ کنال اراضی انوائرنمنٹ نے دی تھی ہائر ایجوکیشن کو، وہاں پہ اس کی بلڈنگ بنانے کے لئے اور کام جب شروع ہو گیا تھا، 72 لاکھ روپیہ بھی اس کے لئے منظور ہوا تھا اور جب کام شروع ہو گیا تھا تو ایک مقامی آدمی نے Stay لے لیا کہ سات مرلے جگہ میری ہے جس کی وجہ سے وہ کام رک گیا تھا، تو مرہانی کر کے یہ قرارداد اگر آپ پاس کروادیں گے تو حکومت کی بڑی ترجیح ہے، تعلیم کو آپ اولین ترجیح سمجھتے ہیں تو پھر بچپیاں جو پرائمری سکول کی بلڈنگ میں ڈگری کالج کے اندر، ایک کمرے کے اندر جہاں پہ چالیس بچپیاں بیٹھتی ہیں، اسی بچپیاں بیٹھی ہوئی ہیں تو یہ میرے خیال کے مطابق آپ کا اس علاقے کے اوپر بڑا احسان ہوگا اور اگر آپ کے دور میں یہ ہوگا تو یہ بہت بڑی مرہانی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ پھر Agree کریں اور یہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سیکر: جی، مسٹر عنایت، پلیز۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات) } : سر! میں یہ جو رول نمبر 123 ہے ریزولوشن کے حوالے سے، اس میں Explanation کے اندر جو لکھا ہوا ہے، نلوٹھا صاحب کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں گا کہ General Public interest means، یعنی اسی کے اوپر Subject matter ہو سکتا ہے ریزولوشن کا، General Public interest means a matter of interest at Provincial or National level and doesn't include developmental project for which resources, feasibility report and other technical requirements are prerequisite اس لئے میرے خیال میں جو ہمارے ایڈوائزر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری اور ایڈوائزر صاحب نے جواب دیا ہے، اشتیاق ارمر صاحب نے، تو نلوٹھا صاحب کو اس کے ساتھ Agree کرنا چاہیے اور میرے خیال میں اس پہ بیٹھنا چاہیے۔ یہ دو ڈیپارٹمنٹس کے درمیان

مسئلہ ہے اور ایجنڈے کا مسئلہ ہے یا انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں منتقلی کا مسئلہ ہے تو اس پہ ان کو بیٹھنا چاہیے لیکن It should not be a subject matter for the resolution. Thank you, Sir.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ اس میں سر! یونیورسٹی کے لئے انوائرنمنٹ نے جگہ دی ہے، اس وقت کی جو صوبائی حکومت تھی انہوں نے یونیورسٹی کے لئے وہ جگہ انوائرنمنٹ سے لی ہے اور بالکل یہ ریکارڈ کے اوپر ہے، تو اگر کالج کے لئے آپ Agree ہو جائیں یہ حکومت، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا براہ ایک احسن قدم ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب، ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے کہ زمین نہیں دینی چاہیے لیکن تھرو ریزولوشن یہاں اسمبلی کے اندر ہو، ہم سمجھتے ہیں کہ بیٹھ جائیں، دونوں ڈیپارٹمنٹس بیٹھ جائیں، ساتھ نلوٹھا صاحب اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، میرے خیال میں سردار صاحب بیٹھ جائیں۔

سینئر (وزیر بلدیات): اور اس پر Decide کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو ڈیفیر کر دیں، آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ بات منسٹر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ ہم بیٹھ جائیں گے، میرا وہ کال اٹینشن نوٹس تھا، شاہ فرمان صاحب نے کہا، ہم بیٹھ جائیں گے، اس کے اوپر بھی بیٹھ جائیں گے تو کچھ ریزولٹ نکل جائے تو پھر تو ٹھیک ہے، (قہقہہ) مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much, ji.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: لیکن یہ براہ ایک Sensitive مسئلہ ہے تو اس کے لئے سپیکر صاحب! مہربانی کریں آپ ان کو ذرا تاکید کر دیں، بیٹھ جائیں گے۔

Mr. Acting Speaker: Ji, deferred. Madam Anisa Zeb Tahirkheli, MPA, to please move her resolution No. 496, in the House. Anisa Zeb Tahirkheli.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ قرارداد نمبر 496۔ یہ اسمبلی ایسپلائز اولڈ ایجنڈے میں انسٹیٹیوٹ کی طرف سے انڈسٹریل مزدوروں کی تنخواہ سے کاٹی گئی رقم میں کروڑوں روپے کی کرپشن کی

مذمت کرتی ہے اور رواں بچٹ میں ان کی پنشن 3600 روپے سے بڑھا کر 5000 روپے کی گئی تھی مگر آٹھ ماہ، ویسے اب دس ماہ ہو گئے ہیں لیکن آٹھ ماہ گزرنے کے باوجود اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے پنشن یافتہ مزدوروں کو بے تحاشہ مسائل و مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کے سفارش کرے کہ EOBI کی پنشن 3600 روپے سے بڑھا کر 5000 روپے کرنے کے فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے فی الفور بقایا جات کی ادائیگی کی جائے اور مزید برآں مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے فوری اقدامات بھی اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر! میں صرف تھوڑا سا یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جس وقت آئین تخلیق ہوا اور اس وقت حکومت میں شہید ذوالفقار علی بھٹو نے جو Main ادارے بنائے تھے، ان میں EOBI اور ورکرز ویلفیئر بورڈ اور ایمپلائز سوشل سیکورٹی سکیمز جیسے بڑے اہم ادارے بنائے گئے تھے اور یہ جو EOBI ہے، Basically اس کا کام ہے کہ ریٹائرڈ مزدوروں کو پنشن دینا، جو صنعتی مزدور ہیں، ان سے وہ پانچ فیصد کے حساب سے کٹوتی ہوتی ہے اور جو عام مزدور ہیں جو کہ EOBI میں رجسٹرڈ ہوں، ان سے ایک پرسنٹ کٹوتی ہوتی ہے۔ ساری عمر وہ دیتے ہیں، کھربوں روپے کے فنڈز ہیں اس ادارے کے پاس، بد قسمتی سے اس میں ہم نے دیکھا کہ طرح طرح Scams سامنے آئے۔ ایک وقت میں ایک ارب چالیس کروڑ روپے کا ایک Scam سامنے آیا جس میں جو ادارے کے کرپٹ لوگ ہیں، انہوں نے اس ادارے سے یہ پیسہ لے کے باہر ملک فرار ہو گئے۔ پھر بعد میں پچاس ارب روپے کی جو کم قیمت کی زمین ہے، اس کو منگے داموں میں لے کے اس کے پچاس ارب روپے لگائے گئے، وہ کیس سپریم کورٹ تک گیا ہے اور اس پہ ہم نے دیکھا کہ بے انتہا جو ہے، وہ ابھی تک اس کا مسئلہ Finally نہیں حل ہوا۔ اس میں جو افسران ہیں، ان کے اللوں تلوں پہ بے انتہا پیسے ہیں، گاڑیاں، جو بلڈنگز کے کرائے، سفر، لیکن جس چیز کے لئے یہ فنڈ بنا ہے جناب سپیکر! ان غریب مزدوروں کو، جبکہ حکومت نے خود بجٹ میں یہ اناؤنٹس کیا، وہ ان کو اس کے بقایا جات بھی ابھی دس مہینے گزر گئے ہیں یہ نہیں ادا ہو رہے، یہ بہت بڑی وہ ہے، چاہیے تو یہ کہ EOBI کے لئے یہ ہماری اسمبلی خاص طور پر صوبائی حکومت سے سفارش کرے کیونکہ اس میں ہمارے جو مزدور ہیں صوبہ بھر میں، ان کی یہ کٹوتیاں ہو رہی ہیں اور اس سے پورے لوگوں میں بے چینی ہے، ایک تشویش ہے اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ اخبارات میں آئے دن، روزانہ اس کے اوپر بیانات آرہے ہیں لوگوں کے، تو مجھے امید ہے کہ حکومت کو یہ سفارش کرے گی اسمبلی، تاکہ حکومت اس کو Take up کرے، وفاقی

حکومت سے اور آئندہ کے بجٹ سے پہلے پہلے یہ حل ہو اور اس پر ان کے بقایا جات بھی ادا کئے جائیں اور آئندہ آنے والے بجٹ میں اسے مزید بھی Increase کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ گورنمنٹ سے شاہ فرمان صاحب، پلیئر۔ اس کو Oppose کرتے ہیں؟
جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! ہم انیسہ زیب صاحبہ کے ساتھ متفق ہیں، سپورٹ کرتے ہیں۔ (قہقہے)

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. (Applause)

اجلاس کی کارروائی 12-05-2014 بروز پیر سہ پہر تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 مئی 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)